288 - 276

گوجرانوالہ تھیولاجیکل سمنری
مغربی پاکستان

۱۳

سلسلہ
مسیحی کتبِ دینیات

حصّہ بہ حصّہ اور طرح بہ طرح

یعنی

انبیائے اصغر کا مطالعہ

اقبال نثار

سلسلۂ مسیحی کتب دینیات

حصہ بہ حصہ اور طرح بہ طرح

یعنی

انبیائے اصغر کا مطالعہ

اقبال نثار
بی۔ اے۔ بی۔ ڈی۔ ایم۔ آر۔ ای

گوجرانوالہ ٹیکسٹ بک کمیٹی
گوجرانوالہ تھیولاجیکل سیمنری
۱۹۷۲ء

طابع ______ مسٹر ایچ۔ بخت

مطبع ______ علمی پریس لاہور

بار ______ اوّل

تعداد ______ ایک ہزار

قیمت ______ 6.00

کتابت ______ تاج مسیح

جنوری ۱۹۷۲ء

فہرست

تعارف

ابنیائے اصغر کا یہ تفسیری مطالعہ پروفیسر اقبال نثار صاحب نے گوجرانوالہ تھیولاجیکل سیمنری میں اپنے تدریسی تجربات کی بنا پر تیار کیا ہے۔ عہدِ عتیق کے تدریسی سلسلہ میں یہ تفسیری مطالعہ ابنیائے اصغر سے متعلق ہے۔ صاحبِ موصوف کے پیشِ نظر بالخصوص اپنے طلبا کی درسی ضروریات ہیں لیکن اس میں شک نہیں ہے کہ اس کتاب کا عام پڑھنے والا بھی اس سے استفادہ کر سکتا ہے۔ اِن کتابوں کو جو تعداد میں بارہ ۱۲ ہیں ابنیائے اصغر صرف اسلئے کہا جاتا ہے۔ کیونکہ یہ کتابیں یعسیاہ، یرمیاہ اور حزقی ایل جیسی ضخیم کتابوں کے مقابلے میں ضخامت کے لحاظ سے مختصر ہیں۔ لیکن اگر ہم ان بارہ ۱۲ میں سے صرف تین ہی کا ذکر کریں یعنی عاموس، ہوسیع اور حبقوق تو آپ کو یہ معلوم کر کے حیرت ہو گی کہ یہ کتابیں ضخامت کی نسبت اپنے پیغامات کی بنا پر نہایت اہم اور ضروری ہیں۔

میری دِلی تمنا ہے کہ اس تفسیری مطالعہ کی معاونت سے قارئین

ان کتابوں کو زیادہ سوچ اور سمجھ کے ساتھ پڑھیں۔ اور یہ بھی کہ وہ منادی کریں اور مطالعہ بائبل کے سلسلہ میں اس سے افادیت حاصل کریں۔

ڈبلیو۔ جی۔ ینگ
بشپ آف سیالکوٹ
ایڈیٹر:۔ سلسلۂ مسیحی کتبِ دینیات۔

پیش لفظ

"حصّہ بہ حصّہ اور طرح بہ طرح" یعنی انبیائے اصغر کا مطالعہ اُن لیکچروں کا سلسلہ ہے جنہیں راقم الحروف عہدِ عتیق کے درس و تدریس کے طور پر اپنی جماعتوں میں استعمال کر رہا ہے۔ اِس کتاب کی تیاری میں بہت سے لوگوں کا حصّہ ہے۔ اِس میں وہ لوگ بھی شامل ہیں جن کی کتابوں سے استفادہ کیا گیا ہے۔ اِس میں میرے رفیقِ کار اور طلبا بھی شامل ہیں۔

جہاں تک بائبل کے شخصی عِلم کا تعلق ہے۔ بندہ اپنے پرائمری سکول کی معلّمہ کا ذکر کئے بغیر اپنے بیان کو ناکافی سمجھتا ہے۔ مسز ای ایچ ندیم صاحبہ جو مسٹر ندیم معلّم کرسچن ہائی سکول وزیرآباد کی اہلیہ محترمہ ہیں۔ آپ وہ شخصیت ہیں جنہوں نے بائبل مُقدّس کے حقائق کو میری اوائل عمری میں ذہن نشین کرایا۔ کاشکہ خُداوند ہمارے مدرسوں میں ایسے اُستاد برپا کرے جو خُداوند کے خوف سے اپنے شاگردوں کو خُداوند کی راہیں سکھائیں۔

اِس میں کوئی شک نہیں ہے کہ انبیائے اصغر کا یہ تفسیری مُطالعہ بالخصوص ہمارے طلبا کے لئے ہے۔ لیکن عوام بھی اِس سے بلا شک استفادہ کر سکتے ہیں۔ جو کچھ آپ اِس کتاب میں پڑھیں گے وہ سب کچھ خُداوند اُس کے بندوں کی طرف سے ہے۔ راقم الحروف محض ایک وسیلہ ہے۔

دُعا ہے کہ خُداوند قارئین کو اس مطالعہ سے تازگی اور بحالی بخشے۔ آمین

خادم
اقبال آنند

بائبل کا استعمال

پیشتر اس کے کہ ہم انبیائے اصغر کے بارے میں غور کریں مناسب ہوگا کہ ہم بائبل کے باقاعدہ اور صحیح استعمال کے بارے میں بھی سوچیں۔ اس کے لئے اعمال کا ۱۷باب ہمارے لئے مفید ہوگا۔ یہ مسلّمہ امر ہے کہ کوئی شخص کامیاب اور پھلدار مسیحی زندگی بسر نہیں کر سکتا اور نہ ہی کوئی مسیحی کارندہ مفید اور موثر خدمت کر سکتا ہے جو بائبل کو بہت زیادہ استعمال میں نہیں لاتا۔ افسوس کا مقام ہے کہ بیشتر لوگ بائبل مُقدس کی ایسی قدر نہیں کرتے جیسی اُن کو کرنا چاہیئے۔

آپ بائبل مُقدس کی کہاں تک قدر کرتے ہیں؟

کیا آپ بائبل کو (ا) پڑھتے ہیں (ب) تحقیق کرتے ہیں، (ج) دھیان کرتے ہیں اور (د)، اس کو اپنی زندگی میں استعمال کر کے اپناتے ہیں، نیز خُدا کے کلام کا آپ کی زندگی میں کیا مقام ہے؟ کہیں آپ بائبل مُقدس کو نظر انداز تو نہیں کر چکے اور اس کے نتیجہ کے طور پہ آپ کی مسیحی زندگی کمزور اور آپ کی مسیحی

خدمت سے پہلو تہی نہیں ہو گئی۔ اس بیدینی اور لاقانونیت کے زمانے میں اس امر کی اشد ضرورت ہے کہ بائبل ایسی عجیب و غریب کتاب کی قدرت، پیغام اور قوت پر از سرِ نو زور دیا جائے۔

مذکورہ بالا حوالہ کی روشنی میں ہم تین نہایت ہی موزوں اور مفید سوال اُٹھا کر اُن کا مناسب جواب دے سکتے ہیں۔

۱۔ بائبل کیا ہے؟

یہ ایک کتاب ہے۔ لیکن اس میں کیا کچھ شامل ہے؟ دوسری اور گیارہویں آیات میں ہمیں بتایا گیا ہے "کتابِ مُقدّس"۔ پس یہ صرف ایک کتاب ہی نہیں ہے بلکہ یہ الکتاب ہے۔ سب سے پہلے بائبل میں کتابِ مُقدّس شامل ہے۔ یاد رہے یہاں کتابِ مُقدّس سے مراد عہدِ عتیق ہے کیونکہ عہدِ جدید کی کتابیں تا حال احاطۂ تحریر میں نہیں لائی گئی تھیں۔ ہمارے نزدیک بائبل مُقدّس ہر دو عہدِ عتیق اور عہدِ جدید پر مشتمل ہے۔ اور ہر دو عہد نامے چار چار مختلف حصّص میں منقسم کئے گئے ہیں۔

عہدِ عتیق

۱۔ توریت (کتبِ موسوی)

۲۔ تواریخی کتابیں

۳۔ نظمی کتابیں

۴۔ نبوتی کتابیں

عہدِ جدید

۱۔ تواریخی کتابیں (پہلی پانچ کتابیں)
۲۔ پولس رسول کے خطوط
۳۔ خطوطِ عام
۴۔ یوحنا عارف کا مکاشفہ

لیکن کتابِ مقدس میں خصوصیت کی کیا بات ہے؟ اعمال، اکی گیارھویں اور تیرھویں آیات میں ہمیں صفائی کے ساتھ بتایا گیا ہے کہ کتابِ مقدس درحقیقت خدا کا کلام ہے۔ پس یہ صاف ظاہر ہے کہ بائبل مقدس "الکتاب" اور کتابِ مقدس کے علاوہ خدا کا کلام ہے۔ اس سے ہماری مراد کیا ہے؟ کیا اس سے یہ مراد ہے کہ بائبل کی چھیاسٹھ کتابیں (یعنی عہدِ عتیق کی انتالیس اور عہدِ جدید کی ستائیس) خدا کے کلام پر مشتمل ہیں۔ بالفاظ دیگر کیا ہم اس سے یہ اخذ کریں کہ ان چھیاسٹھ کتابوں میں صرف خدا ہی کا کلام ہے۔ نہیں اس سے ہرگز ہماری یہ مراد نہیں ہے کیونکہ اس میں خدا کی باتوں کے علاوہ فرشتوں، انسانوں، شیطان اور بدروحوں کی باتیں اور کلام بھی درج ہے۔ بلکہ جب ہم یہ کہتے ہیں کہ بائبل خدا کا کلام ہے تو دراصل ہم اس سے ہمارا یہ مطلب ہے کہ خدا نے ساری بائبل لکھوائی ہے اور اس کے لکھے جانے کے

دوران وہ خود اس سارے کام کو اپنے قابو میں رکھے ہوئے تھا۔ جو کچھ بائبل میں مندرج ہے وہ خدا ہی کی مرضی سے ہے۔ اس لئے بائبل (ا) بااختیار (ب) درست (صحت الکلامی) (ج) قابل بھروسہ، قابلِ یقین اور قابلِ اعتماد ہے۔

عہد جدید کے بیانات بائبل کے کامل الہام کی طرف خصوصیت کے ساتھ اشارہ کرتے ہیں۔ مثلاً ۲۔تیمتھیس ۳ : ۱۶

"... ہر ایک صحیفہ خدا کے الہام سے ہے"

جس طرح خدا نے انسان کے نتھنوں میں زندگی کا دم پھونکا تو انسان جیتی جان ہوا اسی طرح خدا نے ہر صحیفہ میں زندگی کا دم پھونکا۔ اور یہ کتاب ایک زندہ کتاب بن گئی (پیدائش ۲ : ۷) گویا بائبل میں زندگی ہے۔ یہ مردہ کتاب نہیں بلکہ زندہ کتاب ہے۔

۲۔پطرس ۱ : ۲۱ "... آدمی (مقدس انسان) روح القدس کی تحریک کے سبب سے خدا کی طرف سے بولتے تھے ..."

لفظی طور پر ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ وہ روح القدس کی تحریک سے لکھتے تھے۔

بائبل کے چالیس؟ مصنفین تھے۔ یہ زندگی کے ہر ایک شعبہ سے تعلق رکھتے تھے۔

بادشاہوں سے لے کر نبیوں تک۔ ماہی گیروں سے لے کر

چرواہوں تک یہ مصنّفین سولہ سو برس کے واقعات قلمبند کرتے رہے ہیں۔ لیکن حیران کن بات یہ ہے کہ بائبل کی چھیاسٹھ کتابیں جب باہم جمع کی جاتی ہیں تو ایک عجیب قسم کی وحدت، مطابقت اور اور سچائی نظر آتی ہے اور یہ چھیاسٹھ نہیں بلکہ ایک ہی کتاب نظر آتی ہے۔

یہ کام صرف پاک رُوح ہی کا ہو سکتا ہے جو عالم بالا پر سے اِن مصنّفین کو قوت کا لباس عطا کرتا ہے۔ اور اُنکے ذہنوں کو پاک اور صاف کرتا ہے۔ اور اب یہ کلام اُن کا نظر نہیں آتا ہے بلکہ اب ظاہر ہے کہ یہ کلام کِسی انسان کا نہیں بلکہ خُدا کا کلام ہے۔ جس نے اپنے ماتحت اِنسانوں سے یہ سارا کام کروایا۔

پس اِس صورت میں بائبل مُقدّس خُدا کا کلام ہے کیونکہ یہ مکمل طور پر خُدا کی طرف سے الہام کے طور پر دیا گیا ہے۔ جس سے یہ ظاہر ہے کہ بائبل ایک یکتا اور لاثانی کتاب ہے۔ یہ کلام ہے۔ یہ خُدا کا زندہ کلام ہے۔ زبُور نویس نے کہا ہے (زبور ۸:۸۶) "یارب! معبودوں میں تجھ سا کوئی نہیں" اور ہم بڑی آسانی سے کہہ سکتے ہیں کہ کتابوں میں اِس کتاب جیسی اور کوئی کتاب نہیں ہے یہ لاثانی کتاب ہے۔ جس طرح خداوند مسیح تمام انسانوں میں ایک یکتا اور لاثانی حیثیت رکھتے ہیں اِسی طرح یہ کتاب دُنیا

کی تمام کتابوں سے اعلےٰ و بالا اور یکتا اور لاثانی مقام رکھتی ہے۔

(ب) بائبل مُقدّس کا مرکزی پیغام کیا ہے؟

اعمال ۱۷: ۲، ۳ میں پولُس کی خدمت کا بیان کیا گیا ہے "... معنی کھول کھول کر دلیلیں پیش کرتا تھا کہ مسیح کو دُکھ اُٹھانا اور مُردوں میں سے جی اُٹھنا ضرور تھا..." پس بائبل کا مرکزی پیغام مسیح ہے۔ خدا کا مجسم بیٹا (کلام)، جو مصلوب ہوا زندہ ہوا، سرفراز ہوا اور تا ابد زندہ ہے۔

یسوع مسیح

۱۔ عہدِ عتیق ... وہ آ رہا ہے۔

۲۔ اناجیل و اعمال ... وہ آ چکا ہے۔

۳۔ خطوط و مکاشفہ ... وہ آنے والا ہے۔

یہ کتاب دُنیا کے آغاز کا بیان کرتی ہے۔ یعنی دُنیا کی تخلیق کا بیان دُنیا کے اندر کی تمام چیزوں کی تخلیق کا حال، انسانوں کی تخلیق کا حال اور یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ بائبل کے تخلیقی بیان کے علاوہ اور کہیں بھی تخلیق کائنات کا کوئی مصدقہ بیان نہیں پایا جاتا۔ علمائے علم الارتقا شاید تخلیق کائنات کا بیان جو پیدائش کی کتاب میں مندرج ہے اس کا انکار کریں۔ لیکن وہ اس کی بجائے وُہ اور کیا بیان کرینگے۔ بائبل مُقدّس حالاتِ حاضرہ اور حالاتِ مستقبل (علم الآخرت) کے بارے

میں اطلاع دیتی ہے۔ ازلیّت کے بارے میں اس میں بیانات پائے جاتے ہیں۔ بائبل کے بغیر ہم اندھیرے اور تاریکی میں چھوڑے جاتے ہیں۔ بائبل ہمارے آباؤ اجداد اور انبیاء کے بارے میں بھی بتاتی ہے۔ انسان کے ساتھ خُدا کے تعلقات اور انسان کے وسیلہ خُدا کے کلام کے بارے میں بھی اس میں خبر ہے۔ بائبل تواریخی، نفسیاتی، علمِ السائنس، علمِ الآثارِ قدیمہ، علم النباتات، علم التحقیق انساب (نسبیات) اور جغرافیائی لحاظ سے اپنے ہر ایک بیان میں درست الکلام ہے۔ لیکن کتاب کا مرکزی پیغام مسیح ہے۔ جو مصلوب ہُوا، جی اُٹھا، سرفراز ہوا اور دوبارہ آنے والا ہے۔ مسیح کی گفتگو اپنے بارے میں اماؤس کے راستے پر جاتے ہوئے اپنے دو شاگردوں کے ساتھ کیسی قابلِ غور ہے (لوقا ۲۴ : ۲۷) "۔۔۔ پھر موسیٰ اور سب نبیوں سے شروع کر کے سب نوشتوں میں جتنی باتیں اس کے حق میں لکھی ہوئی ہیں وہ اُن کو سمجھا دیں"۔

بائبل کا مرکزی پیغام مسیح کی شخصیت کے متعلق ہی نہیں بلکہ مسیح کے کاموں کے متعلق بھی ہے۔

اعمال ۱۷ : ۳ مسیح مصلوب ہوا اور جی اُٹھا۔

خون آلودہ کلوری ساری بائبل میں نظر آتا ہے۔

ہم اس کو ذبح کئے ہوئے جانوروں کی کھال میں دیکھتے ہیں جس سے ننگے آدم اور حوا کے لئے لباس مہیا کیا گیا۔ ابرہام کے اضحاق

کو قربانی کے مذبح پر رکھنے میں پاتے ہیں۔ فسح میں (خروج ۱۲ میں) اِس کا نظارہ کرتے ہیں۔ ہر ایک یہودی مذبح کی قربانی پر ہم اِسے دیکھتے ہیں اور ہر ایک نبوّتی کلام جیسے کہ یسعیاہ ۵۳ : ۵ "حالانکہ وہ ہماری خطاؤں کے سبب سے گھائل کیا گیا اور ہماری بدکرداری کے باعث کچلا گیا۔ ہماری ہی سلامتی کے لئے اُس پر سیاست ہوئی تاکہ اُس کے مار کھانے سے ہم شفا پائیں۔"

بائبل کا مرکزی پیغام یہ ہے کہ خدا کے بیٹے کی جلالی شخصیّت جو گُناہ سے ناواقف تھا کلوری کی صلیب پر ہمارے لئے گُناہ بنا۔ ۲۔ کرنتھیوں ۵ : ۲۱

یہ انجیل کی خوشخبری ہے۔

خُدا کے فضل کی انجیل جو خُداوند یسوعؔ مسیح کی شخصیّت اور اُس کے تمام کئے ہوئے کام میں نظر آتی ہے (تمام ہوا) خُدا کے کلام کا مرکزی پیغام ہے۔

بعض لوگ کہتے ہیں کہ بائبل قابلِ بھروسہ اور قابلِ اعتماد نہیں ہے اور وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ یہ کچھ الہامی ہے اور باقی نہیں ہے۔

اگر یہ سچ ہے کہ پھر یہ کیسی مضحکہ خیز حقیقت ہے۔ کیوں کہ خُداوند کی شخصیّت اور اُس کے کاموں کے بارے میں صرف ہم اِس کتاب ہی سے معلومات حاصِل کر سکتے ہیں۔

ہمارے پاس وہی مسیح ہے جو کتابِ مُقدس کا مسیح ہے۔ تحریری

کلام یا مجسم کلام یہاں پر باہم نظر آتے ہیں۔
پس یہ کیسی غیر منطقی سی بات ہے کہ بائبل کے ایک حصّے کو تو قبول کر لیا جائے اور دوسرے حصّہ کو رد کیا جائے ہم کونسے حصّہ کو رد کریں اور کونسے حصّہ کو قبول کریں یہ سوال حل کرنے کا حق کس کو ہے؟

(ج)، ہم بائبل کے ساتھ کیا کریں؟

آج کے حوالہ میں متعدد باتیں بیان کی گئی ہیں۔
۱۔ ہم اس پر ایمان لائیں اعمال ۱۷ : ۱۲ ان میں سے بعض نے مان لیا۔
اعمال ۱۷ : ۱۲ "اُن میں سے بہتیرے ایمان لائے"
موجودہ زمانہ کی مہلک بیماری بے ایمانی ہے خداوند یسوع مسیح کی باتیں سُنیں۔
یُوحنّا ۵ : ۴۶ "کیونکہ اگر تم موسیٰ کا یقین کرتے تو میرا بھی یقین کرتے اِس لئے کہ اُس نے میرے حق میں لکھا ہے"
۲۔ ہم اس میں سے تلاش کریں یا ڈھونڈیں (تحقیق کریں)
اعمال ۱۷ : ۱۱ "اہلِ بیریہ روز بروز کتابِ مُقدّس میں تحقیق کرتے تھے" ... ہمیں خُدا کے کلام کی تحقیق کرنا ہے۔ اور روز بروز ایسا کرنا ہے۔ دیکھیے خُداوند نے اِس کے بارے میں کیا کہا یُوحنّا ۵ : ۳۹ "تم کتابِ مُقدّس میں سے ڈھونڈتے ہو کیونکہ سمجھتے ہو کہ

اِس میں ہمیشہ کی زندگی تمہیں ملتی ہے اور یہ وہ ہے جو میری گواہی دیتی ہے" یوحنا ۵ : ۴۰" پھر بھی تم زِندگی پانے کے لئے میرے پاس آنا نہیں چاہتے۔"

ہم کس طرح کتاب مُقدس کی تحقیق کریں؟

۳۔ ہم اِسے قبول کریں۔

اعمال ۱۷ : ۱۱ اہلِ بیریہ نے کلام کو قبول کیا۔

"کیونکہ اُنھوں نے بڑے شوق سے کلام کو قبول کیا"۔

اِس سے یقیناً یہ مراد ہے کہ ہم کلام کو اپنی زندگی میں رکھیں۔ یہاں تک کہ ہم صرف دماغی طور پر ہی نہیں بلکہ دلی (قلبی) طور پر اُسے قبول کریں۔ یہ صرف ایمان کی بات نہیں بلکہ روزمرہ چال چلن کی بات ہے۔ یہ صرف عقیدہ کے لئے نہیں بلکہ انسانی کردار کے لئے بھی ہے۔

عبرانی ۴ : ۲ "کیونکہ ہمیں بھی اُن ہی کی طرح خوشخبری سُنائی گئی لیکن سُنے ہوئے کلام نے اُن کو اِس لئے کچھ فائدہ نہ دیا کہ سُننے والوں کے دِلوں میں ایمان کے ساتھ نہ بیٹھا"۔

یعقوب ۱ : ۲۲ "لیکن کلام پر عمل کرنے والے بنو نہ محض سُننے والے جو اپنے آپ کو دھوکا دیتے ہیں"۔

۴۔ ہم اِس کا اعلان کریں۔ منادی کریں۔ اشتہار دیں، اظہار کریں۔ جس طرح پولس نے اعمال ۱۷ : ۲۔۳ میں کیا، نبیوں سے

الفاظ سے، مُنہ سے اور اپنی زندگی سے۔
اعمال ۴ : ۳۳ "اور رسول بڑی قدرت سے، خداوند یسوع کے جی اُٹھنے کی گواہی دیتے رہے اور اُن سب پر بڑا فضل تھا۔"

نبی اور کاہن

پُرانے عہد نامہ میں ۳۹ کتابیں ہیں۔ اُن کے چار حصّے ہیں۔

۱۔ توریت - پیدائش تا استثنا
۲۔ تواریخی کتابیں - یشوع تا آستر
۳۔ نظمی کتابیں - ایوب تا غزل الغزلات
۴۔ نبوتی کتابیں - یسعیاہ تا ملاکی

پُرانے عہد نامہ کے انبیاء نے سماجی، سیاسی اور مذہبی زندگی میں بہت بڑا کام سر انجام دیا۔ وہ خدا کا کلام پیش کرتے اور آئندہ زمانہ کے لئے پیشین گوئیاں کرتے تھے۔ پُرانے عہد نامہ کے انبیاء کے پیغامات کا مرکز یسوع مسیح تھا۔

نبیوں کے نام

۱۔ غیب بین۔ پُرانے عہد نامہ میں ۱۱ دفعہ غیب بین کا لفظ

انبیاء کے لئے اِستعمال ہوا ہے۔
نبی۔ یہ لفظ پُرانے عہد نامہ میں تین سَو بار آیا ہے۔ اِس کا مطلب ہے کلام کرنا، اعلان کرنا، بول اُٹھنا۔ عربی زبان میں اس کا مطلب ہے ایک خاص پیغام جو دینے والے کا نہیں بلکہ بھیجنے والے کا ہے (استثنا ۱۸: ۱۸، یرمیاہ ۱: ۹، ۱۵: ۱۹)۔

نبی کی علامات

۱۔ وہ ایک ایسا شخص ہے جو بدی کے رجحان سے سمجھوتا نہیں کرتا۔ اور حکومتوں کے ڈراوے سے پیغام دینے سے نہیں رُکتا۔

۲۔ اُسے اِس بات کا ہمیشہ احساس رہتا ہے کہ خُدا نے اُسے اِس خدمت کے لئے بلایا ہے کہ وہ خُدا کا مُنہ ہو کر باتیں کرے اور الٰہی مجبوری کے تحت فرمانبردار رہے۔

۳۔ اُسے یہ بھی احساس رہتا ہے کہ اُسے یہوواہ کی اندرونی مجلس تک رسائی حاصل ہے۔ اُسے خُدا کے ساتھ اپنے گہرے تعلقات کا بھی احساس رہتا ہے۔ وہ خُدا کے تخت سے بھید کی باتیں معلوم کر کے حاجت مندوں تک پہنچاتا ہے۔

۴۔ اُس کے پیغام دینے سے لوگ مخالفت اور دشمنی پر

آمادہ ہو جاتے ہیں۔

۵۔ اپنی خدمت کے دوران اِن تمام مشکلات میں اُسے خُدا کے اختیار اور خُدا کی حضوری کا گہرا احساس ہوتا ہے۔

۶۔ وہ مردِ دُعا ہے اور خدا کے ساتھ رفاقت اور شراکت رکھتا ہے۔ تخلیہ میں بھی وہ اِس وقت کو غنیمت جانتا ہُؤا خدا کے ساتھ اپنے تعلقات قائم رکھتا ہے۔

۷۔ اُس کی زندگی اور کردار پاکیزہ اور خداوند کے لئے مخصوص ہوتا ہے۔

۸۔ وہ سماجی خرابیوں اور بُرائیوں کے خلاف اُٹھ کھڑا ہوتا ہے اور بغیر کسی عار اور جھجک کے بادشاہوں، کاہنوں شہزادوں، امرا اور منصفوں کی بدیوں کے خلاف پیغام دیتا ہے۔ وہ کسی بدی کو دیکھ کر خاموش نہیں رہ سکتا۔ وہ خدا کا نمائندہ ہو کر لوگوں پر مستقبل کی باتیں ظاہر کرتا ہے۔ وہ نہ صرف اپنے زمانے کے لئے پیغام دیتا ہے بلکہ آنے والی پشتوں کے لئے بھی آئندہ حالات کا بیان کرتا ہے۔

نبی اور کاہن میں فرق

کاہن۔ عبادتی رسُومات اور عبادتوں کی ترتیب پر

زور دیتا ہے۔ کاہن سمجھتا ہے کہ اگر اِن باتوں کو بالائے طاق رکھ دیا جائے تو عبادت مکمل نہیں ہوتی۔

نبی۔ نبی، زِندگی، کردار اور اخلاق کی تعمیر پر زور دیتا ہے۔ نبی اپنے بہت سے دشمن پیدا کر لیتا ہے۔ اور اُس کی دشمنی کی صرف یہی بِنا ہوتی ہے کہ وہ سیدھی اور کھری بات کہتا ہے۔ گویا نبی ایک ایسا استاد ہے جو اخلاقیات پر زیادہ زور دیتا ہے وہ گناہ اور بدی کے خلاف آواز بلند کرتا ہے۔ نئے عہد نامہ میں یسوع مسیح نے فقیہوں اور فریسیوں کی اُن رسومات کے خلاف بہت کچھ کہا۔ نئے عہد نامہ میں مسیح کو نبی کہا گیا ہے۔ عبرانیوں میں اُسے ملکِ صدق اور کاہن کہا گیا ہے۔

یاد رہے کہ مسیحی مذہب محض رسومات پر قائم نہیں بلکہ اخلاقی زِندگی پر زور دیتا ہے۔

انبیائے اصغر

بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ ان انبیاء کو اصغر کہنے سے یہ مراد ہے کہ بعض نبی بڑے تھے اور بعض نبی چھوٹے تھے۔ یاد رہے یہاں پہ انبیاء کی بڑائی اور چھوٹائی کا کوئی تعلق نہیں۔ ان کو انبیائے اصغر صرف اس لئے کہا جاتا ہے کیونکہ اُن کی نبوّت کا زمانہ مختصر تھا اور صرف اسی بنا پہ اُن کو اصغر کہہ کر پکارا جاتا ہے۔ جہاں تک اُن کے پیغامات، جوش، مذہبی غیرت اور جرأت کا تعلق ہے ان میں اور دوسرے انبیاء میں قطعاً کوئی فرق نہیں تھا۔ یہ انبیاء تعداد میں بارہ ہیں جن کی فہرست حسب ذیل ہے۔

۱۔ ہوسیع
۲۔ یوایل
۳۔ عاموس
۴۔ عبدیاہ
۵۔ یوناہ
۶۔ میکاہ
۷۔ ناحوم

۸- حبقوق
۹- صفنیاہ
۱۰- حجّی
۱۱- زکریاہ
۱۲- ملاکی

اِن کتابوں کو پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ قوم دو سلطنتوں میں بٹی ہوئی تھی۔ خدا کی برگزیدہ قوم اپنی برگزیدگی کے مقصد کو فراموش کر چکی تھی۔ وہ اعلانیہ بت پرستی کو مذہب کا ایک ضروری حصّہ سمجھتے تھے۔ مذہب کی نظروں میں ایک سطحی اور فروعی چیز تھی۔ بادشاہوں سے لے کر عوام تک قوم گناہ میں غرق ہو چکی تھی۔ رشوت ستانی، راہزنی۔ کمزوروں پہ دباؤ ڈالنا، زنا کاری، حرامکاری بُت پرستی اُن کی نظروں میں گناہ نہیں تھا۔ اور ستم کی بات یہ تھی کہ وہ گناہ کو گناہ کہنے کے لئے تیار نہ تھے۔ اُن کی ضمیر کے چراغ بجھ چکے تھے۔ اور غیرت خوابیدہ تھی۔ بے غیرتی کا یہ عالم تھا کہ خدا کے حکم کے برخلاف وہ غیر اقوام کے ساتھ مخلوط شادیوں کو بھی حکم عدولی نہیں سمجھتے تھے۔

ہیکل کے بارے میں وہ بالکل غافل ہو چکے تھے اور جب کبھی اُن کو یاد دلایا جاتا تھا کہ وہ گناہ میں مبتلا ہیں تو وہ تجاہل عارفانہ سے یہ کہا کرتے تھے "ہم نے کس بات میں گناہ کیا ہے"۔

یوں وہ نہ صرف گناہ کرتے تھے بلکہ تسلیم بھی نہیں کرنا چاہتے تھے کہ وہ گنہگار ہیں۔ اِس ستم ظریفی، ظلم واستبداد، بے غیرتی اور بے حیائی کے زمانے میں دلیر اور نڈر انبیاء کی ضرورت تھی جو ببانگِ دہل قوم کے گناہوں کو ظاہر کر کے اُن کو ملامت کرتے۔

خُدا نے اس قسم کے اخلاق سوز زمانے کے لئے اِن انبیاء کو بھیجا تاکہ وہ نہ صرف لوگوں کے گناہ ان پر ظاہر کریں بلکہ ان کو توبہ کی دعوت بھی دیں۔ اِن انبیاء نے اُن کو یہ بھی بتایا کہ اگر وہ توبہ نہیں کریں گے تو خدا کا غضب اُن پر نازل ہوگا، اور وہ اپنی عدالت کو عمل میں لائے گا۔ اُنہوں نے بڑی صفائی کے ساتھ اِس بات کو ظاہر کر دیا کہ خُدا قہار اور جبار ہے لیکن وہ خُدائے محبت بھی ہے۔ وہ اپنے برگزیدہ لوگوں کو باپ کی طرح پیار کرتا اور اُن کی محافظت اور نگہبانی کرتا ہے۔ لیکن وہ اِس کے باوجود یہ بھی یاد دلاتے تھے کہ جہاں وہ خدائے محبت ہے، وُہ بھسم کرنے والی آگ بھی ہے۔

اِن انبیاء نے یہ پیغامات بھی دیئے کہ خُدا گنہگار سے پیار کرتا ہے لیکن گناہ سے نفرت کرتا ہے۔ اُس کی غیور آنکھ گناہ کو دیکھ نہیں سکتی۔

اِن انبیاء نے یہ بات بھی ظاہر کی کہ قوم بار بار برگشتہ ہو جاتی تھی اور اُن کی قومی برگشتگی خُدا کی برداشت سے باہر تھی۔

اس کے نتیجہ کے طور پر قوم کو بابلی اسیری ایسی سزا بھگتنا پڑی۔ اس کے باوجود بھی خُدا نے اُن پر ظاہر کیا کہ وہ اُن کو بابل جیسی اسیری سے بھی رہا کرنے پر قادر ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ خُدا ابدی محبّت کو ظاہر کرنے میں کبھی باز نہیں آتا۔ برگشتگی کے علاوہ قوم کا یہ بھی ایک گناہ تھا کہ اُن میں عرفانِ الٰہی کا فقدان تھا اور انبیاء نہ صرف آنسو بہانے سے بلکہ اعلانیہ اپنے بیانات سے اس کا اظہار کرتے ہیں۔

— ایک اور حقیقت جس کا خُدا انکشاف کرتا ہے یہ ہے کہ خُدا نہ صرف قوم اسرائیل کا خُدا ہے بلکہ وہ غیر اقوام کا بھی خُدا ہے۔ اس کا اظہار بالخصوص یوناہ کی کتاب سے ہوتا ہے۔ یوناہ نینوہ کے لوگوں کی توبہ سے خوش نہیں ہوتا اور اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ حُب الوطنی کے جوش سے نینوہ کے لوگوں سے قومی سطح پر نفرت کرتا ہے لیکن خُدا اُس کو یہ بتاتا ہے کہ وہ ہر ایک انسان سے محبّت کرتا ہے اور نہیں چاہتا کہ کوئی بھی ہلاک ہو۔ یہ سبق اس زمانہ کے مسیحیوں کے لئے بھی مفید ہے اور اس سے ہمارے بشارتی جوش وجذبہ میں بہت اضافہ ہوتا ہے۔ ہم خُدا کو دائرہ مسیحیت میں محدود نہیں کر سکتے کیونکہ خُدا چاہتا کہ سب لوگ توبہ کر کے نجات پائیں۔ اِن انبیاء کے وسیلہ خُدا نے قوم کو اپنے بارے میں صریحاً یہ سبق دیا۔

مسیحانہ نبوت، اِن انبیاء کی زبان سے بار بار سننے میں آتی ہے۔
مسیح خداوند کی جائے پیدائش، پیدائش، اُس کا تیس سکوں میں
بیچا جانا، کمہار کے کھیت کا خریدا جانا، یروشلیم میں اس کا
شاہانہ داخلہ موت اور اُس کی فتح مندی یہ ساری باتیں بڑے
خوبصورت انداز میں بیان کی گئی ہیں۔ اس کے علاوہ پاک رُوح
کے نزول کا ذکر بھی انبیاء کی معرفت کیا گیا ہے۔ مسیح خداوند
کو داؤد کی اصل و نسل بیان کیا گیا ہے۔

اِس لحاظ سے اِن بارہ کتابوں کا مطالعہ نہایت ہی ضروری
ہے۔ کیونکہ اِن کتابوں میں یہ پیغام بھی دیا گیا ہے کہ نہ صرف اینٹ
و پتھر کی ہیکل کو از سرِ نو تعمیر و مرمت کرنے کی ضرورت ہے بلکہ
سب سے بڑھ کر انسان کے بدن کی ہیکل کو پاک روح سے
پاکیزگی کی ضرورت ہے۔ اِن میں مسیح کی آمدِ ثانی کا بھی صاف
بیان ہے۔ خداوند یسوع مسیح کو آفتابِ صداقت، داؤد کا
چشمہ وغیرہ کے القاب سے بھی نوازا گیا ہے۔ ان کتابوں کو
نظر انداز کرنا یا معمولی سمجھنا درست نہیں ہے۔ ان کے پڑھنے
سے نہ صرف عجیب و غریب لطف حاصل ہوتا ہے بلکہ پرانے
عہدنامہ کی تواریخ کو سمجھنے میں بہت بڑی مدد حاصل ہوتی ہے۔
اِن انبیاء کی جرأت قابلِ غور ہے۔ وہ بڑی دلیری کے ساتھ
شہزادوں، سرداروں اور عوام کے سامنے کھڑے ہو کر خدا کی

طرف سے یہ پیغام دینے میں جھجک محسوس نہیں کرتے کہ توبہ نہ کرنے سے تم خُدا کے غضب کے مستحق ہو گے۔

ایمان کے بارے میں اِن کتابوں میں بڑی دلچسپ تعلیم پائی جاتی ہے یعنی یہ کہ صادق ایمان ہی سے زندہ رہے گا۔ اُس کا اقتباس کم از کم تین بار عہدِ جدید میں کیا گیا ہے۔ حبقوق کی کتاب اس سلسلہ میں قابلِ غور ہے جہاں وہ اپنی کوشش کرکے بالآخر یہ کہنے پر مجبور ہو جاتا ہے کہ اگر سب کچھ جاتا رہے تو پرواہ نہیں۔ کیونکہ میں زندہ خُدا سے خوش وقت رہوں گا۔

ایمان کی یہ سادہ سی تعلیم ایسی جاذب ثابت ہوئی کہ اسی حقیقت نے مارٹن لوتھر جیسے کٹر رومن کاتھولیک کو رُومی کلیسیا کی تعلیم کے برخلاف پروٹسٹ (احتجاج) کرنے پر مجبور کر دیا۔ جس کا نتیجہ یہ ہے کہ ہم اپنے آپ کو بڑے فخر کے ساتھ پروٹسٹنٹ کہہ کر پکارتے ہیں۔ یعنی ہم اِس بات کو تسلیم کرتے ہیں کہ ہم دراصل مارٹن لوتھر کے پروٹسٹ کا پھل ہیں۔ یہی وہ سادہ سی حقیقت تھی جس کا انبیاء نے کئی طریقوں سے ذکر کیا ہے۔

ایک اور بات جس کو ہم نظر انداز نہیں کر سکتے وہ یہ ہے کہ خُدا قوم کی برگشتگی اور خستہ حالت دیکھ کر آخرکار یہ کہتا ہے کہ میں پھٹے ہوئے خیمہ کی مرمت کروں گا۔ اگر خدا یہ نہ کرتا تو ہم برباد ہو جاتے۔ خُدا نے اپنے بیٹے کو بخش کر ہمیں حیاتِ نو بخش

دی۔ یہ اور دیگر ایسی تعلیم، انبیائے اصغر میں بکثیر پائی جاتی ہیں۔ انبیائے اصغر علامتی طریقے سے بھی خُدا اور اُس کی قوم کے باہمی تعلقات کو ظاہر کرتے ہیں۔ مثلاً ہوسیع کی بے وفا اور زناکار بیوی کو علامتی طور پر قوم اسرائیل کی خُدا سے بے وفائی کے گناہ کو بیان کیا گیا ہے۔ یہ عجیب بات ہے کہ عہدِ عتیق اور عہدِ جدید ہر دو میں خُدا اور برگزیدہ قوم، مسیح اور کلیسیا کے تعلقات کو ظاہر کرنے کے لئے خاوند اور بیوی کی مثال استعمال کی گئی ہے۔ اس سے یہ ظاہر ہے کہ خُدا (۱) ہم سے محبت کرتا ہے۔ (ب) ہمارے بارے میں فکرمند ہے (ج) ہماری محافظت کرتا ہے اور (د) جب ہم رُوحانی طور پر ناپاک ہو جاتے ہیں تو وہ غضب سے بھر جاتا ہے۔ خُدا ہرگز برداشت نہیں کر سکتا کہ ہم اُس کے مقابلہ میں کسی اور کے ساتھ عہد و پیمان کریں۔ وہ غیور خُدا ہے اِس سے یہ سبق بھی نکلتا ہے کہ طلاق خُدا کی نظر میں ایک مکروہ اور نفرتی فعل ہے۔ اس کا ذکر بھی ہمیں انبیائے اصغر کے پیغامات سے ملتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں طلاق بزدلی کا ظاہرا نشان ہے۔ اِس لئے اس سے پرہیز لازمی ہے۔ آخرکار یہ کہہ کر اِس باب کو ختم کرنا چاہتا ہوں کہ خُدا معاف کرنے والا، محبت کرنے والا اور محافظت کرنے والا ہے اِس کے لئے توبہ ابتدائی قدم ہے یہ انسان کا کام ہے۔

اِن پیغامات کو سمجھنے کے لئے اور ان سے استفادہ کرنے کے لئے ضروری ہے کہ ہم انبیائے اصغر کا بغور اور سوچ و سمجھ کے ساتھ مطالعہ کریں۔

ہوسیع کی کتاب

ہوسیع کا لغوی مطلب "نجات" ہے۔ اس کا وہی مطلب ہے جو یشوع کا مطلب ہے، استثنا ۳۲: ۴۴۔ اسرائیل کے آخری بادشاہ کا بھی یہی نام تھا (۲۔ سلاطین ۱۷: ۱ تا ۶)۔ لفظ یسوع کا بھی وہی مطلب ہے جو ہوسیع اور یشوع کا ہے اُس کے باپ کا نام بیری تھا جس کا لغوی مطلب "مفسر" ہے۔ (۱: ۱)، اُسکی شادی کی تواریخ کے علاوہ شخصی طور پر ہم ہوسیع کے بارے میں کچھ نہیں جانتے۔

کن سے مخاطب ہے؟ ابتدائی طور پر اسرائیل کو یہ شمالی سلطنت تھی جس کو بعض اوقات افرائیم بھی کہہ کر پکارا جاتا ہے (۱: ۱، ۴ تا ۶، ۴: ۱، ۵: ۱)۔ اس میں جنوبی سلطنت یعنی یہوداہ کو بھی خبردار کیا گیا ہے۔ جیسے عاموس میں بھی (۴: ۱۵، ۵: ۵، ۱۰:

۵ : ۱۲ تا ۱۴)۔

تاریخ :۔ یربعام ثانی کے عہدِ سلطنت میں اسرائیل اور عزیاہ یوتام، آخز اور حزقیاہ یہوداہ میں (۱:۱) ۷۸۵، تا ۷۲۵ ق۔م کے درمیان۔ اُس نے اسُوری اسیری سے پہلے یہ کتاب لکھی یعنی یہودیہ کے حزقیاہ کے عہدِ سلطنت کے ابتدائی حصے میں (۷۱۲، ق م)، وہ عاموس کا اور میکاہ کا اسرائیل میں ہمعصر تھا۔ عاموس سے چھوٹا تھا۔ اور میکاہ سے بڑا۔ یہوداہ میں یسعیاہ کا ہمعصر تھا۔

کتاب کا مقصد :۔ رُوحانی معنوں میں اسرائیل کو یہوؔاہ کی بیوی کہا گیا ہے۔ لیکن یربعام اوّل کے عہدِ سلطنت سے لے کر وہ بُت پرستی کے گناہ میں بڑھتی گئی۔ اِس لئے ہُوسیع کو خبردار کرنا پڑا کہ یہوؔاہ اپنی بے وفا بیوی کو تنبیہ کرنے والا ہے۔ لیکن آخرکار وہ اُسے دوبارہ خرید کر برکت کے لئے بحال کرے گا۔ اِس بات کو ہوسیع کی شخصی مثال سے واضح کیا گیا ہے۔ یاد رہے خُداوند یسوع نے اپنے خون کی قیمت ادا کرکے ہمیں خرید لیا۔

مضمون :۔ بے وفائی۔ تنبیہ اور بحالی۔

کلیدی آیات :۔ ۳ : ۱، ۲ ؛ ۱۳ : ۱۴ تا ۱۶، ۶ : ۶

کلیدی لفظ :۔ بدکرداری۔

ہوسیع

ہوسیع شمالی سلطنت کا نبی تھا۔ ہوسیع بادشاہ کو ہمارا بادشاہ کہہ کر پکارتا ہے۔ وہ شمالی سلطنت کے لئے نبوت کرتا ہے لیکن کبھی کبھار یہوداہ کی طرف بھی اشارہ کرتا ہے۔ شمالی سلطنت کے تقریباً چالیسویں سال میں اُس نے یربعام ثانی کے دورِ سلطنت میں (اسرائیل میں) اپنی خدمت کو شروع کیا۔ اُس وقت یربعام کی سلطنت کمال تک پہنچ چکی تھی۔ وہ عاموس نبی کا ہمعصر تھا جو یسعیاہ اور میکاہ کا ہمعصر تھا۔ یہ بھی ممکن ہے کہ بچپن ہی میں اُس نے یوناہ نبی کے بارے میں بھی کچھ سیکھا ہو۔

محبّت کا نبی

اِس میں کوئی شک نہیں ہے کہ ہوسیع ایک شکستہ دل نبی تھا۔ وہ آہوں اور سسکیوں کے درمیان نبوّت کرتا ہے۔ دُنیا میں بہت سے محبّت کرنے والے ہُوئے ہیں اور محبّت کرنے

والوں کی تعریف کی جاتی ہے لیکن ہوسیع اس ضمن میں اپنی مثال آپ ہے۔ اُس کی محبت اِس قدر پاکیزہ اور ثابت قدم تھی کہ رفیقۂ حیات کے بدترین گناہ بھی اس کی محبت کو داغدار نہ کر سکے۔ اِس میں اُس نے خُدا کی لاثانی اور لافانی محبت کو صفائی کے ساتھ دیکھا ہے۔ اور وہ اس قابل ہو سکا کہ دنیا والوں کے سامنے الٰہی محبت کی زندہ اور پاکیزہ تصویر پیش کر سکے۔

پس منظر

جیسا کہ اُوپر بیان ہو چکا ہے۔ اسرائیل کا بادشاہ یربعام ثانی تھا قوم مالی طور پر خوشحال اور فارغ البال تھی۔ سب کچھ کثرت کے ساتھ تھا۔ دشمنوں کا کوئی خوف و خطر نہیں تھا۔ اس کے نتیجہ کے طور پر سامریہ اور یروشلیم میں عیاشی کا دَور دورہ تھا جس نے قوم کی اخلاقی زندگی کی جڑیں کھوکھلی کر دی تھیں۔ عاموس اس کے خلاف منادی کرنے کے سلسلہ میں ناکام ثابت ہوا۔ لیکن ہوسیع کا دھڑکتا اور سسکتا ہُوا دل بدستور منادی کرتا رہا۔

سماجی حالت

ہر جگہ جہاں کہیں یہ نوجوان نبی گیا اُس نے سماجی طور پر

حالات کو ناقابلِ برداشت پایا جس سے وہ اور زیادہ شکستہ دل ہوگیا۔ نہ صرف مجموعی طور پر بلکہ انفرادی طور پر لوگ گفتار و کردار میں کمزور پائے گئے۔ سردار عوام کے لئے بدنمونہ تھے۔ غربا کی جائیدادوں کو جو کوئی چاہتا ضبط کر لیتا تھا۔ عدالتوں میں لاقانونیت اور رشوت ستانی تھی۔ منصف، رشوت کے بدلے انصاف کا خون کرتے تھے۔ سازش اور بغاوت زوروں پر تھی۔ عاموس نے بھی یہ بدنما تصویر دیکھی اور ہوسیع نے اپنے اردگرد ایسے حالات دیکھے اور سسکیاں بھرنے لگا۔ کاہن جنہیں قوم کی راہنمائی کرنا چاہیئے تھی وہ اپنے کردار میں بے حد بدنمونہ ثابت ہوئے۔

اِس اخلاق سوزی کی حالت میں لوگوں کا اعتماد سرداروں پر سے اُٹھ گیا اور لوگ خوف اور بداعتمادی کی حالت میں پڑ گئے۔ ازدواجی زندگی بے حد ناپاک ثابت ہو گئی۔ لوگوں نے ناپاکی کی حالت میں اپنے نکاح کے عہد و پیمان کو بھلا دیا۔ بدعات اور باطل عبادت نے وفاداری، ایمانداری اور اخلاق کے تمام معیار کھو دیئے۔

یہ افسوس کا مقام ہے کہ مرد اور عورتیں ازدواجی زندگی کی پاکیزگی کو کھو دیتے ہیں۔ اِس سے بڑھ کر کوئی اور المیہ کسی قوم کی زندگی میں نہیں ہو سکتا۔ شراب نوشی اپنی تمام تر ہمسایہ بدیوں کے ساتھ خاندانوں کو تباہ و برباد کر دیتی ہے۔ کسی نے کہا ہے کہ جب شراب اندر جاتی ہے تو عقل باہر آ جاتی ہے۔

مذہبی حالت

سماجی بدیوں کے علاوہ مذہبی لحاظ سے بھی وہ بدکرداری کے اتھاہ گڑھے میں گر چکے تھے۔ گناہ اُن کے دلوں میں حکومت اور سکونت کرتا تھا۔ کاہن مذہب کے صحیح اور درست مطالبات کو پُورا کرنے میں ناکام تھے۔ بجائے اس کے کہ کاہن لوگوں کو گناہ کے برخلاف تعلیم دیں وہ کئی طریقوں سے گناہ کو جاذب اور دلکش بناتے تھے ان کی عبادات رسمی اور سطحی اور کھوکھلی تھیں۔ نام نہاد "مُقدس عورتیں" عبادت خانوں میں لوگوں کی شہوانی خواہشات کو پُورا کرنے کے لئے کسبیوں کے طور پر استعمال کی جاتی تھیں۔ جب مرد زناکاری کرنے کے لئے گھروں کو چھوڑکر باہر جاتے تھے تو وہ واپس آکر اپنی بیویوں اور بیٹیوں کو گناہ کی ایسی ہی حالت میں دیکھتے تھے۔ ہوسیع نے یہوداہ کی سرزمین میں خُداوند کے برگزیدہ لوگوں کو گناہ کی غلاظت اور گندگی میں دیکھا۔ اسرائیل کی قومی برگشتگی اور زوال کی حسبِ ذیل وجوہات ہوسیع بیان کرتا ہے۔

۱۔ معرفت اور عرفانِ الٰہی کا فقدان ۴ : ۶، ۱۱
۲۔ تکبر ۵ : ۵
۳۔ بے ثباتی اور متلون مزاجی ۶ : ۴
۴۔ دُنیاداری ۷ : ۸

۵۔ بدکاری ۹ : ۹
۶۔ برگشتگی ۱۱ : ۷
۷۔ بُت پرستی ۱۳ : ۲

مردِ خُدا

ہوسیع اسی سرزمین کا باشندہ تھا۔ وہ بچپن ہی سے قوم کی حالت کا مشاہدہ کر رہا تھا لیکن آخرکار ان گناہوں کو دیکھ کر اُس کا دل ٹوٹ گیا۔ خدا کی بلاہٹ کو سُن کر وہ ان گناہوں کے خلاف منادی کرنے کے لئے کمربستہ ہو گیا۔ قوم کی سماجی اور مذہبی زندگی نے اُس کا دل توڑ دیا اور وہ اسی ٹوٹے ہوئے دِل کے ساتھ منادی کرنے لگا۔

ہوسیع کی شادی

اوائل عمر ہی میں ہوسیع کی محبّت جمر بن دبلائم کے ساتھ ہو گئی۔ غالباً وہ اُس کے کردار کے بارے میں بہت کچھ جانتا تھا۔ اکثر اوقات محبّت کے سلسلہ میں لوگ ایسی باتوں کا خیال نہیں کرتے۔ ہم صرف اتنا جانتے ہیں کہ وہ اُسے اِس قدر محبّت کرتا تھا کہ اُس کی بے وفائی کے باوجود بھی اس کے ساتھ محبّت کا اظہار کرتا تھا۔ دوسری طرف جمر، ہوسیع کی اس پاکیزہ محبّت کو سمجھنے میں قاصر رہی۔ اور اس لئے وہ ہوسیع کی محبّت کے عوض اُس

سے ویسی محبت نہ کر سکی۔ وہ اگرچہ بار بار گناہ کرتی تھی لیکن وہ پہلی محبت کے عہد و پیمان پر بدستور قائم رہا۔ اس کی زندگی میں یہ ایک بہت بڑا المیہ تھا۔ اس شادی کے بارے میں تین خیالات پیش کئے جاتے ہیں۔

۱۔ کئی مفسر یہ دعوے کرتے ہیں کہ یہ بیان لفظ بہ لفظ درست ہے کہ ہوسیع کو خدا کی طرف سے حکم ملا کہ وہ ایک زناکار عورت سے شادی کرے جس کی اس نے تعمیل کی۔

۲۔ متعدد لوگ اس کو محض مثالی بیان تصور کرتے ہیں۔ اور وہ کہتے ہیں کہ یہ صرف علامتی تعلیم کے طور پر گناہگار کے لئے خدا کی محبت کو ظاہر کرنے کے لئے بیان کیا گیا ہے۔

۳۔ اکثریت اس بات کے حق میں ہے کہ ہوسیع نے درحقیقت جمر کے ساتھ شادی کی جو شادی کے موقع تک نیک چال چلن تھی لیکن شادی کے بعد گناہ میں الجھ گئی۔

اِن تینوں نظریات میں سے جونسا بھی درست ہو اُس کے پس پشت سب سے بڑا خیال یہ ہے کہ خدا نے مصر کی ایک لونڈی سے شادی کی جو فرعونیت کے بندھن میں تھی۔ خدا نے اپنی عجیب و غریب رحمت اور معجزانہ قدرت سے اُسے فرعونیت سے آزادی بخشی لیکن اِس قوم نے ہر بار خدا کی مہربانیوں کا انکار کیا اور اُس کے مقابلہ میں غیروں کے ساتھ عہد و پیمان کئے۔ ہوسیع

اپنی بیوی کے بار بار گناہ کرنے اور اپنی محبت کو فتح مند دیکھتے ہوئے خدا کے دل میں جھانکتا ہے جس میں وہ انسان کی محبت کو دیکھتا ہے۔ انسان گنہگار ہے۔ بار بار گناہ میں گرتا ہے، خدا کے برخلاف بغاوت اور سازش کرتا ہے، روحانی زناکاری میں مبتلا رہتا ہے لیکن خدا کا دل اُس کے لئے آہیں اور سسکیاں بھرتا رہتا ہے۔ اِس کتاب میں ہم دو بڑے حصے دیکھتے ہیں جو ہوسیع کی شادی سے ظاہر ہیں۔ اوّلاً خدا اپنے عرفان اور معرفت کی طرف انسان کی توجہ مبذول کراتا ہے اور دوئم وہ چاہتا ہے کہ اُس کی محبت کی قدر کی جائے یعنی دو باتیں قابلِ غور ہیں۔ خدا کو شخصی طور پر جاننا اور اُس سے محبت کرنا لازم و ملزوم ہیں۔

نام

پُرانے عہد نامے کے نام خالی از مطلب نہیں ہیں۔ یہ عجیب بات ہے کہ ہم اِن ناموں سے بہت کچھ سیکھ سکتے ہیں اور اِس سلسلہ میں چند ناموں کا مطلب جاننا نہایت ضروری ہے۔

ا۔ ہوسیع۔ ہوسیع کا لغوی مطلب ہے "نجات" اسکا مطلب وہی ہے جو یشوع کا پُرانے عہد نامے میں اور یسوع کا نئے عہد نامے ہیں۔

ب۔ لُورحامہ۔ اِس کا لغوی مطلب ہے، رحم نہیں کیا جائیگا

اِس سے ہم بہت کچھ سیکھ سکتے ہیں۔ خُدا قوم کو یہ سکھاتا ہے کہ اگر وہ توبہ نہیں کرینگے تو اُن پر رحم نہیں کیا جائے گا۔ دوسرے لفظوں میں اس کا یہ مطلب ہے کہ توبہ کرنا خدا کے رحم کے حصول کیلئے لازمی ہے۔

ج۔ لوعمی۔ "میرے لوگ نہیں ہوں گے"۔ اگر ہم ہوسیع کی کتاب کا بغور مطالعہ کریں تو ہم اِن ناموں کو بطور محور کے دیکھتے ہیں۔ ایک اور نام جس کا مطلب جاننا نہایت ضروری ہے وہ ہے۔

د۔ یزرعیل۔ اس کا لغوی مطلب ہے "خدا بکھیر دے گا"۔ چنانچہ ہم اِس قوم کی تواریخ میں اِس حقیقت کو صفائی کے ساتھ دیکھتے ہیں کہ توبہ نہ کرنے کے باعث یعنی برگشتگی کی حالت میں یہ قوم پراگندہ کی گئی۔ اور ہم اِس سزا کو مختلف طریقوں سے دیکھتے ہیں۔

کتاب

ہوسیع نبی کے زمانہ میں جیسے کہ پہلے بیان کیا جا چکا ہے، قوم گناہ اور بدکرداری کے اتھاہ گڑھے میں پڑی ہوئی تھی۔ جس طرح یرمیاہ کا نوحہ قوم کی حالت کو ظاہر کرتا ہے اسی طرح یہ کتاب قوم کی بدکرداری اور بے وفائی کی صاف عکاسی کرتی ہے۔ ہوسیع اپنی بیوی کی بیوفائی کے پیشِ نظر قوم کی بیوفائی پر غور کرتا

ہے۔ وہ نہ صرف اپنی بیوفا بیوی سے نالاں ہے بلکہ قوم کی لاپرواہی اور بے اعتنائی پر بھی مرثیہ خواں ہے۔ قوم کی بیوفائی کے پیشِ نظر وہ خداوند کا منہ ہو کر بانگِ دہل چلا اُٹھتا ہے۔ ہوسیع کا خاندانی تلخ تجربہ اُسے نہ صرف اپنی بیوی کے برخلاف رونے پر مجبور کر دیتا ہے بلکہ اِس سے کہیں زیادہ وہ قوم کی بدکرداری کو دیکھ کر قوم کے گناہوں کا اعلان کرنے کے لئے برپا ہوتا ہے اور دیانتداری کا یہ مقام ہے کہ وہ خاندانی زندگی کے تلخ تجربہ کو مثال کے طور پر پیش کرتا ہے۔ اِس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اگر رُوحوں کی نجات اور اُن کے چھٹکارے کا مقصد ہمارے سامنے ہے تو ہم اپنی خاندانی مثالوں کو بھی اِس مقصد تک پہنچنے کے لئے قربان کر دیں۔ کتاب کے مقصد کی بنیاد ہوسیع کی بدکار اور بے وفا بیوی ہے۔ ہوسیع کھلے لفظوں میں قوم کی اصلی حالت کو بغیر ڈر اور جھجک کے بے نقاب کرتا ہے۔ اور وہ اپنے بچّوں کے ناموں کے مطلب سے قوم کی اصلی حالت خُدا کے ٹوٹے ہوئے دِل اور خُدا کی الٰہی محبّت کو ظاہر کرتا ہے۔

جہاں تک ہوسیع کا تعلق ہے خصوصیت کے ساتھ یہ بات کہی جا سکتی ہے کہ اگر ہم اِس مردِ خُدا اور اس کے پیغام کو سمجھیں کہ وہ اپنے زمانہ اور ماحول کے خلاف پیغام دیتا ہے۔ ملاحظہ ہو ۱۱: ۱ میں حزقیاہ کا ذکر نوٹ کریں۔

اِس کا یہ مطلب ہے کہ ہوسیع نے حزقیاہ کے زمانے میں نبوّت کی اِس کے ثبوت کے طور پر کہ حزقیاہ یہوداہ میں سلطنت کرتا تھا۔ یسعیاہ کا ۳۶ باب پڑھیں۔

یہ زمانہ بڑا خطرناک تھا، وفاداری مفقود تھی۔ سازش اور بغاوت زوروں پر تھی۔ ۴: ۱-۲، ۷: ۱-۷، ۸: ۴ اور ۹: ۱۵ بطور ثبوت کے پیش کی جا سکتی ہیں۔ اور جیسا کہ پہلے بیان کیا جا چکا ہے کہ ہوسیع کی کتاب میں لفظ "افرائیم" اُس قوم کے دس قبیلوں کی نمائندگی کرتا ہے۔ حالات سیاسی طور پر اتنے خطرناک نہیں تھے جتنے کہ اخلاقی اور رُوحانی طور پر۔ اِس کتاب کے پڑھنے سے بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ بداخلاقی زوروں پر تھی اور ہوس کے باعث قوم روحانی زناکاری میں مبتلا تھی۔

ہوسیع مندرجہ ذیل گناہوں کے برخلاف منادی کرتا ہے۔

۱۔ ابطالت ۴: ۱، ۲
۲۔ خون خرابہ وقتل وغارت ۵: ۲، ۶: ۸
۳۔ راہزنی ۶: ۹، ۷: ۱
۴۔ زناکاری ۴: ۲، ۱۱، ۷: ۴
۵۔ زندگی اور کاروبار میں جھوٹ اور جھوٹی قسمیں ۱۰: ۴، ۷: ۷
۶۔ بُت پرستی۔ ۴: ۱۲، ۱۳، ۸: ۵، ۱۰: ۱، ۵،

۲ : ۱۳

۷۔ شراب نوشی ۴ : ۱۱ ، ۷ : ۵

۸۔ خدا کی طرف سے مکمل بے اعتنائی ۔ ۴ : ۴ ، ۱۰ ، ۸ : ۱۴

یہی وہ بدترین حالت تھی جس میں قوم بُری طرح غرق ہو چکی تھی۔ مذکورہ بالا تمام گناہ اُن پر حکمرانی کرتے تھے اور شرم کی بات یہ ہے کہ بُت پرستی کو مذہبی رسوم کا ایک حصّہ سمجھا جاتا تھا (۴ : ۱۴) اور یہی وہ لوگ تھے اور یہی وہ زمانہ تھا جس کے خلاف ہوسیع جیسے حساس، جوشیلے اور غیور نبی نے یہوواہ کے نام سے اپنی آواز کو بلند کیا۔

خصوصّیات

ایک بات جو بڑی آسانی سے ہماری نظروں کے سامنے آتی ہے وہ یہ ہے کہ اس کتاب کے پہلے تین ابواب باقی ابواب سے مختلف ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہُوا کہ پہلے تین ابواب گویا بیعانہ ہیں اور باقی ابواب خُطبے ہیں۔ علاوہ ازیں یہ بھی یاد رکھیں کہ پہلے تین ابواب نہ محض بیعانہ ہیں بلکہ علامتی بھی ہیں۔ یعنی نبی کی بیوی جمر اور اُس کے تین بچے یزرعیل، لورحامہ اور لوعمی۔ نبی کی خاندانی زندگی المیہ طور پر ان ابواب میں بیان کی گئی ہے۔ جمر کی زناکاری کا گناہ ظاہر کرتا ہے کہ جمر اپنے خاوند کے ساتھ وفادار نہیں تھی۔ قوم کی رُوحانی زناکاری

اِس بات کو ظاہر کرتی ہے کہ قوم اپنے خُدا کے ساتھ وفادار نہیں تھی، یہ ساری باتیں یہوّاہ اور اسرائیل کے باہمی تعلقات کی علامت ہیں۔ یہ ابتدائی بیان اس کتاب میں جاری رہتا ہے اور ابتدائی بیان کی روشنی میں طرزِ تحریر و طرزِ تقریر اور کتاب کی روانی کو سمجھنا آسان ہو جاتا ہے۔

۴ تا ۱۴ ابواب میں نہ صرف بیعانہ اور علامتی بیان ہے بلکہ ان ابواب کا منطقی تجزیہ کرنا بھی مشکل نظر آتا ہے۔ جب اس بات کو پڑھا جاتا ہے تو ان ابواب کی کوئی منطقی ترتیب بھی نظر نہیں آتی۔ لیکن اس سے اِنکار نہیں ہو سکتا کہ ان ابواب میں یہوّاہ ابتدائی ابواب کی روشنی میں ہوسیع کے مُنہ میں ایک خاص پیغام ڈالتا ہے۔ یہاں پر ہم ایک شکستہ دل نبی کو دیکھتے ہیں جس کا دل قوم کے لئے اور اپنے خاندانی حالات کے لئے ٹوٹا ہُوا ہے۔ اِس لئے اگر اِس کتاب کو بڑے غور سے پڑھا جائے تو پیغام کی روشنی میں اِن ابواب کی تقسیم کرنا مشکل بات نہیں ہے۔

پانچ بنیادی خیالات

ہوسیع اِس ساری کتاب میں پانچ بنیادی خیالات پیش کرتا ہے۔ اور نہ صرف اپنے زمانے کے لوگوں کو بلکہ آنے والی پشتوں کو سوچنے پر مجبور کر دیتا ہے۔

۱۔ یہوواہ کا عرفان۔ ہوسیع کو یہ دُکھ تھا کہ اُس کی بیوی اُس کی سنجیدہ محبّت کے باوجود بھی اُس کو شخصی طور پر جاننے میں قاصر رہی۔ قوم اسرائیل کی زندگی بھی اُس کی جیتی جاگتی تصویر ہے۔ خدا آج بھی شکستہ دِلی سے لوگوں کو یہ دعوت دیتا ہے کہ وہ اُس کو شخصی طور پر جانیں۔ اِس حقیقت کو جاننے کے لئے ہوسیع کے خیالات کو سمجھنے کی ضرورت ہے۔ بیشتر اِس سے کہ ہم اُس سے محبّت کریں اس کو شخصی طور پہ جاننا بنیادی بات ہے۔

۲۔ گناہ کی تصویر اور حقیقت۔ اِس کتاب میں گناہ کی ایک بھیانک تصویر پیش کی گئی ہے۔ مثال کے طور پر ملاحظہ فرمائیں ۵: ۱۲، ۷: ۹، ۹: ۴، ۸: ۷، ۴: ۱۴، ۴: ۱۱۔ ہوسیع گناہ کی ایک بھیانک تصویر پیش کرکے بیان کرتا ہے کہ خدا کے عرفان کے بغیر انسان اندھیرے اور تاریکی میں ہے۔ وہ گناہ کو حقیقت کے طور پر پیش کرکے لوگوں کو اس کے برخلاف آگاہ کرتا ہے اور بیان کرتا ہے کہ اگر اس دشمن سے خلاصی نہ پائی گئی تو یہ ہمیشہ کے لئے لے ڈوبے گا۔

۳۔ حقیقی توبہ۔ ہوسیع بار بار اِس بات پر زور دیتا ہے کہ انسان اپنی بُری راہوں سے پھر کر واپس خدا کے پاس آجائے کیونکہ یہی اس کا اصلی گھر اور مقام ہے۔ ملاحظہ فرمائیں ۳: ۵، ۵: ۴، ۶: ۱، ۱۴: ۱-۲ توبہ کے سلسلہ میں وہ علمِ الٰہی کی صاف تعلیم دیتا

ہے کہ توبہ موجودہ روّیہ سے پھر کر خُدا کے پاس لوٹ آنے کا نام ہے۔
۴۔ خُدا کی محبت ۔ اِس بات پر کافی زور دیا جا چکا ہے کہ جمر اور قوم کی بیوفائی نے اُسے سمجھا دیا کہ "خُدا محبت ہے" اور معاف کرنے والا ہے۔ ۱۱ : ۱ ، ۳ ملاحظہ فرمائیں۔ خدا کی محبت بے پایاں اور لامحدود ہے۔ خُدا انسان کی غلاظت اور پلیدگی کے باوجود بھی اپنی محبت سے مجبور ہو کر اُسے لوٹ آنے کی دعوت دیتا ہے۔ (یسعیاہ ۴۴ : ۲۲)۔
۵۔ راہِ نجات۔ ہوسیع خدا کی حقیقت کو یوں پیش کرتا ہے کہ خُدا انسان کی محبت سے یہاں تک مجبور ہے کہ وہ اِنسان کی بدترین حالت کے باوجود بھی اُس کی تلاش میں سرگرداں رہتا ہے۔ یاد رہے کہ یہ خیال غیر مسیحی خیال کے بالکل برعکس ہے کیونکہ غیر مسیحی یہ سمجھتے ہیں کہ وہ اپنی محنت اور کوشش سے خُدا کی تلاش کر سکتے ہیں۔ لیکن مسیحی خیال یہ ہے کہ خُدا انسان کی تلاش کرتا ہے کیونکہ گم انسان ہوا تھا نہ کہ خُدا۔ خُداوند یسوع مسیح اپنی زبان مبارک سے اس خیال پر تصدیق کی مہر ثبت کر دیتا ہے "کیونکہ ابن آدم کھوئے ہوؤں کو ڈھونڈنے اور نجات دینے آیا ہے" (لوقا ۱۹ : ۱۰)۔ ہوسیع منڈی میں جا کر گناہ کے ہاتھوں بکی ہوئی بیوی کو خرید کر اُس کو پھر اپنی بیوی بنا لیتا ہے۔ اور یہ مسیح خداوند کے کفارہ کی صاف تعلیم ہے۔ ایسا کرنے سے خُدا ہم پر حق جتاتا

ہے اور صاف کہتا ہے کہ "تم اپنے نہیں کیونکہ قیمت سے خریدے گئے ہو"۔ اُس نے اپنے پیارے بیٹے کے خون کی قیمت سے ہم کو خرید لیا ہے۔ ہوسیع نجات کی راہ کی بھی قیمتی تعلیم ہم کو اپنی کتاب میں دیتا ہے۔

چند قابلِ غور آیات

اگر آپ اس امر میں دلچسپی رکھتے ہیں کہ اس کتاب کے مختلف حصوں پر وعظ کریں تو حسبِ ذیل آیات آپ کے لئے مفید ہوں گی۔

۲:۵، ۸، ۲:۱۴، ۱۹، ۲۰، ۳:۲، ۴:۱، ۲، ۶
۴:۴، ۸، ۹، ۴:۱۱، ۱۲، ۱۴، ۴:۱۷، ۵، ۴:۶، ۱۰
۳، ۶:۴ - ۶ (متی ۹:۱۳، ۱۲:۷) - ۷:۸ - ۱۱، ۱۳
-۱۵، ۸:۷، ۹:۱۰، ۱۰:۱۲، ۱۱:۱ - ۳، ۸،
۱۴:۲، ۱۴:۴

کتاب کے چند خاکے

مصنف - ہوسیع بن بیری
تاریخ - ۷۲۱ ق - م
مضمون - بے وفائی - سزا - بحالی

کلیدی لفظ - بدکاری جو ۱۴ دفعہ استعمال ہوا ہے ۔
کلیدی آیات - ۳ : ۱ ، ۲ : ۱۳ - ۱۶

خاکہ نمبر ۱

۱ - اسرائیل کی بے وفائی ہوسیع کی شادی کی مثال ہے - ابواب ۱ - ۳

ا - نبی کی خاندانی زندگی کے تعلقات یہوؔاہ کے اسرائیل کے ساتھ تعلقات کی مثال ہیں - باب ۱
اِس باب میں اسرائیل کا زوال اور آئندہ بحالی کا بیان ہے ۔

ب - اسرائیل یہوؔاہ کی بیوفا بیوی علیحدہ کی جائے گی اور سزا پائے گی اور آخر کار بحال ہوگا باب ۲

ج - ہوسیع کی بیوفا بیوی جس نے اپنے خاوند کو چھوڑ دیا واپس لائی جاتی ہے ۔ بہت دنوں تک علیحدگی میں رکھی جاتی ہے ۔ اُس کے بعد بیوی کے طور پر بحال کی جاتی ہے ۔ یہ اسرائیل کی سزا اور بحالی کی تصویر ہے ۔ باب ۳

۲ - اسرائیل کی بے وفائی کا بیان ابواب ۴ - ۱۳

(۱) یہوؔاہ ، اسرائیل کے عوام ، کاہنوں اور سرداروں کے گناہ ظاہر کرتا ہے ۔ صداقت ، رحم اور عرفان الٰہی کا فقدان ہے ۔ خدا نے کچھ دیر کے لئے اُن کو چھوڑ دیا ہے ۔ ابواب ۴ ، ۵

(۲) اُنہوں نے خُدا کے عہد کو توڑ دیا ہے۔ باب ۶
(۳) اسرائیل نے خُدا کو ترک کر دیا ہے۔ اِس لئے ان پر افسوس کیا جاتا ہے۔ باب ۷
(۴) اسرائیل نے اپنے خالق کو فراموش کر دیا۔ اُنہوں نے "ہوا بوئی اور گردباد کو کاٹا"۔ باب ۸
(۵) چونکہ اُنہوں نے خُدا کی نہیں سنی۔ خُدا نے اُن کو اقوامِ عالم میں پراگندہ کر دیا۔ باب ۹
(۶) اُن کا بادشاہ کاٹ ڈالا جائے گا (اس کی تکمیل ۳۰ برس کے بعد ہوئی) باب ۱۰
(۷) اسرائیل کی برگشتگی کے باوجود بھی خُدا کی عجیب و غریب محبّت۔ باب ۱۱
(۸) اُن کا خُون ان ہی کی گردن پر۔ باب ۱۲
(۹) گناہ کے انتہاء گڑھے میں گرنے کے باعث قوم کی تباہی۔ باب ۱۳
(۱۰) عدالت کے بعد آئندہ برکت کا وعدہ۔ باب ۱۴
"میں اُن کی برگشتگی کا چارہ کروں گا میں کشادہ دِلی سے اُن سے محبّت رکھوں گا کیونکہ میرا قہر اُن پر سے ٹل گیا ہے۔"

خاکہ نمبر ۲

مرکزی مضمون۔ گناہ ۔ سزا ۔ توبہ ۔ بحالی

اوّل ۔ جُمر کا گناہ ، جُمر کی سزا اور اس کی بحالی ۔ باب ۱-۳

دوم ۔ اسرائیل کا گناہ ، سزا اور بحالی ۴ - ۶ ابواب

سوم ۔ " " " " ۷ - ۱۱ ابواب

چہارم ۔ اسرائیل کے بدترین گناہ ۔ اسرائیل کی سخت ترین سزا اور شاندار بحالی ۱۲ - ۱۴ ابواب

تقسیم

(۱) ۱:۱ - ۳:۵ اعتقاد کے خلاف گناہ

(۲) ۴:۱ - ۶:۱۱ صداقت کے خلاف گناہ

(۳) ۶:۱ - ۱۳:۱۶ وفاواری کے خلاف گناہ

(۴) ۱۴:۱ - ۹ آخری اپیل

خاکہ نمبر ۳

مضمون ۔ صاحبِ محبّت والا نبی

(۱) علامتی طور پر ساری کہانی کا بیان کیا گیا ہے کہ اسرائیل کا گناہ ناقابلِ برداشت ہے کیونکہ خدا پاک ہے ۔ ابواب ۱-۳

(۲) ابواب ۴-۷ میں (ا) پانچ گنا فرد جرم ۴-۵ باب (ب) اسرائیل کی ریاکارانہ واپسی باب ۶ (ج) شفا ناممکن نظر آتی ہے ۷ باب

(۳) ۸-۱۰ ابواب اسرائیل کو سزا ملے گی کیونکہ خدا راستباز ہے۔

(۴) ۱۱-۱۴ ابواب۔ اسرائیل بحال کیا جائے گا۔ کیوں کہ خدا محبّت ہے۔

(ا) الٰہی آہیں وسسکیاں ۱۱: ۱، ۴، ۸ (ب) خُدا کی آہوں کے باوجود بھی اسرائیل کی سزا لازمی ہے، ۱۲-۱۳ ابواب (ج) محبّت کی آخری فتح۔ ۱۴ باب

ضروری اسباق

۱۔ دُنیا کی کوئی طاقت خدا کی محبّت کو ٹھنڈا نہیں کر سکتی۔
۲۔ جب انسان خُدا کو چھوڑ دیتا ہے تو خُدا کا دل رنجیدہ ہوتا ہے۔
۳۔ شادی مُقدّس اور پاک سمجھی جانی چاہیئے۔
۴۔ نالائق استادوں کی باتوں کو عملی جامہ پہنانے سے افسوسناک نتائج پیدا ہوتے ہیں۔
۵۔ خُدا کی تجویز میں اخلاق کا دو رویّہ معیار نہیں ہے۔
۶۔ گناہ انسان کو اندھا کر دیتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ بُرے اور

بھلے میں تمیز نہیں کر سکتا۔

۷۔ طلاق بذاتِ خود ایک حل نہیں بلکہ یہ بزدلی کا نشان ہے۔

۸۔ عبادت خُدا کی نظروں میں مقبول نہ ہو گی۔ جب تک عابد خُدا کے سامنے درست اور صحیح رُوح میں نہیں آتا۔

۹۔ کسی قوم کے راہنماؤں کی بدکرداری قوم کے زوال کا سبب بنتی ہے۔

۱۰۔ ہم جس قسم کے لوگوں کے ساتھ اُٹھتے بیٹھتے ہیں اُن جیسا بن جانے کے خطرات پیدا ہو جاتے ہیں۔

۱۱۔ حقیقی توبہ کا نتیجہ معافی اور خُدا کی طرف سے بحالی ہو گی۔

۱۲۔ کسی قوم کی اندرونی بدکرداری اُس کے وجود کے لئے بیرونی دشمنوں سے کہیں زیادہ خطرناک ہے۔

۱۳۔ یہوؔاہ سے بے وفائی بنیادی گناہ ہے۔ جس کے نتیجہ کے طور پر بہت سے گناہ پیدا ہو جاتے ہیں۔

چند سوالات

۱۔ آپ کے خیال میں ہوسیعؔ شمالی سلطنت کا نبی تھا یا جنوبی سلطنت کا؟

۲۔ کیا آپ اُن بُرائیوں کا ذکر کر سکتے ہیں جو ہوسیعؔ اور یوایل کے زمانہ میں یہودیہ اور اسرائیل میں تھیں؟

۳۔ ہوسیع کی بیوی اور اُس کے بچوں کے نام کیا تھے۔ نیز اُن ناموں کا کیا مطلب تھا؟ اور اُن سے کیا ظاہر ہوتا ہے؟

۴۔ ہوسیع کی کتاب کا کوئی خاکہ لکھیں؟

۵۔ کس سلسلہ میں ہوسیع کے پہلے تین ابواب کا بیان علامتی سمجھا جاتا ہے؟

۶۔ ہوسیع اپنی کتاب میں کون سے پانچ بنیادی خیالات پیش کرتا ہے؟

۷۔ ہوسیع جمر اور قوم کی بے وفائی سے کون سی حقیقت سمجھ جاتا ہے؟

۸۔ ہوسیع کی دانست میں قوم کے زوال کی کونسی وجوہات تھیں؟

۹۔ آپ اپنے لئے اس کتاب میں سے کون سے عملی اسباق اخذ کر سکتے ہیں؟

۱۰۔ الٰہی آہوں اور سسکیوں کے بارے میں آپ کیا سیکھتے ہیں؟

یوایل کی کتاب

یوایل فتوایل کا بیٹا ہے (۱:۱) اُس کے نام کا لغوی مطلب ہے ۔ یہوواہ خدا ہے ۔ اُس کے بارے میں اور زیادہ ہمیں کوئی علم نہیں ہے ۔ کیونکہ اعمال ۲: ۱۶ کے علاوہ اور کوئی حوالہ اُس کے بارے میں نہیں ہے ۔ لیکن یہ حوالہ اُس کے نبی ہونے کی حقیقت پر تصدیق کی مہر ثبت کر دیتا ہے ۔

کن سے مخاطب تھے ؟ زمین کے تمام رہنے والوں سے ۱: ۲ ۔ مختلف حوالہ جات کی روشنی میں اِس سے یہوواہ کی سرزمین مراد ہے جیسے ۳: ۱، ۱۷ ۔ عمر رسیدہ لوگوں کو خطاب کیا گیا ہے ۔ کسانوں باغبانوں اور کاہنوں کو بھی خطاب کیا گیا ہے

(۱: ۲، ۱: ۱۱، ۱: ۱۳) ۔

تاریخ :- اِس کے بارے میں یقین کے ساتھ کچھ نہیں کہا جا سکتا ۔ غالباً ۸۳۸ تا ۷۵۶ ق ۔ م کے لگ بھگ یہ کتاب لکھی گئی ۔

کتاب کا مقصد :- ٹڈی دل کے حملے سے خدا کی عدالت

ظاہر ہے۔ لوگوں کو دعوت دی جاتی ہے کہ وہ یہوؔاہ کی طرف لوٹ آئیں۔ غیر اقوام کی عدالت کا بھی اس میں ذکر ہے۔ اور اس کے لئے "خداوند کے روز" جیسے محاورے کو سامنے رکھا جاتا ہے۔

مضمون :۔ خداوند کا روز

کلیدی آیات :۔ ۲: ۱۳، ۲: ۲۸۔ ۳۲

کلیدی لفظ :۔ خداوند کا روز

یوایل

لفظ "یوایل" دو مختلف الفاظ پر مشتمل ہے۔ 'یہوؔاہ' اور 'ایل' اس سے یہ مطلب نکلتا ہے کہ یہوؔاہ، خدا ہے۔ نبی یا یوآس کے دور میں یا اس کے بعد چوتھی صدی قبل از مسیح میں منادی کرتا تھا۔ اُس نے یہوؔاہ کے لئے توبہ کی منادی کی۔

حالت

لوگ ٹڈیوں کی وجہ سے بے حد عاجز تھے۔ سارے ملک میں ٹڈیاں پھیلی ہوئی تھیں۔ اس کے علاوہ خشک سالی ملک کی تباہی کا سبب تھی۔ لوگ اس قدر خستہ حال تھے کہ وہ نبی کے

پیغام کو خدا کی آواز سمجھ کر سننے کو تیار تھے۔ نبی کے لئے بھی یہ موقع غنیمت تھا۔ اِس لئے اُس نے دلیری کے ساتھ خوفزدہ اور سہمے ہوئے لوگوں کے سامنے خدا کا کلام پیش کیا اور اُن کو توبہ کی دعوت دی۔

تاریخ

علما کی کثیر تعداد اِس بات پر متفق ہے کہ یوآیل نے جلاوطنی کے بعد یہ نبوت کی۔ لفظ اسرائیل، یہوواہ کے لئے استعمال ہُوا ہے۔ کاہن عبادت خانوں کے واحد راہنما تھے اور جہاں تک عبادات کا تعلق ہے، باطن کی صفائی کی نسبت ظاہرا باتوں پر زور دیا جاتا تھا۔ نتیجتاً یہ بات اخذ کی جاتی ہے کہ ۴۳۸ تا ۵۶، ق۔م میں یہ کتاب لکھی گئی۔ ۳ : ۱ - ۵ سے ظاہر ہوتا ہے کہ جلاوطنی ختم ہو چکی تھی۔ عبرانی نسخوں کی ترتیب کے لحاظ سے یہ کتاب ہوسیع اور عاموس کے درمیان نظر آتی ہے۔

پس منظر

اگر ہم مذکورہ بالا تاریخِ تصنیف کو قبول کر لیں تو ہم اپنے تصور سے یہ سوچ سکتے ہیں کہ ہونے والا بادشاہ قدوقامت میں ترقی کر رہا تھا اور یروشلیم کاہنوں کے ماتحت تھا۔ عتلیاہ

اپنی ماں ایزبل کی مانند خدا کے لوگوں کے ایمان کو تباہ و برباد کر رہی تھی۔ یہویدع اپنی تمام تر کوششیں اس امر میں صرف کر رہا تھا کہ سلطنت کو الٰہی اصولوں پر از سر نو تعمیر کرے۔ یاہو اسرائیل کا بادشاہ ایزبل کی برائی کے باقی ماندہ اثرات کو نیست و نابود کرنے کی کوشش میں تھا۔ الیشع اور انبیا زادے اپنا اثر و رسوخ استعمال کر رہے تھے۔ فلسطین کی تواریخ میں یہ ایک صبر آزما دور تھا۔
ٹڈیاں، قحط، خشک سالی اور غربت لوگوں کو خدا کے بارے میں سوچنے پر مجبور کر رہے تھے۔ بھوک سے مر جانے کا خوف انہیں خدا کی پروردگاری پر غور کرنے پر مجبور کر رہا تھا۔ خدا اپنے لوگوں کو یہ موقع بخش رہا تھا کہ وہ اس کی محبت کے بارے میں فکر کریں۔

نبی

ہم اس نبی کی شخصی تواریخ کے بارے میں کچھ نہیں جانتے لیکن ہم اتنا کہہ سکتے ہیں کہ وہ یروشلیم کا شہری تھا۔ وہ دیندار، خدا ترس خدا پرست اور نڈر قسم کا نبی تھا جو برگزیدہ لوگوں کے پاس خدا کا پیغام لے کر آتا ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ کاہن تھا کیونکہ وہ ہیکل اور ہیکل کی عبادات کی ترتیب کے بارے میں بہت زیادہ علم رکھتا تھا۔ اس کی شخصیت بڑی جاذب اور دلکش ہے کیوں کہ

وہ اس مشکل زمانے میں ایک عجیب اور نرالے ڈھنگ سے لوگوں کے پاس خدا کا کلام لے کر آتا ہے۔ وہ اس زمانے کی مشکلات کے پیشِ نظر لوگوں کے سامنے اس ڈھنگ سے باتیں کرتا ہے کہ لوگ خواہ مخواہ اُس کی سننے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔ وہ اُن نبیوں کی صف میں شامل ہے جو توبہ کی منادی کرتے ہیں۔

کتاب

یوآیل کی کتاب مضمون اور طرزِ تحریر کے لحاظ سے بہت دلچسپ ہے۔ یوآیل کے طرزِ بیان میں تماثیل کا استعمال اپنی مثال آپ ہے۔ وہ ٹڈیوں کے حملہ کو "ٹڈیوں کی فوج" یا فوجِ ملخ کہہ کر پکارتا ہے۔ وہ اس لحاظ سے اپنی تحریر کو گویا ایک تصویر کے طور پر ہمارے سامنے پیش کرتا ہے۔

جیسے کہ اُوپر بیان ہو چکا ہے یوآیل کا لفظی مطلب "یہوواہ خدا ہے"۔ ۱:۱ میں وہ اپنے آپ کو فتوآیل کا بیٹا کہہ کر پکارتا ہے۔ اس کے علاوہ سوائے رسولوں کے اعمال کے اور کہیں اُس کا ذکر نہیں ملتا۔ اِس کتاب کے پڑھنے سے یقیناً ہم اِس نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ یوآیل کی نبوتی خدمات یروشلیم کے اردگرد یا یروشلیم میں تھیں۔ وہ اس شہر کے باسیوں سے خطاب کرتا ہے۔ ۲: ۲۳۔ اور یروشلیم ہی کو خطرے میں پاتا ہے ۲: ۹۔ صیون ہی کو وہ آنے والے

خطرہ سے خبردار کرتا ہے ۲ : ۱ - ۱۵ - کوہِ صیون اور یروشلیم ہی وہ مقام ہیں جہاں آنے والے زمانے میں آزادی ہوگی، ۲ : ۳۲ "جو کوئی خداوند کا نام لے گا نجات پائے گا۔"

یہوداہ اور یروشلیم کی اسیری اس وقت ختم کردی جائیگی ۳ : ۱، ۲۰ - عجیب بات یہ ہے کہ یہاں پر شمال کے دس قبیلوں کا کوئی ذکر نہیں یعنی افرائیم اور اسرائیل کی سلطنت کا۔

کتاب کا تجزیہ

یہاں ہم کتاب کا تجزیہ کرکے معلوم کریں گے کہ کتاب کا مرکزی پیغام کیا ہے۔ اس کے لئے ہمیں سب سے پہلے باب ۱ کا بار بار مطالعہ کرنا چاہیئے۔ پہلے باب میں ملک میں تباہی کا بیان درج ہے۔ ۱ : ۴ - اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ جس تباہی اور آفت کا یوایل ذکر کرتا ہے وہ درحقیقت اُس کے زمانہ میں واقع ہوئی یا ابھی ہونے کو تھی۔ بعض اوقات انبیاء آنے والے واقعہ کا ذکر کرتے وقت اپنے تکیۂ کلام کا انحصار فعل حال پر کرتے ہیں۔ مثلاً یسعیاہ ۷ : ۱۴ بہت سے مُصنفین یوایل کے بارے میں پہلے باب کو پڑھ کر اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ جن واقعات کا وہ بیان کرتا ہے اُس کے اپنے زمانہ میں واقع ہوئے تھے اور اس کے ثبوت میں ۲ : ۲۵ پیش کی جا سکتی ہے۔ اِس آیت سے صاف ظاہر ہوتا ہے

کہ ملک میں بلا نازل ہو چکی تھی۔ یہاں دو باتیں صاف ظاہر ہیں (۱) جو کچھ ہو چکا تھا (۲) جو کچھ ابھی ہونے والا تھا۔ اُس کے بارے میں نبی لوگوں کو خطرہ سے آگاہ کرتا ہے۔

دُوسرا باب۔ اگر ہم دوسرے باب کو بغور پڑھیں تو ہم معلوم کریں گے کہ یہاں پر اُس ہولناک بربادی کا ذکر ہے جو ابھی آنے والی ہے۔ یہ باتیں صاف ہیں کہ اُن کی تفسیر کی مزید ضرورت نہیں۔ اِس باب کی پہلی آیت ہی سارے باب کی تفسیر کر دیتی ہے۔ خطرہ کی آگاہی کا تعلق زمانہ ماضی سے نہیں بلکہ زمانہ مستقبل سے ہے۔ اِس لئے پہلی آیت کو بڑے غور سے پڑھنے کی ضرورت ہے۔ اِس کے بعد اس خوفناک فوج کا ذکر ہے جو ہنوز آنے والی تھی۔ یہ آنے والے واقعات اس قدر ہولناک اور گھناؤنے تھے کہ آدمی اِس کو صرف ایک ہی فقرہ "خدا کا روز چلا آتا ہے" میں بیان کر سکتا ہے۔ اس محاورہ کا ذکر صرف پہلی آیت میں ہی نہیں بلکہ گیارہویں آیت میں بھی ہے۔ بارہویں آیت میں تکیۂ کلام بدل جاتا ہے۔ لفظ "لیکن" اِس بات کا ثبوت ہے کہ سترہ آیت تک اپیل ہے۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ قوم توبہ کرے اور رجوع لائے۔ یہ اپیل عین وقت پر کی گئی۔ خدا ہمیشہ اپنے لوگوں کے سامنے اس قسم کی اپیل کرتا ہے۔ اسرائیل اور یہوداہ کی تاریخ اسی سے بھری پڑی ہے۔ اس زمانہ میں یہ ہماری اپنی تصویر ہے۔ دیانتداری

اس بات کا مطالبہ کرتی ہے کہ میں کہوں کہ یہ میری اپنی تصویر ہے۔ اقوام عالم کی تاریخ بھی اِس حقیقت سے انکار نہیں کر سکتی۔ ۱۸:۲ آیت میں ایک اور مضمون شروع ہوتا ہے۔ یہاں پر خُدا کا پُرفضل وعدہ ہے۔ اور یہ وعدہ نجات کا ہے جب عین وقت پر اس اپیل کی شنوائی ہوگی۔ ۱۸:۲، ۲۰ تک یہ سلسلہ جاری رہتا ہے۔ بعض لوگوں کے نزدیک قوم اسرائیل نے اِس اپیل کو سنا اور عمل کیا۔ اس بات کو ثابت کرنے کے لئے ہم اٹھارویں آیت بطور سند پیش کرتے ہیں۔

ضمیمہ۔ ۲ : ۲۸ سے ۳ : ۲۱۔ اس حصّہ میں یوآیل کی مختصر کتاب ختم ہوتی ہے۔ اور یہ ایک ایسا حصّہ ہے جو دوسرے حصّوں سے جُداگانہ حیثیت رکھتا ہے۔ کیونکہ اِس حصہ میں یہ بیان ہے کہ "بعد میں، کیا ہوگا"۔ اِس کے بعد میں ہر فردِ بشر پر اپنی رُوح نازل کروں گا"۔ یوآیل کی کتاب میں صرف یہی حصہ ہے جو اُن باتوں کا بیان کرتا ہے۔ جن کا ذکر نبی کے اپنے زمانہ سے بعید ہے۔

پطرس رسول پنتکُست کے دن اپنے خطبہ میں یقیناً یوآیل ۲ : ۲۸ کی طرف اشارہ کرتا ہے (اعمال ۲ : ۱۵-۲۱)۔ یہاں ہم یوایل کی کتاب کا نئے عہد نامہ سے تعلق دیکھتے ہیں۔ اس حصّہ کو ہم آنے والے زمانہ کا ضمیمہ کہہ کر پکار سکتے ہیں۔ اب ہم اس قابل ہیں کہ اس کا مندرجہ ذیل تجزیہ کریں۔

یوایل کی کتاب

مضمون

خُداوند کا روز آتا ہے، (خُداوند کا دن قریب ہے)

۱- خطرہ سے خبرداری، وبا کا حملہ ۱: ۱-۲: ۱۱

(ا) موجودہ تباہی - ۱: ۱-۲۰

(ب) آنے والی تباہی کی دھمکی ۲: ۱-۱۱

۲- اپیل ۲: ۱۲-۲۷ تباہی کی موجودگی میں عین وقت پر اُمید کی جھلک -

(ا) ۲: ۱۲-۱۷ "میری طرف رجوع لاؤ"

(ب) خُدا کا پُرفضل وعدہ"۔۔۔۔ خُدا بحال کرتا ہے" (خُدا رحم کرے گا) ۲: ۱۸-۲۷

۳- ضمیمہ "بعد میں کیا ہوگا؟" ۲: ۲۸-۳: ۲۱

(ا) آخری زمانہ میں ہونے والے واقعات ۲: ۲۸-۳: ۱۶

(ب) صیون کا آخری جلال ۳: ۱۷-۲۱

"خُداوند کا روز"

یہ محاورہ پانچ دفعہ استعمال ہوا ہے۔ ۱: ۱۵[۱]، ۲: ۱، ۱۱[۲]، ۳۱[۳]، ۳: ۱۴[۵] درحقیقت یوایل نبی خصوصیت کے ساتھ

کہ خدا کی بادشاہی نزدیک ہے، اعمال کے دوسرے باب میں پطرس کے وعظ کو پڑھیں۔ اب حالت یہ ہے کہ یوآیل کی پیشین گوئی گویا مسیح کی دوسری آمد کی طرف اشارہ کر کے اہلِ یہود کو توبہ کی دعوت دیتی ہے۔

خاکے

اِس سے پیشتر کہ ہم کتاب کے چند خاکوں کو پیش کریں چند ایک اہم باتیں بطور نظر ثانی کے پیش کی جاتی ہیں۔

مُصنّف

یُوآیل، فتوآیل کا بیٹا ہے۔ نام کا لغوی مطلب ہے "یہوّاہ خُدا ہے"۔ یوآیل کے بارے میں اور کوئی زیادہ علم نہیں ہے کیونکہ سوائے اعمال ۲ : ۱۶ کے بائبل میں اُس کا کوئی اور ذکر نہیں پایا جاتا لیکن پطرس رُوح سے معمور ہو کر اس کتاب کا حوالہ دینے سے اس کتاب پر تصدیق کی مہر ثبت کر دیتا ہے اور یہ ثابت کرتا ہے کہ یُوآیل درحقیقت نبی تھا۔

نبی کن سے مخاطب ہے؟

۱ : ۲ سے صاف ظاہر ہے کہ وہ تمام اہلِ زمین سے مخاطب ہے۔ اِس سے دراصل یہوداہ کی سرزمین مراد ہے۔ یہ بات مختلف حوالہ جات سے ثابت ہوتی ہے۔ جیسے ۳ : ۱، ۱۶-۳ : ۲ میں لفظ

"اسرائیل" بنوتی طور پر اسرائیل کے بارہ قبیلوں کی طرف اشارہ کرتا ہے
یوایل اپنی نبوت میں بالخصوص حسب ذیل لوگوں سے مخاطب ہے۔
(ا) بوڑھے ۱: ۲ (ب) کسان اور باغبان ۱: ۱۱ (ج) کاہن ۱: ۱۳

تاریخ

جیسے کہ اوپر بیان کیا جا چکا ہے یہ کتاب ۸۳۸ - ۷۵۶ ق م
کے لگ بھگ لکھی گئی لیکن بعض علماء کچھ اور تاریخیں بھی مقرر
کرتے ہیں۔ اس کتاب کے سنِ تصنیف کے بارے میں علماء کے
درمیان بہت اختلاف پایا جاتا ہے۔

کتاب کا مقصد

جیسے کہ پہلے باب سے ظاہر ہے ملک میں ٹڈیوں کی فوج کا
بہت زور تھا۔ یہ خدا کی طرف سے عدالت لوگوں کو خدا کے پاس
واپس آنے کی دعوت دیتی ہے۔ اس فوجِ ملخ سے خداوند کے
آنے والے دن کی طرف بھی اشارہ کیا جاتا ہے۔ جبکہ غیر اقوام کی
عدالت ہوگی اور اسرائیل آخر کار خدا کی طرف سے برکت پائیگا۔
دوسرے باب کے شروع ہی میں فوجِ ملخ کو چھوڑ کر خداوند کے
دن پر غور کیا جاتا ہے۔

مضمون

"خُداوند کا دن"، (خُداوند کا روز)۔ اس کا صاف طور پر یہ مطلب ہے کہ خُداوند یسوؔع مسیح دوسری بار عدالت کرنے کے لئے آئیگا۔

کلیدی لفظ

"خداوند کا دِن یا خُداوند کا روز"

کلیدی آیات

۲ : ۲۸ - ۳۲ (اگر ممکن ہو تو اِن آیات کو زبانی یاد کریں)۔

خاکہ نمبر ا

ا۔ خُداوند کے آنے والے دن کو فوجِ ملخ (ٹڈیوں کی فوج) سے بیان کیا گیا ہے۔ باب ا

ا۔ فوجِ ملخ کا بیان۔ ا : ا - ۲۱

ب۔ توبہ کے لئے بلاہٹ۔ ا : ۱۳ - ۱۴

ج۔ مال مویشیوں کی مری سے خداوند کے روز کا بیان۔ ا : ۱۵ - ۲۰

۲۔ خُداوند کے آنے والے روز کے واقعات باب ۲

ا۔ شمال کی طرف سے آنے والی فوج کے باعث بنی اسرائیل میں ہراس۔ ۲ : ا - ۹

ب۔ خُداوند کی فوج حملے کے لئے تیار ۲ : ۱۰ ، ۱۱

ج ۔ اُس روز لوگوں کا توبہ کرنا ۲ : ۱۲ - ۱۷
د ۔ خداوند کا اپنے لوگوں کو چھڑانا اور برکت بخشنا ۔
۲ : ۱۸ - ۲۷

ﮦ ۔ پاک روح کا وعدہ ۲ : ۲۸ - ۳۲
(اس کی تکمیل عیدِ پنتکست کے موقع پر ہوئی) ۔

۳۔ خداوند کے روز کے واقعات کی ترتیب باب ۳
ا ۔ اسرائیل کا جمع کیا جانا ۳ : ۱
ب ۔ یہوسفط کی وادی میں اقوام کی عدالت ۳ : ۲ - ۱۵
ج ۔ اسرائیل کے لئے بادشاہت کی برکات ۳ : ۱۷-۲۱
"خداوند کے گھر سے ایک چشمہ پھوٹ نکلے گا . . . لیکن یہوداہ ہمیشہ آباد اور یروشلیم پشت در پشت قائم رہے گا کیونکہ میں اُن کا خون پاک قرار دوں گا جو میں نے اب تک پاک قرار نہ دیا تھا کیونکہ خداوند صیون میں سکونت پذیر ہے۔"

خاکہ نمبر ۲

اِس کتاب کو دو مساوی حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے ۔
پہلی ۳۷ آیات یعنی ۱ : ۱ - ۲ : ۱۷ میں یوایل لوگوں کو دعا اور توبہ کی دعوت دیتا ہے اور باقی ماندہ ۳۶ آیات میں ۲ : ۱۸ - ۳ : ۲۱ میں یہوواہ کلام کرتا ہے اور لوگوں سے وعدہ کرتا ہے کہ

وہ وبا کو ہٹا دے گا۔ خوشحالی بخشے گا اور بڑی بڑی رُوحانی برکات عطا فرمائے گا۔

خاکہ نمبر ۳

۱:۱ - ۲ : ۱۱	فوجِ ملخ کا حملہ	... عدالت کی علامت
۲ : ۱۲ - ۱۷	مناجات	... توبہ کیلئے بلاہٹ
۲ : ۱۸ - ۳ : ۲۱	بحالی	... برکت کی رویا

مرکزی خیال

جہاں تک یوآیل کی کتاب کا تعلق ہے ۲ : ۲۸ - ۳۲ کو کبھی فراموش نہیں کرنا چاہیئے۔ یہاں پر پاک رُوح کے نزول کا خاص اور صاف وعدہ ہے۔ ہم اس وعدہ کی تکمیل اعمال ۲ باب میں آگ کے شعلوں اور پھٹتی ہوئی زبانوں کی صورت میں دیکھتے ہیں۔ پطرس اپنے ساتھیوں کے ساتھ پاک رُوح سے معمور ہو جاتا ہے اور اُن کی زندگیوں میں ایک انقلاب آجاتا ہے۔ پاک رُوح سے معمور ہو کر پطرس نہ صرف حاضرین کو پیغام دیتا ہے بلکہ وہ یوآیل کی معرفت خُدا کے اس بڑے اور قیمتی وعدہ کی یاد دہانی کراتا ہے۔ اِس لحاظ سے ہم یوآیل کو پنتکست کا نبی بھی کہہ کر پکار سکتے ہیں۔

قابلِ غور آیات

۱ : ۲-۴ ، ۲ : ۱۲، ۱۳، ۱۸، ۲۵، ۲۸-۳۲
۳ : ۱۸-۲۰، ۲۱ ، اعمال ۲ : ۱۷-۲۱

عملی اسباق

۱- مذہبی روایات کو حقیر نہیں جاننا چاہیئے ۱ : ۹ ، ۱۳، ۱۴
۲ : ۱۲ - ۱۷

۲- مشکلات اور مسائل انسانوں کو خدا کی طرف رجوع کرتے اور اُن کو مجبور کر دیتے ہیں کہ وہ خدا کی آواز کو سُنیں۔

۳- خُدا پر مکمل بھروسے کا احساس ایک حقیقی مذہبی جذبہ ہے۔

۴- عدالت لازمی ہے اور کوئی شخص اِس سے بھاگ نہیں سکتا۔

۵- عدالت کا انحصار دل کی کیفیّت پر ہے۔ عدالت، لعنت اور غم کا دن اور برکت اور خوشی کا دِن بھی ہو سکتا ہے۔

۶- بڑی بڑی مصیبتیں قومی سطح پر دُعا کرنے اور توبہ کی دعوت دیتی ہیں۔

۷- صرف شکستہ دل لوگ خُداوند کی نظر میں مقبول ہیں۔

۸- حقیقی توبہ سے ہم خُدا سے لعنت کی جگہ برکت حاصل کرتے ہیں۔

۹- توبہ کرنے سے ہم کھوئی ہوئی برکتوں کو بھی حاصل کر سکتے ہیں۔

۱۰۔ سنجیدہ دُعائیں پنتکُست کا وعدہ بھی کرتی ہیں یوآیل ۲ : ۲۸، گنتی ۱۱ : ۲۹ ، اعمال ۲ : ۱۶

۱۱۔ خدا کی اِس میں خوشی ہے کہ وہ پاک رُوح کے عظیم وعدوں میں تمام لوگوں کو ایک جگہ شامل کرے۔ اعمال ۲ : ۳۹

سوالات

۱۔ یوآیل نبی کی کتاب کا سنِ تصنیف کیا ہے ؟

۲۔ یوآیل نبی کی کتاب کو کن مختلف حصّوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے ؟

۳۔ یوآیل کن سے مخاطب ہے ؟

۴۔ جس فوجِ ملخ کا ذکر کیا گیا ہے اس کے بارے میں آپ کیا بیان کر سکتے ہیں ؟

۵۔ خُداوند کے روز سے کیا مُراد ہے ؟

۶۔ عیدِ پنتکُست کی کونسی نبوّت یہاں پر مندرج ہے ؟

۷۔ پطرس کس جگہ پر اور کس موقع پر یوآیل کی کتاب کا حوالہ دیتا ہے ؟

۸۔ اسرائیل کی آئندہ برکت کا کونسا ذکر ہے ؟

۹۔ یوآیل کاہنوں کو کونسی نصیحت کرتا ہے ؟

۱۰۔ روزہ کے بارے میں یوآیل کیا کہتا ہے ؟

عاموسؔ کی کتاب

مُصنّف :۔ عاموسؔ ۔ اُس کے نام معنوی مطلب "بوجھ" ہے۔ خُداوند کی خدمت کے لیے بُلائے جانے سے پیشتر وہ ایک چرواہا تھا (۱: ۱، ۷: ۱۴، ۱۵، ۳ : ۱۲) ۔ وہ اپنے آپ کو "گولر کا پھل بٹورنے والا" بھی کہہ کر پکارتا ہے ۔ (۷ : ۱۴) اِس سے اُس کی حلیمی ظاہر ہے ۔ کیونکہ یہ پھل مفلسوں اور غریبوں کے لئے تھا۔ وہ تقوعؔ کا رہنے والا تھا ۔ جو یہوداہ کا ایک قصبہ ہے اور بیت لحم کے جنوب مشرق کی طرف چھ میل کے فاصلے پر ہے ۔

کن سے مخاطب ہے ؟ شمالی سلطنت ۔ اسرائیل کے بارے میں بہت سے حوالہ جات ملتے ہیں جیسے ۲ : ۶، ۱۱، ۴: ۱۲ ، ۵ : ۱، ۴ ۔ شمالی سلطنت کے شہروں کا بہت دفعہ ذکر آتا ہے ۔ بیت ایل اور جلجال بت پرستی کے اڈّے ہیں ۔ یہ پیغام جنوبی سلطنت کے لئے بھی خبرداری ہے ۔

تاریخ :۔ یہوداہ کے عزیاہ بادشاہ اور اسرائیل کے یربعام ثانی کے عہد سلطنت کے دوران (۱ : ۱) یعنی ۸۱۰ اور ۷۸۵ ق م

کے درمیان۔ عاموس اسرائیل میں ہوسیع کا اور یہوداہ میں غالباً یوایل کا ہم عصر تھا۔ وہ نینواہ میں یوناہ کا ہم عصر تھا۔

کتاب کا مقصد:۔ عاموس کے زمانہ میں خوشحالی تھی۔ اسرائیل کے گناہ بہت تھے۔ اس وقت ایک نڈر آدمی کی آواز کی ضرورت تھی۔ جیسے ایک گمنام نبی کا پہلے بھی ذکر آتا ہے۔ (۱۔ سلاطین ۱۳ باب) خدا نے عاموس کو یربعام ثانی اور اسرائیل کو خبردار کرنے کے لئے برپا کیا۔ وہ اس وقت کے گناہوں کے خلاف آواز بلند کرتا ہے۔ اور صفائی کے ساتھ بیان کرتا ہے کہ اُن کے گناہوں کے باعث اُن کو سزا ملے گی۔ اسرائیل کے اردگرد رہنے والی اقوام کو بھی خُدا کی عدالت کا پیغام دیتا جاتا ہے۔ اور یہوداہ کو بھی (۱: ۱ تا ۳، ۲: ۴۔ ۵) عدالت کے بعد اسرائیل کو برکت ملے گی (۹: ۱۱ تا ۱۵)۔

مضمون:۔ گناہوں کے باعث خُدا کی عدالت لازمی ہے۔

کلیدی آیات:۔ ۴: ۱۱، ۱۲

کلیدی الفاظ:۔ گناہ یا خطا ۵: ۲۱۔ ۲۴

عاموس کی کتاب

ایسے ایام جن میں سماج اور مذہب کا دیوالہ نکل چکا ہو حالات اخلاق سوز ہوں۔ عیاشی معمول سمجھا جاتا ہو اس وقت کسی مردِ خُدا کی ضرورت ہوتی ہے جو نڈر ہونے کے باوجود اپنی جان ہتھیلی پر رکھ کر لوگوں کو کھری کھری سُنا دے۔ ایک ایسا نبی جو باآوازِ بلند لوگوں کو یاد دلا کر کہ وہ گنہگار ہیں یہ کہنے سے نہ شرمائے کہ "اب درختوں کی جڑ پر کلہاڑا رکھا ہوا ہے"۔ عاموس ایسے ہی حالات میں پیدا ہوا۔ اُس کے چاروں طرف گناہ ہی گناہ نظر آتا تھا، قوم کے تواریخی حالات دگرگوں تھے۔ بادشاہ عیاشی کی زندگی بسر کرتے تھے، ایک دوسرے کے خلاف سازش اور بغاوت کرتے تھے۔ وہ خدا کی نسبت بتوں کو ترجیح دیتے تھے۔ اُنہوں نے عیاشی کے اڈے قائم کئے ہوئے تھے۔ ان لوگوں کو پیغام دینے کے لئے عاموس ایسے نڈر اور بیباک شخص کی ضرورت تھی

سماجی حالت

عاموس کے زمانے میں سماجی حالات بہت بگڑے ہوئے

تھے۔ یہ وہ وقت تھا جب کہ اسرائیل جسمانی اور مالی طور پر خوشحالی کی زندگی بسر کر رہے تھے۔ اِس دولت مندی کے سبب سے عیاشی کے گناہ میں مبتلا تھے۔ اُن کے دولت مند ہونے کا ایک ثبوت یہ تھا کہ ہم اس زمانہ کے تابستانی اور زمستانی محلوں کا ذکر پڑھتے ہیں۔ ضیافتوں میں شراب نوشی کا دَور دَورہ تھا۔ شہر ترقی کر رہے تھے۔ کاروباری لوگ غریبوں کو دبا کر روپیہ فراہم کرتے تھے۔ عدالتوں میں بے انصافی تھی۔ عدلیہ میں رشوت علانیہ طور پر لی جاتی تھی۔ امیر لوگ ناانصافی اور دباؤ ڈالنے سے غریبوں اور مزدوروں کا حق دبا لیتے تھے۔ عورتیں بھی اپنے مردوں کے ساتھ ساتھ غریبوں پر ظلم کرتی تھیں۔ اِس کا ثبوت ۴: ۱ میں پایا جاتا ہے۔ خُدا کے برگزیدہ لوگوں کی زندگی گناہ کے اندھیرے اور تاریکی میں تھی۔

مذہبی حالت

اِس قوم کی مذہبی حالت بھی قابلِ رحم تھی۔ لوگ خارجی طور پر مذہب پرست تھے۔ لوگوں کی بہت بڑی تعداد جلجال، بیت ایل اور بیر سبع کے مُقدّس مقامات پر زیارت کے لئے جاتے تھے۔ وہ گیت گانے، نذرانے دینے اور رسومات کی ادائیگی سے مذہب پرستی کا اظہار کرتے تھے۔ مذہبی راہنما محض رسم پرست تھے۔ بداخلاقی اور ناانصافی زوروں پر تھی۔ خدا کے عرفان کا فقدان تھا۔ عاموس

سادہ سا دیہاتی مبشر یہوداہ میں اپنا گھر چھوڑ کر ۲۲ میل دور بیت ایل کو چلا گیا۔ بیت ایل شمالی سلطنت تھی اور عاموس اپنے ہمسایوں یعنی اسرائیل کے پاس خدا کا پیغام لے کر پہنچا۔ عاموس کا گھر تقوع میں تھا جو یروشلیم کے جنوب میں بارہ میل کے فاصلہ پر ہے۔ یہ ایک قسم کا صحرا تھا اور یہ صحرا نبی کی تربیت کا سبب بنا۔ یہ عجیب بات ہے کہ یہ دیہاتی نبی اپنے اِرد گرد کے لوگوں کے گناہوں سے بخوبی واقف تھا۔ وہ اپنے چاروں طرف کی اقوام کے گناہوں پر انگلی رکھ کر بتا سکتا تھا کہ وہ کِس قسم کے گناہوں میں مبتلا ہیں۔ وہ اسرائیل کے گناہوں سے ایسے واقف تھا جیسے اُن ہی کے ملک میں پرورش پائی ہو۔ وہ علمِ نجوم سے بھی واقفیت رکھتا تھا ۵:۸ اور اِس سے بھی اُسکو فائدہ پہنچا۔

جہاں تک اُس کی تربیّت کا تعلق ہے صحرا کی زندگی نے اُسے تربیّت بخشی۔ وہ تخلیہ میں خدا کی رفاقت کا گہرا تجربہ رکھتا تھا۔ خدا نے اس شخص کو مضبوطی اور توانائی بخش دی تاکہ وہ بیت ایل میں جائے اور لوگوں کے گناہوں کو اُن پر منکشف کرے۔ اِس کے علاوہ اُس کی کاروباری زندگی نے اُس کے تجربہ میں اضافہ کر دیا۔ چونکہ وہ چرواہا تھا یہ بھی اُس کی خدمت کے ممد و معاون ثابت ہُوا۔ ہم اُس کی بلاہٹ کے بارے میں بہت کچھ نہیں جانتے کیونکہ وہ انبیا زادوں سے کوئی تعلق نہیں رکھتا اور نہ ہی انبیا زادوں

کے ساتھ اُسے تربیت پانے کا موقع ملا۔ وہ اِن الفاظ میں اپنی بلاہٹ کا ذکر کرتا ہے "اور جب میں گلہ کے پیچھے پیچھے جاتا تھا تو خداوند نے مجھے لیا اور فرمایا کہ جا میری قوم اسرائیل سے نبوّت کر۔" ۷: ۱۵ اِس بیان سے پیشتر وہ صفائی اور حلیمی کے ساتھ کہتا ہے کہ نہ میں نبی ہوں نہ نبی کا بیٹا بلکہ چرواہا اور گولر کا پھل بٹورنے والا ہوں۔ اِس سے صاف ظاہر ہے کہ خُدا نے اُسے کس طرح بلایا۔ اُس نے نہایت سادگی اور حلیمی کے ساتھ خدا کی اس بلاہٹ کو قبول کیا۔ جب عاموس نے اسرائیل میں جا کر نبوّت شروع کی تو امصیاہ کاہن جل گیا اور اُس نے اِن الفاظ میں بادشاہ کے سامنے جا کر عاموس کی شکایت کی۔ تب بیت ایل کے کاہن امصیاہ نے شاہِ اسرائیل یربعام کو کہلا بھیجا کہ "عاموس نے تیرے خلاف بنی اسرائیل میں فتنہ برپا کیا ہے اور ملک میں اُس کی باتوں کی برداشت نہیں کیونکہ عاموس یوں کہتا ہے کہ یربعام تلوار سے مارا جائے گا اور اسرائیل یقیناً اپنے وطن سے اسیر ہو کر جائے گا"۔ ۷: ۱۰-۱۱ عاموس زبردست نبی ہونے کے باوجود حلیم الطبع اور سادہ شخصیّت کا مالک تھا۔ وہ بھیڑ بکریاں چرانا چھوڑ کر خدا کا خادم بن گیا اور اُس نے اسرائیل کی سماجی اور اخلاقی حالت کے برخلاف دل کھول کر منادی کی۔ وہ بڑا دیندار شخص بھی تھا۔ اُس کی شخصی دینداری، کتاب کے ہر صفحہ سے

ظاہر ہے ۔ وہ اپنی بلاہٹ کا گہرا احساس رکھتا تھا۔ جب امصیاہ کاہن نے اُس کی مخالفت کی تو اُسے پُورا یقین تھا کہ اسرائیل کا بادشاہ اُس کے ساتھ ہے۔ لیکن جب عاموس امصیاہ کاہن کا مقابلہ کر رہا تھا تو اُسے اس بات کا گہرا احساس تھا کہ اسرائیل کا خدا اُس کے ساتھ ہے۔

عاموس نے دیہاتوں اور صحراؤں میں تربیت پائی تھی اِس لئے وہ ایک نڈر قسم کا شخص تھا۔ اس کے باوجود بھی چونکہ خُدا کی برگزیدہ قوم گناہ کے جال میں پھنسی ہوئی تھی انہوں نے اُس کی آواز کو سننے سے انکار کیا۔ جب عاموس نے معلوم کیا کہ اسرائیل کے لوگ اُس کو سننے کے لئے تیار نہیں تھے تو وہ واپس یہودیہ کو چلا گیا اور اپنے پیغامات کو کتابی صورت میں پیش کیا۔

مُصنّف

اِس کتاب کا مصنّف عاموس ہی ہے۔ عاموس کا لغوی مطلب "بوجھ" ہے۔ خُداوند کی خدمت کے لئے بلائے جانے سے پیشتر وہ چرواہا تھا (۱ : ۱ ؛ ۷ : ۱۴، ۱۵) اس کا مطلب ہے کہ وہ نہ صرف بھیڑ بکریوں کو بلکہ مویشیوں کو بھی چراتا تھا۔ (۳ : ۱۲)۔ وُہ اپنے آپ کو گولر کا پھل بٹورنے والا کہہ کر پکارتا ہے۔ یہ انجیر کی طرح کا ایک پھل ہوتا ہے جس کو اکثر غریب و

مفلس لوگ کھا کر گذارہ کرتے ہیں۔ وہ تقوع کا رہنے والا تھا جو یہودیہ کا ایک دیہات ہے۔ یہ بیت الحم سے جنوب مشرق کی طرف چھ ۶ میل کے فاصلہ پر ہے۔

کن لوگوں کو خطاب کیا گیا

اِس میں وہ اسرائیل کو خطاب کرتا ہے (۱:۱)۔ اِس طرح وہ اس آیت میں اسرائیل اور یہوداہ میں امتیاز کرتا ہے کہ یہ شمالی سلطنت تھی۔ اور بھی حوالہ جات اسرائیل کے متعلق پائے جاتے ہیں مثلاً ۲ : ۶، ۴ : ۱۲ اور ۵ : ۱۰۴ میں شمالی شہروں کا ذکر متعدد بار آتا ہے۔ بیت ایل اور جلجال بُت پرستی کے اڈے اور مرکز تھے۔ اِس کتاب میں مندرج پیغام جنوبی سلطنت کے باشندوں کے لئے بھی خبرداری اور آگاہی ہے۔

تاریخ تصنیف

اِس کی تاریخ ۱:۱ سے ظاہر ہے۔ تصوّر کیا جاتا ہے کہ یہ سن ۷۸۵ - ۸۱۰ ق۔م تک ہے۔ عاموس، ہوسیع (اسرائیل) کا ہمعصر تھا۔ یوایل (یہوداہ) یوناہ (نینوہ) کا ہمعصر تھا۔ عاموس اُس زمانے سے تعلق رکھتا ہے۔ جب اسرائیل کی مالی حالت بہت بہتر تھی۔ لیکن اسرائیل کے گناہوں کی بھی بہت بہتات تھی۔ اِس

لیئے اِس پلیدگی کے زمانہ میں جبکہ لوگوں کے دماغ دولت کے نشے میں خراب ہو چکے تھے۔ ایک بیباک اور نڈر مردِ خُدا کی ضرورت تھی۔ جو گرے ہوئے سماج کے خلاف آواز بلند کرے۔ جیسے اسلاطین ۱۳ باب میں بھی ایک ایسے ہی نبی کا ذکر ہے۔ عاموس جو یہوداہ کا رہنے والا تھا اُس کو خُدا نے برپا کیا کہ وہ یربعام ثانی اور اسرائیل کے پاس خبرداری اور آگاہی کا پیغام لے کر جائے۔ وہ مختلف گناہوں کے خلاف اپنی آواز بلند کرتا ہے۔ مثلاً بت پرستی، زناکاری عیاشی، لوٹ گھسوٹ، حرامکاری، غریبوں کو دبانا، رشوت ستانی اور ناانصافی وغیرہ۔ اِس لیئے وہ اپنے پیغام میں خُدا کی طرف سے آنے والی یقینی عدالت کا ذکر کرتا ہے کہ اسرائیل پر اُس کے گناہوں کی وجہ سے عدالت کا آنا لازمی امر ہے۔ اِسی آگاہی میں اسرائیل کے اردگرد رہنے والی غیر اقوام پر بھی عدالتِ الٰہی کا ذکر ہے جیسے ۱ : ۱ تا ۳ تک۔ یہوداہ پر عدالت کا ذکر ۲ : ۴ - ۵ میں ہے لیکن عدالت کے بعد اسرائیل کی مُبارک حالی کا بھی ۹ : ۱۱ - ۱۵ آیت میں ذکر ہے۔

عاموس کا تصوّرِ خُدا

دوسرے انبیاء کی نسبت عاموس خُدا کو ایک اور زاویہ سے دیکھتا ہے۔ عاموس سمجھتا ہے کہ خُدا پر کسی فردِ واحد یا قوم

کی اجارہ داری نہیں۔ بلکہ عاموس کے نزدیک خدا آسمان اور زمین کا حکمران ہے۔ یہ وہی خدا ہے جس نے آسمان اور زمین کو پہاڑوں اور ستاروں کو، انسان کو، سمندروں، ہواؤں اور بادلوں کو حتیٰ کہ دُنیا کی ساری چیزوں کو خواہ وہ آسمان کی ہوں یا زمین کی، بنایا۔ وہ ایسا خُدا ہے جس کے قبضہ میں آسمان اور زمین کی کل مخلوقات ہے۔

خُدا اسرائیل کا خُدا بھی ہے اور غیر اقوام کا بھی۔ عاموس یہ بھی بیان کرتا ہے کہ خُدا کی آنکھیں ہر ایک پہ لگی ہوئی ہیں اور کوئی بھی اُس کی غیور آنکھوں سے بچ نہیں سکتا۔ وہ ہر ایک انسان کو برابر دیکھتا ہے خواہ اسرائیلی ہوں یا غیر قوم۔ عاموس خُدا کے بارے میں اس قسم کی بلند رائے رکھتا تھا۔ اِس کتاب سے یہ بھی ظاہر ہے کہ خُدا ہر ایک انسان کے بارے میں فکر مند ہے۔ خُدا کا دل ہر ایک کے لئے محبت سے بھرا ہوا ہے۔ خُدا چاہتا کہ دُنیا کی ساری مخلوقات دیانتداری، پاکیزگی، حلیمی اور راستبازی سے لپٹی رہے۔ وہ ایک ایسا خُدا ہے جو نافرمانوں پر عذاب نازل کرے گا۔ یہوواہ ظالم نہیں ہے بلکہ وہ عادل اور پُر محبت باپ ہے۔ جہاں ہم یہ سمجھتے ہیں کہ وہ خُدائے محبت ہے۔ ہم اِس بات کو بھی فراموش نہ کریں کہ یہوواہ بھسم کرنے والی آگ بھی ہے۔

خاکے

خاکہ نمبر ۱

گناہ کی وجہ سے خُدا کی یقینی عدالت۔اس کی کلیدی آیت ۴ : ۱۱-۱۲ اور کلیدی لفظ گناہ ہے۔

۱۔ اقوامِ عالم پر خدا کی یقینی عدالت ۱-۲ باب

پہلے دو ابواب میں اسرائیل کے اِردگرد رہنے والی چھ غیر اقوام کے خلاف عدالت کا اعلان کیا گیا ہے۔ اس کے بعد یہوداہ اور اسرائیل کا ذکر ہے۔ کتاب کو پڑھتے وقت اِس بات کا خیال رکھیں کہ آخری دو پیغامات پہلے چھ پیغامات کی طرز پر ہیں۔ یعنی خُدا غیر اقوام کا بھی خُدا ہے اور اسرائیل کا بھی۔ خدا کے سامنے ہر دو کا محاسبہ ہوگا۔ گویا ہم کہہ سکتے ہیں کہ ہر فردِ بشر خُدا کے سامنے جواب دہ ہے۔

دمشق کی عدالت :- ۱ باب، ۳ تا ۵ باب میں غیر اقوام کے جس گناہ کا ذکر کیا گیا ہے۔ وہ اسرائیل کے ساتھ ناجائز سلوک ہے۔

۲۔ غزہ کی عدالت ۱ : ۶-۸

۳۔ صور کی عدالت ۱ : ۹-۱۰

۴۔ اَدوم کی عدالت ۱ : ۱۱-۱۲

۵۔ بنی عمون کی عدالت ۱ : ۱۳ - ۱۴
۶۔ موآب کی عدالت ۲ : ۱ - ۵
۷۔ یہوداہ کی عدالت ۲ : ۴ - ۵
۸۔ اسرائیل کی عدالت ۲ : ۶ - ۱۶

اُنہوں نے انصاف کو نظر انداز کر دیا اور غریبوں اور حاجتمندوں کو کچل دیا۔ اُن کے گناہوں میں ناپاکی بھی شامل ہے۔ اُنہوں نے خدا کے انبیاء کی سننے سے انکار کر دیا۔ ۳-۶ باب تک اسرائیل کی عدالت کا مفصل بیان ہے۔

نوٹ :۔ آپ بار بار یہ محاورہ پڑھیں گے۔ "یہ بات سنو" تیسرے باب میں اسرائیل کو خدا کی طرف سے خاص حق بخشا گیا ہے۔ اس لئے خُدا کے نزدیک ان کی ذمہ داری بھی بہت بڑی تھی۔ خدا یقیناً اُن کو سزا دے گا۔

باب ۴۔ خُدا نے اسرائیل کو مختلف طریقوں سے تنبیہ کر کے آگاہی بخشی۔ لیکن اُنہوں نے ہر بار سننے سے اِنکار کر دیا۔

باب ۵۔ اسرائیل پہ نوحہ کیا گیا۔ کیونکہ اُنہوں نے خُدا کی عدالت سے بچنے کے لئے خُدا کی طرف رجوع نہ کیا۔

باب ۶۔ جو لوگ عیاشی میں زندگی بسر کرتے ہیں خُدا کے وعدہ پہ ایمان نہیں رکھتے۔ اس سبب سے وہ اسیری میں سب سے پہلے جائیں گے۔

۷ : ۱ ۹ : ۱۰ عدالت کی رویات

۱۔ ٹڈیوں کی رویا۔ عاموس کی سفارشی دعا نے لوگوں کو اِس عذاب سے بچا لیا۔ ۷ : ۱-۳

۲۔ آگ کی رویا ۷ : ۴-۶

۳۔ ساہول کی رویا ۷ : ۷-۹ ساہول عدالت کا نشان یا علامت ہے۔ یہاں پر عاموس کی کوئی سفارش نہیں۔ وہ قوم کے گناہوں کی کثرت کے باعث ابرہام کی طرح سفارش کرنا بند کر دیتا ہے۔

۴۔ عاموس کا منہ بند کرنے کی کوشش ۷ : ۱۰-۱۷۔ اِس کو تواریخی حصّہ کہا جاتا ہے۔

۵۔ تابستانی میوہ کی رویا۔ اس کو ہم اسرائیل کے بارے میں یوں کہہ سکتے ہیں کہ وہ عدالت کے لئے بالکل تیار تھے۔

۶۔ ٹوٹی ہوئی ہیکل اور موت کی نبوت ۹ : ۱-۱۰

۷۔ عدالت کے بعد اسرائیل کی بحالی ۹ : ۱۱-۱۵- ۹ : ۹ کے بعد تصویر کا رُخ بدل جاتا ہے۔ اس کا یعقوب اپنے وعظ میں ۹ : ۱۱، ۱۲ اقتباس کرتا ہے۔ اور اس کا بیان اعمال ۱۵ : ۱۳-۱۸ تک خاص طور پر ہے۔ یعقوب اپنے وعظ میں عاموس کی مسیحانہ نبوت پر مہر کرتا ہے (اعمال ۱۵ : ۱۴-۱۸)۔

خاکہ نمبر ۲

اِس کتاب کو تین حصّوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔

۱۔ ابواب ۱-۲۔ اُنکے جرائم کی وجہ سے اقوام کی عدالت

۱: ۳-۵ دمشق کے خلاف جنگ میں اُس کے مظالم کی وجہ سے۔

۱: ۶-۸۔ غزہ کے خلاف اسیری کے مظالم کی وجہ سے

۱: ۹: ۱۰ صور کے خلاف غلاموں کے ساتھ ظالمانہ رویّہ کے باعث۔

۱: ۱۱-۱۲۔ ادوم کے خلاف اُس کے غیر برادرانہ رویّہ کے باعث۔

۱: ۱۳-۱۵ عمون کے خلاف جنگ میں سنگدلی اور ظلم کے سبب۔

۲: ۱-۳۔ موآب کے خلاف اُس کی غیر انسانی حرکات کے باعث۔

۲: ۴-۵ یہوداہ کے خلاف یہوواہ کے ساتھ بیوفائی کے باعث

۲: ۶-۱۶ اسرائیل کے خلاف یہوواہ کے برخلاف اعلانیہ گناہوں کے باعث۔

۲- ابواب ۳-۶ جرائم کے باعث اسرائیل کے برخلاف تین پیغامات

۳: ۱-۱۵ اسرائیل کی عدالت کی ضرورت

۴: ۱-۱۳ دباؤ بُت پرستی اور بیدینی کی زندگی بسر کرنے سے علیحدگی

۵: ۱-۶: ۱۴ کھوکھلی عبادت اور عیاشی کی زندگی اسرائیل کی تباہی کا باعث ہے۔

۳- ابواب ۷-۹ پانچ رویات جو ظاہر کرتی ہیں کہ خُدا اسرائیل کو سزا دینے کا مصمّم ارادہ کر چکا ہے۔

۷: ۱-۳ ٹڈیاں

۷: ۴-۶ آگ

۷: ۷-۹ ساہول

۷: ۱۰-۱۷ تواریخی بیان

۸: ۱-۳ تابستانی میوہ کی ٹوکری

۹: ۱-۱۰ شکستہ ہیکل اور اُس کے عابد

۹: ۱۱-۱۲ ضمیمہ - اس میں ایک نئی قدرت وقار اور اطمینان کی تصویر ہے۔

خاکہ نمبر ۳

مضمون - ناجائز طور پر اقتدار کے استعمال کے برخلاف عدالت

۱۔ ابواب ۱۔ ۲ آٹھ بوجھ
(۱) دمشق ۱ : ۳ (۲) غزّہ ۱ : ۶ (۳) صور ۱ : ۹ (۴)
ادوم ۱ : ۱۱ (۵) بنی عمون ۱ : ۱۳ (۶) موآب ۲ : ۱
(۷) یہُوداہ ۲ : ۴ (۸) اسرائیل ۲ : ۶
نوٹ :۔ "تین بلکہ چار گناہوں کے سبب سے" یہ محاورہ
عام اِستعمال ہُوا ہے ۔ اِس کا مطلب ہے کہ گناہ
بہت زیادہ ہو چکے تھے ۔

۲۔ ابواب ۳ سے ۶
(۱) ۳ : ۱ ۔ ۱۰ وہ عدالت کے حق دار ہیں ۔ عدالت کیلئے
فرمان جاری کیا گیا ۳ : ۱۱ ۔ ۱۵
(۲) عدالت کے حق دار ۴ : ۱ ۔ ۱۱ ، عدالت کے لئے حکم
جاری کیا گیا ۴ : ۱۲ ۔ ۱۳
(۳) عدالت کے حق دار ۵ : ۱ ۔ ۱۵ ، عدالت کے لئے فرمان
جاری کیا گیا ۔ ۵ : ۱۶ سے ۶ : ۱۴

۳۔ ابواب ۷ ، ۸ ، ۹ رویات
(۱) ٹڈیوں کی رویا ۷ : ۱ (۲) آگ کی رویا ۷ : ۴
(۳) ساہول کی رویا ۷ : ۷ (۴) تابستانی میوہ کی رویا ۔
۸ باب (۵) مذبح کی رویا ۹ باب ۹ : ۱۱ ۔ ۱۵ تک اسرائیل
کے ساتھ خدا کے وعدے اور بحالی کا ذکر ہے ۔

عملی اسباق

۱۔ بسا اوقات انسان اپنی جھوٹی اور ریاکارانہ عبادتوں سے خُدا کو ناخوش کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

۲۔ خُدا کے برگزیدہ لوگوں کو یاد کرنا چاہیئے کہ وہ خدا کے سامنے جواب دہ بھی ہیں۔

۳۔ خُدا ہمیں آگاہ کرنے میں پُرفضل اور صابر ہے۔ سماجی ناانصافی خُدا کے نزدیک ناقابلِ برداشت ہے۔

۴۔ گناہ کی سزا لازمی ہے۔ ہر ایک جان گناہ کیلئے دُکھ اُٹھائیگی۔

۵۔ سہل انگاری، عیاشی، نکھٹوپن، گناہ کو کھلم کھلا دعوت دینا ہے۔

۶۔ دوسروں پر ناجائز دباؤ ڈالنا اپنے آپ کو خطرہ میں ڈال دیتا ہے۔

۷۔ پُرخطر حالات میں خُدا اپنے لئے موثر نبیوں کو برپا کرتا ہے۔ جو اُس کی مرضی کو لوگوں پر ظاہر کریں۔

۸۔ بیابان میں تربیت مفید ہوتی ہے۔ عاموس کو بیابان کی تربیت سے خدمت کے لئے برکات حاصل ہوئیں۔

۹۔ خُدا ہمیشہ عدالت لانے سے پہلے آگاہی دیتا ہے۔ اور خُدا کی آگاہی کبھی بھی بے معنی نہیں ہوتی۔

سوالات

۱۔ عاموس کس جگہ کا رہنے والا تھا۔ اس جگہ کا محل وقوع کیا تھا اور اس کا ذکر کہاں پایا جاتا ہے؟
۲۔ عاموس اپنی نبوتی خدمت اور پیشہ کے بارے میں کیا کہتا ہے؟
۳۔ عاموس کی نبوت کا مقام کون سا تھا؟ نیز اس کا طرزِ گفتگو کیسا تھا؟
۴۔ عاموس کے ابتدائی ابواب میں کون سا محاورہ زیادہ پایا جاتا ہے۔ نیز اس محاورہ کی اہمیت کیا ہے؟
۵۔ عاموس کی کتاب کا کوئی سا خاکہ بیان کریں؟
۶۔ عاموس کے پیغامات کا ردِ عمل اسرائیل میں کیا ہوا؟
۷۔ امصیاہ کاہن نے عاموس کے ساتھ کیا سلوک کیا؟
۸۔ عاموس کے عہدِ نبوت میں اسرائیل کا بادشاہ کونسا تھا؟
۹۔ انبیا زادوں کے ساتھ عاموس کا کیا تعلق تھا؟
عاموس کی بلاہٹ کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں!

قابل غور آیات

۱:۲، ۲:۶، ۲:۱۲، ۲:۱۵، ۱۶، ۳:۳، ۴:۱
۴:۱۳، ۵:۱۵، ۶:۸، ۸:۱۱، ۹:۱۱، ۹:۱۵۔

عبدیاہ کی کتاب

مُصنّف :۔ عبدیاہ نبی۔ اِس کے نام کا لغوی مطلب "یہوواہ کا عابد" ہے۔ یہ نام کئی بار پُرانے عہد نامے میں آیا ہے لیکن ۱:۱ میں خصوصیّت کے ساتھ اس کتاب کے مصنف عبدیاہ کا ذکر آیا ہے۔

کِن سے مخاطب ہے؟ اُدوم سے۔ یہ قوم بحرِ مُردار کے جنوب میں رہتی تھی اور عیسوؔ کی نسل تھی۔ اِس ساری نبوت میں براہِ راست ادوم کو مخاطب کیا گیا ہے۔

تاریخ :۔ غالباً ۵۸۶ تا ۵۸۵ ق۔م۔ اس کا انحصار اِس نتیجے پر ہے کہ آیات ۱۱ تا ۱۴ کا تعلق یروشلیم کی اُس تباہی کے ساتھ ہے۔ جو نبوکدنضر کی وجہ سے ہوئی یعنی یروشلیم کی بابلی تباہی۔ بعض علما اس کے ساتھ متفق نہیں ہیں، اس لئے وہ اِس کی تاریخ کا تعیّن اس سے بہت پہلے کرتے ہیں۔ میری اپنی رائے میں یہ تاریخ تقریباً درست ہے۔

کتاب کا مقصد :۔ ادوم کو خبردار کیا گیا ہے کہ اُس کی عدالت جلد ہونے والی ہے، کیونکہ اُس نے یروشلیم کی مصیبت

کے وقت یہوواہ کے ساتھ بدسلوکی کی۔
مضمون :۔ اُدومی قوم کی عدالت
کلیدی آیت :۔ ۱۵ ویں آیت
کلیدی الفاظ :۔ تجھے لازم (مناسب) نہ تھا۔

عبدیاہ کی کتاب

عبدیاہ کی نبوت جو تحریری طور پر ہمارے سامنے پیش ہوئی سب سے مختصر اور غالباً عبرانی انبیاء میں سے قدیمی نبوت ہے اس کی صرف ۲۱ آیات ہیں۔ اور اُس کا ایک ہی مضمون ہے۔ یعنی ادومی قوم کی عدالت۔ اگرچہ اس میں اسرائیل کی نجات اور بحالی کی طرف بھی اشارہ ہے۔

ادُومی

اِس قوم کو سمجھنے کے لئے ضروری ہے کہ مختصر طور پر اس کے پس منظر پر غور کیا جائے۔ اضحاق کے دو بیٹے تھے۔ ایک کا نام عیسو اور دوسرے کا نام یعقوب تھا۔ عیسو کی نسل نے اُدوم میں ڈیرہ ڈالا۔ ادوم بحرِ مُردار کے جنوب میں واقع ہے۔ وہاں پر

خوبصورت اور زرخیز وادیاں ہیں۔ اُدومی اِن وادیوں کی سرزمین سے استفادہ کرنے کے علاوہ، اردگرد کی اقوام کو لُوٹا بھی کرتے تھے اور اور مالِ غنیمت کے ساتھ پہاڑوں میں چھپ جاتے تھے۔ اُدومی یعقوب کی نسل کے ساتھ دشمنی رکھتے تھے اور اُن کے خلاف اُن کے سینے میں انتقام کی آگ لگی رہتی تھی۔ گنتی کی کتاب کے بیسویں باب میں نظر آتا ہے کہ اُدومیوں نے اسرائیلیوں کو اپنی حدود میں سے گذرنے نہ دیا۔ یروشلیم کی تباہی کے وقت بجائے اس کے کہ ادومی اسرائیلیوں کی امداد کرتے، انہوں نے دشمنوں کے ساتھ مل کر اُن کی مخالفت کی اور یروشلیم کی تباہی میں اُن کی مدد کی۔ ادومیوں کا گذارہ زیادہ تر لوٹ گھسوٹ پر ہوتا تھا۔ مذہبی طور پر یہ بالکل کورے نظر آتے ہیں، یہاں تک کہ اُن کے کسی بُت کا بھی ذکر نہیں آتا۔ اُنکے بارے میں مزید یہ کہا جا سکتا ہے کہ لفظ ادوم کا لغوی مطلب لال ہے۔ یہ وہ نام ہے جو یعقوب کے بھائی عیسو کو دیا گیا تھا۔ کیونکہ اُس نے مسور کی دال (لال رنگ کی) کے عوض اپنے بھائی یعقوب کے ہاتھ اپنے پہلوٹھے ہونے کا حق بیچ دیا تھا (پیدائش ۲۵ : ۳۰)۔ اُدومی عیسو کی نسل سے تھے اور اُن کا ملک کوہِ شعیر تھا (پیدائش ۳۶ : ۸-۹)۔ کوہِ شعیر محض ایک پہاڑ نہیں تھا بلکہ پہاڑوں کا سلسلہ تھا۔ یہ بحرِ مُردار کے جنوب سے شروع ہو کر پھیلتا تھا (پیدائش ۳۶ : ۲۰) اور حوری قوم بھی یہیں بستی تھی (پیدائش ۱۴ : ۶)۔ یہ اتفاق

کی بات ہے کہ شعیر کے لغوی معنی ہیں بہت بالوں والا یا کھردار"
اس سے یہ مطلب نکلتا ہے کہ یا تو حوریوں کے سردار بہت بالوں
والے ہوں گے یا عیسو کے بہت بالوں کی وجہ سے اس کو شعیر
کہا جاتا تھا۔ (پیدائش ۲۵ : ۱۵، ۲۷ : ۱۱) اس کا کچھ بھی مطلب
کیوں نہ ہو یہ بات تسلیم کرنا پڑے گی کہ کوہِ شعیر کے رہنے والے
جنگجو ظالم اور بے لحاظ قسم کے انسان تھے اُن کی حرکات
غیر انسانی تھیں۔ ادومی لوگ اگرچہ پہاڑوں پر رہنے والے تھے لیکن
جیسے کہ اُوپر بھی بیان ہو چکا ہے اُن کی وادیاں بڑی زرخیز تھیں۔
فصل بہتات سے ہوتی تھی۔ ادومیوں کے گناہ خُدا کے غضب
کو دعوت دیتے تھے۔ ادومی اِن پہاڑیوں میں رہنے کی وجہ سے
اپنے آپ کو ناقابلِ تسخیر سمجھتے تھے اور اسی لئے عبدیاہ اُنکو ملامت
کرتے ہوئے ذلیل اور گھمنڈی کہہ کر پکارتا ہے۔ خُداوند خُدا
ادوم کی بابت یوں فرماتا ہے کہ دیکھ مَیں نے تجھے قوموں کے درمیان
حقیر کر دیا ہے۔ تو نہایت ذلیل ہے۔ اے چٹانوں کے شگافوں
میں رہنے والے! تیرے دل کے گھمنڈ نے تجھے دھوکا دیا ہے۔
تیرا مکان بلند ہے اور تو دِل میں کہتا ہے کون مجھے نیچے اتارے
گا۔ خُداوند فرماتا ہے اگرچہ تو عقاب کی مانند بلند پرواز ہے اور
ستاروں میں اپنا آشیانہ بنائے تو بھی تجھے وہاں سے نیچے اُتارونگا"
ادومی اپنے باپ عیسو کی مانند لاپرواہ تھے۔ اُن کے گناہوں کی

مکمل فہرست اس کتاب میں مندرج ہے۔ اُن کا سب سے بڑا گناہ دنیاداری تھا۔ وہ گناہ میں مست ہو چکے تھے۔ وہ بڑے متکبر، ظالم اور جابر تھے اور اس قوم کی زندگی کے حالات اِس مختصر سی کتاب کے ایک ایک لفظ میں نظر آتے ہیں۔ وہ بنی اسرائیل سے سخت نفرت کا اظہار کرتے تھے۔ وہ اِس بات کو فراموش کر چکے تھے کہ اسرائیل اُن کے حقیقی بھائی کی نسل سے تھا۔ اس بات کا اظہار بائبل کی تواریخ میں بار بار ہوتا ہے۔ بالخصوص گنتی کی کتاب کا بیسواں باب جس کا پیشتر بھی ذکر ہو چکا ہے۔ اِس میں صاف مندرج ہے کہ ادومیوں نے بنی اسرائیل کو اپنی حدود میں سے گذرنے نہ دیا۔

عبدیاہ کے زمانے میں بھی عیسو کی یعقوب کے خلاف انتقام کی آگ بھڑکتی ہوئی نظر آتی ہے ۱، ۱۰، ۱۴۔ یہاں تک کہ یروشلیم کی تباہی کے وقت بجائے اس کے کہ بنی عیسو، اسرائیل سے ہمدردی کرتے، وہ اُن کے مخالفوں سے مل گئے۔ یہی وہ اُدومی زہر تھا جس کو یہودی اسیر اِن الفاظ میں یاد کرتے ہیں "اے خُداوند یروشلیم کے دن کو بنی ادوم کے خلاف یاد کر جو کہتے تھے اسے ڈھا دو، اسے بنیاد تک ڈھا دو" (زبور ۱۳۷ : ۷)۔ اس کا یہ مطلب ہے کہ بنی عیسو بنی اسرائیل کے برخلاف دشمنوں کے ساتھ مل کر ناپاک گٹھ جوڑ میں شامل ہوتے تھے۔ اُدومی پھاٹک میں داخل ہوئے اور اُنہوں نے یعقوب کو خوب لوٹا اور غارت گری میں شامل

ہوئے۔ آیات ۱۳۔۱۴ سے ظاہر ہوتا ہے کہ مال غنیمت کا بچا کھچا مال بھی اُنہوں نے دشمنوں کے سپرد کر دیا۔

عبدیاہ

عبدیاہ کے بارے میں بہت کم علم ہے۔ یہاں تک کہ اُس کی اپنی کتاب میں بھی کوئی تفصیلی بیان نہیں ملتا۔ عبدیاہ عبرانی لوگوں کے نزدیک ایک عام نام تھا۔ بعض لوگوں کے نزدیک ۲۔ تواریخ ۱۷: ۷ کا عبدیاہ جو دیگر لوگوں کے ساتھ تعلیم دینے کے لئے بھیجا گیا، یہی تھا۔ عبدیاہ کا لغوی مطلب ہے عابد یا یہواہ کا نوکر (خادم) لیکن اس کے باوجود یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ عبدیاہ نے تھوڑی سی مدّت ہی میں کیسی عظیم خدمت کی۔ اِس کتاب کے سیاق وسباق سے ظاہر ہے کہ عبدیاہ نبی یہوداہ کی جنوبی سلطنت کا رہنے والا تھا۔ اور اِس بات کی ضرورت نہیں سمجھی جاتی کہ ہم اس کتاب کے تاریخی جھنجھٹ میں پڑیں۔

کتاب

مُصنّف۔ عبدیاہ نبی جس کا لغوی مطلب ہے "یہوآہ کا عابد" اس کا مُصنّف ہے۔ عبدیاہ کن سے مخاطب ہے؟
ادومی لوگ جو کوہِ شعیر پہ رہتے تھے، اُن کو مخاطب کیا گیا

ہے۔ یاد رہے کہ ادومی قوم کو اِس نبوّت کے آخر تک براہِ راست مخاطب کیا گیا تھا۔

تاریخ۔ غالباً ۵۸۶ تا ۵۸۵ ق۔م۔ آیات ۱۱-۱۴ اِس کی بنیاد ہو سکتی ہیں۔ یہ وہ واقعہ ہے جبکہ نبوکدنضر نے یروشلیم کو تباہ و برباد کیا۔ بعض علماء اِس سے اتفاق نہیں کرتے اور وہ اس کی تاریخ اِس سے کہیں پہلے بیان کرتے ہیں۔

کتاب کا مقصد:۔ ادومی لوگوں کو خبردار کیا گیا ہے کہ اُنکے تکبّر اور بنی اسرائیل کے ساتھ ناروا سلوک اور برتاؤ کے باعث اُن کی عدالت لازمی اور یقینی ہے کیونکہ اُنہوں نے یروشلیم کی تباہی کے وقت حمایت کرنے کی بجائے مخالفت کی۔

مضمون:۔ یہواہ اُدومیوں کی عدالت کرے گا۔

کلیدی آیت:۔ ۱۵

کلیدی الفاظ:۔ تجھے لازم (مناسب) نہ تھا۔

خاکے

خاکہ نمبر ۱

۱۔ ادوم کی مکمل تباہی کی پیشین گوئی ۱ - ۹

۲۔ اس عدالت کی بڑی بڑی وجوہات ۱۰ - ۱۶

۳- اسرائیل اور صیون کی آئندہ برکات ۱۷-۲۱

خاکہ نمبر ۲

مضمون - عدل کا بنی

۱- ادوم کی تباہی - آیات ۱ - ۱۶

(ا) تباہی کا یقین آیت - ۹

(ب) تباہی کی وجہ ۱۰ - ۱۶

۲- اسرائیل کی نجات ۱۷ - ۲۱

(ا) نجات کا وعدہ ۱۷ - ۱۸

(ب) وعدہ کی تکمیل ۱۹ - ۲۱

"اور سلطنت خُداوند کی ہو گی"

ہمارے زمانے پر اِس تحریر کا اثر

اگر ہم اِس کتاب کی علامتی تعلیم کو بھول جائیں تو اِس سے ہمارا نقصان ہوگا، کیونکہ اس سے بہت بڑا سبق نکلتا ہے عیسَو یعنی اُدوم سے مُراد ہے جسمانی آدمی یا پُرانی انسانیت اور اس کا ثبوت عیسَو کی اپنی زندگی ہے۔ بائبل مُقدّس میں بھائیوں کے بارے میں ایسی تعلیم پائی جاتی ہے مثلاً قائن اور ہابل، اضحاق اور اسمٰعیل، عیسَو اور یعقوب۔ ان میں سے ہابل، اضحاق اور یعقوب رُوحانی آدمیوں کی

علامت ہیں اور اُن کی زندگی ہماری اُس زندگی کی طرف اشارہ کرتی ہے جو ہمیں یسوع مسیح کے وسیلہ سے حاصل ہوتی ہے۔ اور یہ زندگی مسیح اور ایماندار کی پیوستگی کا نشان ہے (یوحنا ۱۵ باب)، قائن، اسمٰعیل اور عیسَو جسمانی آدمی کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ یہ زندگیاں خود غرض، متکبر، خود پرست۔ اور لاپرواہ انسان کی نشاندہی کرتی ہیں یعنی ایک ایسا شخص جو رُوحانی امور کے بارے میں کوئی دلچسپی نہیں رکھتا۔ اِس قسم کے مطالعہ سے ہمیں رُوحانی طور پر بہت زیادہ سبق سیکھنے کی ضرورت ہے۔ اگر ہم ایسا کرنے میں غافل رہیں گے تو اِس سے ہمارا نقصان ہوگا۔

عہدِ عتیق میں ادوم کی ہلاکت کے لئے مندرجہ ذیل حوالہ جات قابلِ غور ہیں۔ یسعیاہ ۳۴ : ۵-۱۵؛ یرمیاہ ۴۹ : ۷-۲۲؛ حزقی ایل ۲۵ : ۱۲-۱۴؛ حزقی ایل ۳۵ : ۱-۱۵؛ عاموس ۱ : ۱۱-۱۲

نوٹ :۔ جہاں تک یرمیاہ ۴۹ : ۷-۲۲ کا تعلق ہے اِس کے پڑھنے سے یوں لگتا ہے جیسے یرمیاہ نے عبدیاہ سے اقتباس کیا ہے یا عبدیاہ نے یرمیاہ سے۔ اِس کی ایک اور صورت بھی ہو سکتی ہے کہ اِن دونوں نے کسی پہلی نبوت سے اقتباس کیا ہو۔

تکمیل نبوّت

آیات ۱۷-۱۸ میں عبدیاہ نے پیشین گوئی کی کہ اُدوم بالکل فنا

اور برباد ہو جائے گا۔ اور وہ یہ بھی کہتا ہے کہ یہوواہ کے خدا کی سلطنت قائم ہو گی۔ آیات ۱۷ تا ۲۱۔ عبدیاہ دشمنوں کے مقابلہ میں خدا کی سلطنت کے قیام کا بڑا خواہشمند تھا۔ اور اس کی یہ زبردست خواہش تھی کہ خدا کی سلطنت اور بادشاہت جلد آئے۔ اس لئے اس کی نبوّت کے آخری الفاظ اُس کی دلی خواہش کی عکاسی کرتے ہیں۔ نبی کی پیشین گوئی ادومیوں کے بارے میں یہاں تک تکمیل پذیر ہوئی کہ ۷۰ء میں یروشلیم کی تباہی کے وقت ادومی صفحہ ہستی سے بالکل مٹ گئے اور اُن کا کوئی نام و نشان نہ رہا۔ اِس کتاب کو مزید سمجھنے کے لئے ایک اور مختصر سا خاکہ درج ذیل ہے۔

۱۔ آیات	۱۔ ۹	ادوم کی تباہی لازمی ہے۔
۲۔ "	۱۰۔ ۱۴	تباہی کی وجوہات، ظلم غارتگری، غداری، بیوفائی، غیر برادرانہ برتاؤ اور رویہ، لاپرواہی اور گھمنڈ۔
۳۔ "	۱۵۔ ۲۱	عدالت کے وقت ادوم بالکل برباد ہو جائے گا لیکن اسرائیل بحال ہو گا اور برکت پائے گا۔

"اور سلطنت خداوند کی ہو گی"۔

عبدیاہ کی یہ پیشین گوئی نبوّت میں ایک عظیم مقام رکھتی ہے۔ یہ نہ صرف اُس کی پیشین گوئی تھی بلکہ اس کی باطنی آرزو کا ظاہری اظہار

تھا۔ ہم یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ ظالم حکمرانوں کو دیکھ کر نبی کے ٹوٹے ہوئے دل سے یہ دُعا نکلتی تھی کہ خُداوند کی حکومت اِس دنیا میں قائم ہو۔ یاد رہے کہ ہمارے مُبارک خُداوند یسوؔع مسیح نے اپنے حواریوں کو ایسی دُعا کی تلقین کی تھی" تیری بادشاہی آئے"۔ اگر اس زمانے میں خُدا کے بیٹوں اور بیٹیوں کی یہی دُعا ہو کہ خُداوند کی سلطنت اِس دُنیا میں قائم ہو جائے تو اِس سے بڑھ کر اور کیا ہو سکتا ہے۔ کاشکہ ہم سب کی یہی خواہش و دُعا ہو کہ خُدا اور صرف خُدا ہی کی سلطنت اِس دنیا میں قائم ہو۔

عملی اسباق

۱۔ اِنسانی پناہ گاہیں بالکل بے سود ہیں کیونکہ جب خُدا کا ہاتھ بھاری ہوتا ہے تو انسان کو کوئی پناہ نہیں بچا سکتی۔

۲۔ ٹھٹھے بازی نازیبا ہے کیونکہ اِس سے انسان کے گھمنڈ اور کمینگی کا اظہار ہوتا ہے اور یہ بھی ظاہر ہے کہ ایسا کرنے والے میں برادرانہ محبّت کا فقدان ہے۔

۳۔ خُدا اِس قابل ہے کہ اس پر بھروسہ کیا جائے تاکہ وہ اپنے وقت پر اور اپنی مرضی سے راستبازی کو قائم کرے۔

۴۔ دُنیا کے حالات خواہ کچھ بھی کیوں نہ ہوں خُدا کا عدل آخر کار غالب ہوگا۔

۵۔ غرور کا سر ہمیشہ نیچا ہوتا ہے۔

۶۔ ناپاک اور غلیظ انسان کو خُدا کی طرف سے کسی حمایت کی توقع نہیں کرنا چاہیئے کیونکہ اُس نے خُدا سے کبھی محبّت کا اظہار نہیں کیا۔

۷۔ دوسروں کی بربادی پر مضحکہ اُڑانا اور دوسروں کی تباہی کا تمسخر اُڑانا خُدا کی نظروں میں ایک بہت بڑا جُرم ہے جس کی سزا لازمی ہے۔

۸۔ "اور سلطنت خُداوند کی ہوگی"۔ یہ ایک ایسی حقیقت ہے جس سے مُراد ہے کہ فتح خُداوند کی فتح ہے اور دُنیا میں کوئی دوسرا اُس کا ثانی نہیں۔

۹۔ کسی نے کہا ہے کہ نفرت محبّت کی آواز کو خاموش کر دیتی ہے۔ رُوح کی رویا کو اندھا کر دیتی ہے۔ سماجی تانے بانے کو ناپاک کر دیتی ہے۔ اِس سے غم اور افسردگی لوگوں کو اپنی لپیٹ میں لے لیتے ہیں۔ کوئی قوم خواہ کتنی ہی عظیم کیوں نہ ہو۔ کوئی ملک خواہ کتنا ہی ناقابلِ تسخیر کیوں نہ ہو اگر وہاں خُدا کی محبّت اور راستبازی حکومت اور سکونت نہیں کرتی تو ایسے بے خُدا مقامات، اشخاص، خاندان، ممالک اور اقوام صفحۂ ہستی سے مٹ جائیں گے۔

سوالات

۱۔ عبدیاہ کی نبوّت کا نفسِ مضمون کیا ہے؟

۲۔ لفظ اُودوم، سے کیا مُراد ہے! اور ادومی کس کی نسل سے تھے؟

۳۔ کوہِ شعیر سے کیا مُراد ہے اور یہ نام کہاں سے شروع ہوا۔

۴۔ اُدومی کن معنوں میں اپنے آپ کو ناقابلِ تسخیر سمجھتے تھے۔ خُدا نے کن لفظوں میں اُن کو ملامت کی؟

۵۔ ادومی، اسرائیلیوں کی کیوں مخالفت کرتے تھے؟

۶۔ مُوسیٰ کے دنوں میں ادومیوں کا اسرائیلیوں سے کیسا سلوک تھا اور عبدیاہ اُن کے بارے میں کیا خبر دیتا ہے؟ کونسے زبُور میں ادومیوں کی طرف اشارہ ہے؟

۷۔ "خُدا کی سلطنت" کے بارے میں عبدیاہ کی کیا آرزو تھی؟

۸۔ ادومیوں کے گناہوں کی فہرست عبدیاہ کی کتاب کے مطابق تیار کریں۔

۹۔ عبدیاہ کی نبوّت کا ذکر پُرانے عہدنامہ میں اور کہاں کہاں پایا جاتا ہے؟

۱۰۔ عبدیاہ کی مختصر سی نبوّت کی کلیدی آیت کونسی ہے۔ نیز اس کتاب کی امتیازی صداقت کیا ہے؟

یوناہ کی کتاب

مُصنّف:۔ بعض لوگوں کے نزدیک یوناؔہ کی کتاب یوناہ کے بارے میں ہے نہ کہ یوناہ کی طرف سے۔ علما کی اکثریت یوناہ ہی کو کتاب کا مُصنّف قرار دیتی ہے۔ اگرچہ اِس کے برخلاف بہت سے اعتراضات پائے جاتے ہیں۔ یوناؔہ کا لغوی مطلب "فاختہ" ہے۔ اُس کے باپ کا نام جیسا کہ ۱:۱ سے ظاہر ہوتا ہے "اِمتّی" ہے۔ اِمتّی کا لفظی مطلب "صداقت پسند" ہے۔ ۲۔ سلاطین کے مُطابق یوناؔہ نے یربعام ثانی کے عہدِ سلطنت میں نبوّت کی۔ عہدِجدید میں بھی یوناہ کا ذکر پایا جاتا ہے جیسے متّی ۱۲: ۳۹-۴۱؛ ۱۶: ۴؛ لوقا ۱۱ : ۲۹ تا ۳۲ سے ظاہر ہوتا ہے۔

یوناؔہ ۲۔ سلاطین ۱۴ : ۲۵ کے مطابق "جات حفر" کا رہنے والا تھا۔ یہ شہر زبولون میں پایا جاتا تھا۔ یشوعؔ ۱۹ : ۱۳ کے مطابق اِس کو "جتہ حفر" بھی کہتے تھے۔

یوناؔہ کس سے مخاطب ہے؟ جس خدمت کا اس کتاب میں ذکر ہے اس کا تعلق نینواؔہ کے ایک بہت بڑے غیر اقوامی

شہر سے ہے اِس کو سنحریب نے اسُور کا دارالخلافہ مقرر کیا تھا۔ جن لوگوں سے خطاب کیا گیا اُن کا خصوصیّت کے ساتھ کوئی ذکر نہیں۔

تاریخ :- ۲۔ سلاطین ۱۴ : ۲۵-۲۷ کا مقابلہ ۱۳ : ۴-۵ سے کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یوناہ نے اپنی پیشین گوئی یہوآخز کے عہدِ سلطنت میں سامریہ میں کی۔ نبوّت کی تکمیل یُوآس اور یربعام ثانی کے عہدِ سلطنت میں ہوئی۔ یہوآخز نے ۸۲۰-۸۰۴ ق۔م کے درمیان حکومت کی۔ اِس لئے یوناہ نے اِس عہد میں اپنی خدمت کے دوران اسی وقت اس کتاب کو لکھا ہوگا۔

کتاب کا مقصد :-

۱۔ خُدا اُس کے وسیلہ سے یہ دکھانا چاہتا ہے کہ وہ اسرائیل اور غیر اقوام دونوں سے محبّت رکھتا ہے۔ نیز وہ یہ بھی ظاہر کرنا چاہتا ہے کہ وہ ہر ایک قوم کے درمیان مصروفِ کار ہے۔

۲۔ خدا یوناہ کی مثال سے اسرائیل کو اُس کے حقیقی مقصد سے آگاہ کرنا چاہتا ہے۔

۳۔ خُدا دکھانا چاہتا ہے کہ عہد عتیق میں نجات کی ضرورت غیر اقوام کے لئے بھی ہے۔

۴۔ خُدا آخری دنوں میں یہودی بقیّہ کی گواہی کو بطور مثال استعمال کرنا چاہتا ہے۔

۵۔ خُدا ظاہر کرتا ہے کہ وہ اپنے نافرمان خادموں کے ساتھ کیسا

سلوک کرتا ہے۔

تشکیل اور طرزِ بیان (تحریر) کے لحاظ سے یہ کتاب پرانے عہد نامے کی نبوتی کتابوں سے بالکل نرالی اور انوکھی ہے۔ براہِ راست نبوّت کو پیش کرنے کی بجائے یہ کتاب یوناہ کی شخصی تواریخ اور خدا کے ساتھ اُس کے شخصی تعلقات کو بیان کرتی ہے اور یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ خدا بالواسطہ اِس واقعہ کے وسیلے سے بہت سے اسباق سکھاتا ہے۔ اس کہانی میں متعدد رُوحانی اسباق موجود ہیں جیسے کہ:-

۱۔ خدا پر بھروسہ رکھنا اور اُس کی فرمانبرداری کرنا ہی وہ وسائل ہیں جن سے ہر ایک ایماندار مسیح یسوعؔ میں خوشی کی زندگی بسر کر سکتا ہے۔

۲۔ خدا کی محبّت اور رحم تمام انسانوں کے لئے ہے۔

۳۔ خدا اپنے پیغام کو دوسروں تک پہنچانے کے لئے انسانوں کو بطور وسیلہ استعمال کرتا ہے۔

۴۔ خدا کے فرزندوں پر اوّلین فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ خدا کی محبّت کی خاطر اُس سے اور دیگر انسانوں سے محبّت کریں۔

مضمون: ۔ خدا کی مرضی یہ ہے کہ لوگ توبہ کر کے معافی حاصل کریں۔

کلیدی آیات: ۔ ۳ : ۱۰ ؛ ۴ : ۱۰ - ۱۱

کلیدی لفظ: ۔ "تیار کیا"

خدا نے کیا کچھ تیار کیا؟

(۱) آندھی ۱ : ۴ (۲) طوفان ۱ : ۴ (۳) مچھلی ۱ : ۱۷ (۴) کدو کی بیل ۴ : ۶ (۵) کیڑا ۴ : ۷ (۶) مشرقی لُو ۴ : ۸

خُدا نے کسی بڑے آدمی کو پیغام دینے کے لئے تیار نہیں کیا، بلکہ اُس نے بڑے کام کے لئے ایک معمولی انسان کو تیار کیا۔

یُوناہ

یُوناہ، اِمتّی کا بیٹا تھا جو ناصرت سے شمال کی طرف چار میل کے فاصلے پر جات حِفر میں پیدا ہوا۔ وہ خُدا کی سلطنت کا مقبولِ عام مناد تھا۔ ۲۔ سلاطین ۱۴ : ۲۵ کے مطابق وہ بڑا زبردست مُحبُ الوطن تھا، لیکن ساتھ ساتھ اُس کا نظریہ بڑا تنگ تھا۔ چُونکہ اہلِ نینواہ بنی اسرائیل کے سخت خلاف تھے، اِس لئے یوناہ ہرگز نہیں چاہتا تھا کہ وہ لوگ خُدا کے فضل سے بچ جائیں۔ یوناہ نے اُن لوگوں سے نفرت رکھنے کے سلسلے میں خُدا کے برخلاف بغاوت کر دی۔ یوناہ نے خُدا کی صاف بلاہٹ سننے کے باوجود اپنی منزل کی طرف قدم بڑھانے کی بجائے ترسیس کی طرف بھاگ جانا پسند کیا۔ وہ ایسا کرنے سے خدا کی تجویز کو بدل دینا چاہتا تھا۔ لیکن خُدا نے اُسے سکھایا کہ وہ ہر ایک انسان کا پیدا کرنے والا ہے اور نہیں چاہتا کہ کوئی ہلاک ہو جائے۔ اور یہ بھی کہ اس کے ارادے لاتبدیل ہیں۔ اِس میں کوئی شک نہیں کہ یوناہ بڑا

زبردست مناد تھا اور اُس کی منادی کی قوّت کا ثبوت نینواہ کے لوگوں کی توبہ ہے۔

یوناہ کے زندگی کے احوال کو مزید معلوم کرنے کے لئے ہم اُسے ایک اور صورت میں دیکھیں:-

نینواہ کا شہر شریر ہے، گناہگار ہے اور خُدا کی نگاہ میں نفرتی ہے۔ تاہم خُدا کو گناہ سے نفرت ہے لیکن گنہگار سے محبّت ہے۔ خُدا نینواہ کے لوگوں پر اُن کی شرارت ظاہر کرنے کے لئے امتّی کے بیٹے یوناہ کو بھیجنا چاہتا ہے، لیکن یوناہ اِس دعوتِ عمل کو قبول نہیں کرتا۔ یہ واقعہ ۸۲۰ تا ۸۰۴ ق۔م کا ہے۔

وجوہات :- (کیوں یوناہ اِس دعوتِ عمل کو قبول نہیں کرتا؟)

۱۔ یہودی تصوّر کہ خُدا صرف یہودی سرزمین میں رہتا ہے اور خُدا کبھی بھی کسی غیر قوم والے کو نہیں بچاتا۔

۲۔ وہ گھبراتا ہے کہ شاید اُس کی منادی بے اثر ہو۔

۳۔ وہ کٹھن اور مشکل راہ سے گھبراتا ہے۔

خُداوند چاہتا ہے کہ وہ شریر کو آگاہ کرے (حزقی ایل ۳: ۱۸)

وہ نافرمانی کرتا اور ترسیس کو بھاگ جاتا ہے۔ وہ فرمانبرداری کے پانچ سو میل طے نہیں کرتا، لیکن نافرمانی کے دو ہزار میل طے کرنا قبول کرتا ہے اِس طرح وہ آسمانی رویا کا نافرمان ہوا۔ لیکن پولس رسول اپنے بارے میں کہتا ہے کہ "مَیں نافرمان نہ ہوا" (اعمال

۲۶ : ۱۹) - وہ بھاگ جاتا ہے اور جہاز کے نچلے حصّے میں اپنے آپکو چھپا لیتا ہے۔ یوناہ خدا کے حضور سے بھاگ کر خدا کے ازلی ارادے کو ٹال نہیں سکتا (زبور ۱۳۹)۔ وہ سزا کے طور پر سمندر میں پھینکا جاتا ہے اور بعد ازاں توبہ کرنے سے معجزانہ طور پر بچا لیا جاتا ہے۔

یوناہ کی توبہ :- یوناہ کی دُعا کے آخر میں شکرگذاری اور مخصوصیت ہے۔ دُعا کے بعد عمل ہے۔ یوناہ کو دوسرا موقعہ دیا جاتا ہے۔ جیسے پطرس کو (یوحنا ۲۱ باب) خُدا اُسے پھر نینواہ کو بھیج دیتا ہے۔ خُداوند کی آنکھیں گنہگار کی نجات پر لگی ہوئی ہیں۔

منادی کا اثر :- نینواہ ایک بہت بڑا شہر تھا۔ ۶۰ (ساٹھ) میل کے فاصلے تک پھیلا ہوا تھا۔ یوناہ کی مسافت تین دن کی تھی۔ معافی۔ اقرار۔ امثال ۲۸ : ۱۳، ۱۔ یوحنا ۱ : ۹۔ لوگ توبہ سے بچ جاتے ہیں۔ ایک کی منادی سے بہت سے لوگوں نے توبہ کی۔ یوناہ خدا کی مہربانی خُدا کے فضل اور خُدا کے انتظامِ نجات سے ناخوش ہے۔ جس طرح مسرف بیٹے کا بڑا بھائی۔ آسمان کے لاتعداد فرشتے آج شادمان ہیں۔ لیکن یوناہ ناخوش اور ناراض ہے۔

یوناہ کی ناخوشی کی وجہ :- اُس نے منادی کی تھی کہ نینواہ چالیس (۴۰) روز کے بعد برباد ہوگا۔ لیکن چونکہ خدا نے اس شہر کو برباد نہ کیا، اِس لئے وہ ناراض ہے اور خدا کی مرضی پر اپنی مرضی کو ترجیح دیتا ہے۔ یوناہ کے دل پر رُوحوں کے لئے بوجھ اور

محبّت نہیں ہے، جس طرح یرمیاہ کے دل میں ہے (یرمیاہ ۴ : ۱۹)۔ اگر اُس کے دل میں محبّت ہوتی تو وہ کبھی بھی ناخوش نہ ہوتا ہے (۴ : ۱-۳)۔ وہ چھپ کر دیکھتا ہے کہ شاید خدا اُن کو تباہ و برباد کرے، مگر خداوند اُسے ایک مثال کے ذریعے سے سمجھاتا ہے (۴ : ۵-۱۱)

کدُو کی بیل : "جس پر تُو نے محنت نہ کی اُس کی بربادی تیرے لئے غم کا باعث ہے۔ لیکن میں (خدا) نے اتنے لوگوں کو پیدا کیا اور پالا پوسا ہے اور تُو (یوناہ) اُن کی بربادی پر خوش ہونا چاہتا ہے۔"

مقصد : خداوند کی یہ مرضی ہے کہ وہ ہمارے ذریعے گنہگار انسان کو نجات کا پیغام دے۔ ہم ایلچی ہیں۔ خدا نے میل ملاپ کا پیغام ہمارے سپرد کیا ہے (۲-کرنتھیوں ۵ : ۱۷-۲۱)۔ ہم یوناہ کی مانند نہیں بلکہ پولُس رسول کی مانند روحوں سے محبّت رکھتے ہوئے منادی کریں "میرا دل برابر دُکھتا ہے۔ مجھے ہر ایک کی فکر آ دباتی ہے۔"

کتاب کے خاکے

۱۔ یوناہ براہِ راست خدا کے حکم کی نافرمانی کرتا ہے (۱ : ۱-۳)۔

۲۔ یوناہ دوسروں کے لئے برکت کی بجائے لعنت کا سبب ٹھہرتا ہے (۱ : ۴-۱۱)۔

۳۔ یوناہ خدا کو مجبور کرتا ہے کہ وہ سزا دینے کو اپنا ہاتھ بڑھائے۔

(۱ : ۱۲ ؛ ۲ : ۱۰)۔

نوٹ: ۔اِس کہانی کے مستند ہونے کا بڑا ثبوت یہ ہے کہ ہمارے خُداوند یسوؔع مسیح نے اپنی زبانِ مبارک سے اُس کی تصدیق کی ہے۔ کم از کم تین مرتبہ اِس کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ اُس نے اپنی صلیبی موت، دفن ہونے اور مردوں میں سے جی اُٹھنے کے سلسلہ میں اِس کہانی کو بطور مثال پیش کیا (متی ۱۲ : ۴۰ وغیرہ)۔

یہ ایک عجیب بات ہے کہ بڑے بڑے سائنس دانوں نے ایڑی چوٹی کا زور لگایا ہے کہ یوؔناہ کی کتاب میں مندرج مچھلی کے واقعہ کو ایک کہانی، تصوّرات کا مجموعہ، تمثیلی قصّہ یا ناول ثابت کریں۔ لیکن ہم خدا کا شکر کرتے ہیں کہ ہمارے خُداوند یسوؔع مسیح نے اِس حقیقی واقعہ کی طرف اشارہ کر کے تصدیق کی مہر ثبت کر دی ہے۔ اور یوں اُس نے مُلحدین کی تمام باطل دلائل کو پارہ پارہ کر دیا ہے۔ ہم اپنے ایمان سے، خداوند کے کلام سے اور اپنے خُداوند یسوؔع مسیح کی تصدیق سے ببانگِ دہل اِس بات کو ثابت کر سکتے ہیں کہ جو کچھ خداوند کے کلام میں ہے اور جو کچھ یوؔناہ اور مچھلی کے واقعہ کی نسبت لکھا ہے وہ سو فی صدی درست اور قابلِ قبول ہے۔

۴۔ یوؔناہ کی توبہ اور فرمانبرداری لاکھوں انسانوں کو ہلاکت اور تباہی سے بچا لیتی ہے (۳ : ۱۔۱۰)۔

۵۔ یوؔناہ کے دل میں انسانی روحوں کے لئے محبّت کا فقدان خُدا

خُدا کو مجبور کر دیتا ہے کہ یوناہ کو ایک بار پھر تنبیہ کرے (۴: ۱-۱۱)

۲

باب نمبر۱ نافرمانی —— خُدا سے بھاگ جانا
باب نمبر۲ دُعا —— خُدا کی طرف بھاگ جانا
باب نمبر۳ منادی —— خُدا کے ساتھ ساتھ بھاگنا
باب نمبر۴ شکایات —— خُدا کے آگے بھاگنے کی کوشش

۳

(۱) ۱: ۱-۳ نافرمانی۔
(۲) ۱: ۴-۱۶ سزایابی۔
(۳) ۱: ۱۷-۲: ۱۰ خُدا کی محافظت۔
(۴) ۳: ۱-۴ نینواہ میں منادی کرنا۔
(۵) ۳: ۵-۱۰ لوگوں کی تبدیلی (توبہ کا اظہار)
(۶) ۴: ۱-۱۱ تنگ دل نبی کی تصویر۔

عملی اسباق

۱- خود غرضی کا راستہ ڈھلانوں کی طرف لے جاتا ہے۔
۲- دُکھ اور مصیبت کے وقت انسان ہمیشہ خُدا کی طرف رجوع کرتا ہے، اگرچہ اُس نے اپنے اعمال و افعال سے خدا کو رنجیدہ کیا ہو۔

۳۔ خُدا کی مرضی سے راہِ فرار اختیار کرنا ہی بھیانک غلطی ہے۔
۴۔ ہر ایک انسان کے دل میں خدا کے پاس لوٹ آنے کی تمنا پائی جاتی ہے۔
۵۔ خُدا ہر ایک انسان کی نجات کے لئے خواہشمند ہے۔ اور وہ ہر ایک کو شخصی طور پر جانتا ہے اور ہر ایک سے محبّت کرتا ہے۔
۶۔ جب کوئی شخص خُدا کی حضوری سے بھاگنے کی کوشش کرتا ہے تو خُدا کسی نہ کسی طوفان کی وجہ سے اس کی مزاحمت کرتا ہے۔
۷۔ کسی انسان کی زِندگی میں اِس سے بڑھ کر اور کوئی المیہ نہیں ہو سکتا کہ وہ خُدا کی رفاقت کے بغیر کسی طوفان کا مقابلہ کرے۔
۸۔ بعض اوقات انسان اپنی نافرمانی سے خُدا کے راستے میں رکاوٹ بننا چاہتا ہے لیکن بائبل مُقدس کی تواریخ اِس بات کا بیّن ثبوت ہے کہ انسان ہمیشہ اپنی اس کوشش میں ناکام ہوتا رہا ہے۔
۹۔ حقیقی توبہ خدا کے غضب کی وجہ سے اٹھتے ہوئے طوفانوں کو بھی روک دیتی ہے۔
۱۰۔ خُدا کی طرف دیئے ہوئے کام کو خواہ وہ چھوٹا ہو یا بڑا کبھی حقیر نہیں سمجھنا چاہیئے۔
۱۱۔ خُدا کی حضوری سے بھاگ جانا قطعاً ناممکن ہے۔
۱۲۔ چونکہ خُدا تمام انسانوں سے محبّت رکھتا ہے، اِس لئے وہ ہمیں

مقرر کرتا ہے کہ ہم تمام انسانوں کی نجات کے لیے ہر جگہ ہر وقت اور ہر حالت میں اُس کی گواہی دیں۔

سوالات

۱۔ پُرانے عہدنامے کی کون سی کتابیں اس بات کو ثابت کرتی ہیں کہ یوناہ تواریخ میں حقیقی شخصیت تھا؟

۲۔ پُرانے عہدنامے کی تواریخ کے واقعات کیسے ثابت کرتے ہیں کہ یوناہ نے کسی خاص شہر میں نبوّت کی؟

۳۔ ہمارے خداوند یسوع مسیح کے کون سے الفاظ یوناہ کو تواریخی شخصیت ثابت کرتے ہیں؟

۴۔ آپ یوناہ کی کتاب کو کس طرح چار حصّوں میں تقسیم کر سکتے ہیں؟

۵۔ کس حقیقی وجہ کی بنا پر یوناہ نینواہ کو چھوڑ کر ترسیس کو بھاگنا چاہتا تھا؟

۶۔ یوناہ کی کتاب میں نینواہ کے چھوٹے بچّوں کی تعداد کس قدر بیان کی گئی ہے؟

۷۔ کیا وجہ تھی کہ یوناہ نینواہ کے لوگوں کے لئے ایک بہت زبردست مناد ثابت ہُوا؟

۸۔ چوتھے باب میں وہ کونسی تین چیزیں تھیں جو تیار کی گئیں؟

۹۔ وُہ کون سی بڑی حقیقت تھی جس سے کہانی کی ابتدا اور انتہا ہوئی ؟

۱۰۔ کس لحاظ سے ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ یوناہ ایک علامتی شخصیت بھی تھا ؟

۱۱۔ یوناہ کی فرمانبرداری اور نافرمانی کا کتنا فاصلہ تھا ؟

میکاہ کی کتاب

مصنّف :۔ میکاہ نبی جس کے نام کا مطلب ۷ : ۱۸ میں مندرج ہے ، اس کتاب کا مصنّف تسلیم کیا جاتا ہے ۔ اُس کے نام کا لغوی مطلب ہے "تجھ سا یہوّاہ کون ہے" ۱ : ۱ میں اُسے مورشتی کہا گیا ہے جس کا مطلب ہے مورست یا مورشت کا رہنے والا ۔ ۱ : ۱۴ کے مطابق وہ اُس مورشت کا رہنے والا ہے جو جات کی سرحدوں پر واقع ہے ۔ جات فلستیوں کا شہر تھا ۔ اس کا یہ مطلب ہوا کہ مورشت فلستیوں کی سرحدوں سے ملتا تھا ۔ یہ ایک قصبہ تھا جو یروشلیم سے بیس میل کے فاصلہ پر جنوب مغرب کی طرف واقع تھا ۔ یرمیاہ ۲۶ : ۱۷ - ۱۹ کے مطابق بھی اسے میکاہ مورشتی کہا گیا ہے ۔ وہاں پر بیان کیا گیا ہے کہ

میکاہ نے حزقیاہ بادشاہ کے عہد سلطنت میں نبوّت کی۔

کن سے مخاطب ہے؟ ۱:۱-۵ سے ظاہر ہے کہ وہ شمالی اور جنوبی ہر دو سلطنتوں یعنی اسرائیل اور یہوداہ سے مخاطب ہے۔ بالخصوص یہوداہ سے (یرمیاہ ۲۶ : ۱۸-۱۹)۔ یہ آیات قابل غور ہیں۔

تاریخ :- میکاہ نے یوتام، آخز اور حزقیاہ کے عہدِ سلطنت میں نبوّت کی (۱:۱)۔ میکاہ، ہوسیع اور یسعیاہ کا ہمعصر تھا۔ ایک محتاط اندازہ کے مطابق ہم کہہ سکتے ہیں کہ میکاہ نے ۷۴۹ سے ۶۹۷ ق۔م کے درمیان نبوّت کی۔

کتاب کا مقصد :- اس کتاب کا مقصد یہ ہے کہ خدا کی برگزیدہ قوم کے گناہوں کو بے نقاب کر کے یہ ظاہر کیا جائے کہ اُن کے گناہوں کی وجہ سے عدالت لازمی ہے لیکن آخرکار یہوواہ کے فضل سے وہ بحال کئے جائیں گے۔

مضمون :-

گناہ کے باعث سزا اور خدا کے فضل سے بحالی۔

کلیدی آیات

۱:۵، ۶، ۹، ۴:۱-۴، ۶:۶-۸

کلیدی الفاظ

۱ سنو یا سُن

۲۔ ہلاکت یا تباہی
۳۔ فراہم ہونا یا جمع ہونا

پس منظر

۱۔ تواریخی اور سیاسی

اِس کا پس منظر یہ ہے کہ اِس زمانہ میں تواریخی اور سیاسی طور پر ایک عجیب قسم کی حالت تھی۔ بہت سے بادشاہ ان پر حملہ آور ہو کر اُن کی سلطنت کا تختہ اُلٹ دیتے تھے۔ ہر ایک زور آور بادشاہ ان کو مفتوح کرنا چاہتا تھا۔ یہاں تک کہ بیشتر دفعہ وہ جزیہ دینے پر مجبور ہو گئے اور نوبت یہاں تک پہنچی کہ اسیری کی حالت تک پہنچ گئے۔ یاد رکھیں ایسی حالت کی وجہ وہ خود تھے (از ماست کہ بر ماست)۔ خدا اب بھی قادر اور زور آور تھا لیکن ان لوگوں نے اپنے آپ کو زور آور جتا دیا اور خدا کی قدرت کو کام نہ کرنے دیا۔ بائبل کا خدا قادر خدا ہے اور وہ چاہتا ہے کہ انسان اپنے آپ کو کمزور سمجھ کر صرف خدا ہی کو زور آور سمجھے۔ یہ لوگ "ہمچو ما دیگرے نیست" کے مصداق اپنے آپ ہی کو سب کچھ سمجھنے لگے

۲۔ سماجی حالت

یہ دیہاتی مناد اسرائیل اور یہوداہ کی سماجی حالت سے بخوبی واقف تھے۔ صاحب اقتدار لوگ کسانوں اور مزدوروں پر قسم قسم کے مظالم ڈھاتے تھے۔ منصف لوگوں کے ساتھ وحشیانہ اور ظالمانہ

برتاؤ کرتے تھے۔ کاہن بدکرداری اور بداخلاقی کی زندگی بسر کرتے تھے۔ نبی اپنے پیٹ کی خاطر نبوت کرتے تھے۔ امراء مفلسوں کا خون پینا اپنا شغل سمجھتے تھے۔ چھوٹے اور بڑے کی تمیز نہیں پائی جاتی تھی۔ اور یوں اِس قسم کے گناہوں کے باعث لوگوں کے درمیان حسد، مخالفت، خوف، اور نفرت کی دیوار حائل ہو چکی تھی۔ مندرجہ ذیل آیات اُس وقت کی سماجی حالت کی عکاسی کرتی ہیں۔ ۲ : ۲ ؛ ۲ : ۳ ؛ ۳ : ۹۔ ۱۱ ؛ ۲ : ۸ - ۹ - ۱۰ اس قسم کی حالت میں خدا کی طرف سے کسی نبی کی اشد ضرورت تھی۔

۳۔ مذہبی حالت

اِس وقت کی مذہبی حالت بھی بڑی دگرگوں تھی۔ لوگ سطحی طور پر مذہب پرست نظر آتے تھے لیکن مذہب کی حقیقت کو سمجھنے میں قاصر تھے۔ جادوگری، توہم پرستی اور بت پرستی جیسے گناہ عام تھے۔ ۶ : ۹ میں وہ اُنکے سامنے مذہب کی حقیقت کو بیان کرتا ہے۔ اور یہاں پر تین باتیں قابلِ غور ہیں۔

۱۔ مذہب کی بنیاد راستبازی ہے۔ اس کا مطلب ہے خدا کے ساتھ اور دوسروں کے ساتھ درست اور راست تعلقات۔ اس سے یہ بھی مراد ہے کہ انسان اپنے آپ کو بھی خوب سمجھے۔ اپنی خبرداری کرے اور راستبازی کی بنیاد پر کھڑا ہو جائے۔

۲۔ دوسری بات جو اس ضمن میں نہایت ضروری ہے وہ یہ ہے

کہ وہ نیکی اور مہربانی کے بھید کو سمجھے۔ نیکی اور مہربانی جس کی بنیاد محبت ہے ہمارے بگڑے ہوئے سماج کی کایا پلٹ سکتی ہے۔ اگر اس اصول پر عمل کیا جائے اس سے نہ صرف ہماری شخصیت بلکہ ہمارے خاندان، ہماری کلیسیائیں اور ہمارا وطن ایک بہت بڑا انقلاب دیکھے گا۔

۳۔ اِن دو ضروری باتوں کے علاوہ مذہب کی حقیقت کو سمجھنے کے لئے خدا کے حضور حلیمی سے چلنے کی ضرورت ہے۔ خُدا کے حضور یا خدا کے ساتھ چلنے سے مراد یہ ہے کہ خدا کے ساتھ ہماری گہری دوستی ہے۔ ہم خدا کو شخصی طور پر جانیں اور اُس سے محبت کریں اور اُس کے ساتھ چلنا ہماری زندگی کی سب سے بڑی خوشی ہو۔ اِس کا مطلب یہ بھی ہے کہ ہم ترقی کریں۔ خُدا کے عرفان، خدا کی پہچان اور حلیمی ہیں۔ میکاہ اسی قسم کی تعلیم مذہب کے بارے میں دیتا ہے۔ اُس زمانہ کے گناہوں کو یوں بیان کیا گیا ہے۔

۱۔ غریبوں کو دبانا (۲: ۲، ۸، ۹؛ ۳: ۱-۴)۔

۲۔ اقتدار کا غلط استعمال (۲: ۱؛ ۳: ۱۰)۔

۳۔ اخلاق اور غیرت کی کمی (۶: ۱۲؛ ۷: ۲-۶)۔

۴۔ مذہب سے مسلسل نفرت (۳: ۵-۸؛ ۵: ۱۲-۱۴)۔

۵۔ جھوٹے نبی (۳: ۵، ۷؛ ۹-۱۱)۔

میکاہ

جیسے کہ اُوپر بیان کیا جا چکا ہے کہ فلستیوں کی سرحدوں کے نزدیک ایک چھوٹا سا گاؤں بنام مورشت جات واقع تھا۔ میکاہ وہاں کا رہنے والا تھا۔ تقوع جو عاموس کی جائے پیدائش تھا۔ اُس سے مشرق کی طرف سترہ میل کے فاصلہ پر تھا۔ اشدود، غزہ اور لکیس بھی اسی علاقے میں واقع تھے۔ میکاہ ایک دیہاتی شخص تھا اور وہ غریبوں اور مفلسوں کے لئے ایک بہت بڑا درد اور بوجھ رکھتا تھا۔ اُس نے اپنی آنکھوں سے اُمراء کو غریبوں کے ساتھ مظالم ڈھاتے دیکھا اور وہ اپنے غریب دیہاتی بھائیوں کی مدد کرنے کے لئے امراء کے مقابلہ میں چٹان کی طرح مضبوطی سے کھڑا ہو گیا۔ میکاہ لفظ میکایاہ کا مخفف ہے۔ میکاہ، عاموس اور ایلیاہ سے بخوبی واقف تھا۔ وہ اپنے وطن سے ایک گہری محبت رکھتا تھا اور گرے اور دبائے ہوئے لوگوں کا حامی تھا۔ سلطنت میں انصاف، مہربانی اور محبت کے فقدان نے اُسکا دل توڑ دیا اور یوں وہ خدا کا پیغام لے کر کمربستہ ہو گیا۔

میکاہ کا تصورِ خدا

میکاہ خدا کے بارے میں یہ سمجھتا ہے کہ وہ انسان کی اخلاقی و

سماجی زندگی میں گہری دلچسپی رکھتا ہے۔ میکاہ کے زمانے کے لوگ یوں تو بڑے مذہبی تھے لیکن انسانی محبت اُن کے دلوں میں مفقود تھی۔ میکاہ کہتا تھا کہ انسان کے باہمی غیر سماجی تعلقات خُدا کی توہین کرنے کے مترادف ہیں۔ اُس کے زمانہ میں اُس کے مشاہدات کے مطابق خُدا سرداروں پر اور شہزادوں پر کڑی نظر رکھتا ہے۔ اور چونکہ یہ بڑے بڑے لوگ غارتگری کرتے تھے، غریبوں پر دباؤ ڈالتے تھے۔ اپنے وقار اور اقتدار کا ناجائز استعمال کرتے تھے، چوری کرتے اور رشوت لیتے تھے۔ اِس لیئے خدا کا غضب اُن کے خلاف بھڑکا، کیونکہ خُدا عادل اور منصف ہے۔ یہوؔاہ خُدا ہے۔ قوت میں شہ زور اور اپنے ارادوں میں اٹل اور اپنی مرضی سے اس جہان کو چلاتا ہے۔

۱۔ خُدا عادل ہے (۱: ۳، ۶؛ ۳: ۱۲)۔

۲۔ خدا راستباز ہے (۶: ۸؛ ۲: ۱-۲؛ ۳: ۲، ۳؛ ۶: ۲)۔

۳۔ وہ ایسا خدا ہے جو صیوؔن کے وسیلہ زندگیوں میں تبدیلی پیدا کرتا ہے (۵: ۷؛ ۴: ۲)۔

۴۔ وہ ایسا خُدا ہے جو سلامتی اور امن کو پیار کرتا ہے (۴: ۳؛ ۵: ۵)

۵۔ وہ وعدہ اور اُمید کا خُدا ہے (۷: ۷؛ ۱۸-۲۰)۔

عظیم حقائق

پُرانے زمانہ کے بڑے بڑے حقائق کو میکاہ کی نبوت میں بیان

کیا گیا ہے۔ نبی یہوواہ خدا کی شہنشاہت کا تعلق، گرے ہوئے انسان کے ساتھ بیان کرتا ہے۔

نبی، عبرانی قوم کے ساتھ خدا کے تعلق کو اِس طرح ظاہر کرتا ہے کہ جب قوم گناہ کرتی ہے خدا سزا دیتا ہے لیکن جب وہ توبہ کرتے ہیں خدا بحال کر دیتا ہے۔ اِس سے ابوّتِ الٰہی ظاہر ہوتی ہے۔ میکاہ بڑے رنج اور افسوس کے ساتھ بیان کرتا ہے کہ خدا کی مہربانیوں اور شفقتوں کے باوجود بھی قوم گناہ میں گری رہنا پسند کرتی ہے۔ لیکن خدا مہربان ہے اور گناہوں کی تاریکی کے باوجود بھی اپنے فضل کے نور کا اعلان کرتا ہے (میکاہ ۵ : ۲، ۳)۔ میکاہ یہ بھی ظاہر کرتا ہے کہ خدا نہ صرف بڑوں کا بلکہ چھوٹوں کا بھی خدا ہے، اور وہ چھوٹے چھوٹے انسانوں اور چھوٹے چھوٹے مقاموں کو عزّت بخشتا ہے۔ انسان کی نظر میں بعض مقامات غیر معروف ہیں لیکن خدا کے نزدیک ایسا نہیں۔ میکاہ نبوّت کی آنکھ سے ایک آنے والے عجیب واقع کو دیکھتا ہے اور بیان کرتا ہے کہ بیتِ لحم اگرچہ چھوٹی سی جگہ ہے۔ لیکن اس میں بادشاہوں کا بادشاہ اور خداوندوں کا خداوند پیدا ہوگا۔ اور وہ بادشاہ بزرگ ہونے کے باوجود قوم کو سلامتی، سکون اور اطمینان بخشے گا، یہاں تک کہ وہ اس بادشاہ کو "سلامتی" کہہ کر پکارتا ہے۔

میکاہ بیان کرتا ہے کہ خدا حاکمِ کل اور مطلق العنان بادشاہ ہے۔ اور کوئی اُس کا ثانی نہیں ہو سکتا۔ گویا میکاہ کا خدا لاثانی لافانی اور

یلتا بادشاہ ہے۔

آخرکار میکاہ اس بات کا بھی ذکر کرتا ہے کہ مذہب کی حقیقت کیا ہے۔ ۶ : ۸ میں اس کا خصوصیت کے ساتھ ذکر ہے۔ ملاحظہ فرمائیں کہ خدا کا کیا مطالبہ ہے؛ کیونکہ وہ خدا ہے اور جو کچھ چاہتا ہے ظاہر بھی کر دیتا ہے۔ اس کا بیان بڑے صاف اور واضح الفاظ میں مندرجہ ذیل حوالہ میں پایا جاتا ہے۔ اس کے ساتھ استثنا ۱۰ : ۱۲ اور یعقوب ۱ : ۲۶-۲۷ ملاحظہ فرمائیں۔ خدا اس لئے کچھ مطالبہ کرتا ہے کیونکہ وہ خدا ہے اور وہ اِس لئے مکاشفہ بخشتا ہے کیونکہ وہ نیک ہے۔ وہ اس لئے مخلصی بخشتا ہے۔ کیونکہ وہ خدائے محبت ہے۔ خدا کا مسیح نجات بخش چکا ہے اور اب بھی بخشنے کے لئے تیار ہے۔ میکاہ اِس بات کا ذکر کرتا ہے کہ یہ خدا جس کا یہاں پر بیان ہے اُس کا مصدر زمانہ سابق اور قدیم الایام سے ہے۔

مندرجہ بالا بیانات کے علاوہ ایک اور امر قابلِ غور ہے کہ میکاہ خداوند یسوع مسیح (مسیح موعود) کو بطور چرواہا پیش کرتا ہے۔ وہ اپنے گلہ کا چوپان ہے۔ اُن کا راہنما اور پاسبان ہے۔ یہ کتنی حسین اور دلکش تصویر ہے۔ (۲ : ۱۲، ۱۳؛ ۵ : ۲-۵؛ ۷ : ۱۴)۔ خداوند اپنی پراگندہ بھیڑوں کو فراہم کرے گا۔ اُن کی گلہ بانی کرے گا اور اُن کی پروردگاری کرے گا۔

کتاب اور اُس کا پیغام

اِس کتاب میں صاف ظاہر ہے کہ یہاں پر چھوٹے اور بڑے، غریب اور امیر، رعایا اور بادشاہ، عالم اور جاہل سب کے گناہوں کو بے نقاب کیا گیا ہے۔ اس کتاب کی نبوّت کا تعلق کسی ایک شخص سے نہیں بلکہ ہر ایک کے ساتھ ہے۔ بنی "سنو" کے ذریعہ لوگوں کی توجہ اپنی طرف مبذول کراتا ہے۔ اس میں تین باتیں صفائی کے ساتھ بیان کی گئی ہیں۔

۱۔ قریب الوقوع عدالت کا اعلان کیا گیا ہے (ابواب ۱ تا ۳)۔
۲۔ آخری برکت کا وعدہ (ابواب ۴ تا ۵)۔
۳۔ توبہ کے لئے اپیل (ابواب ۶، ۷)۔

یہ کتاب عبرانی نسخوں میں انبیاء اصغر کی چھٹی کتاب ہے لیکن ہفتادی ترجمہ میں تیسری۔ میکاہ کے نام کا مطلب جیسا کہ اُوپر بیان کیا جا چکا ہے "تجھ سا یہوواہ کون ہے"۔ یہاں پر بدکرداری سزا، تنبیہ نجات وغیرہ جیسے مضامین کو بیان کرنے کے لئے میکاہ کے مواعظات کا منطقی سلسلہ ہے۔ سامریہ اور یروشلیم کو دُنیا کے منصفِ اعظم کے سامنے بطور مجرم پیش کیا گیا ہے۔ سماجی ناانصافی کی مذمت کی گئی ہے۔ نئے شہر اور نئی قوم کے برپا ہونے کی پیشین گوئی کی گئی ہے۔ رہائی کا وعدہ کیا گیا ہے۔ مسیحانہ تصاویر

بلا شرکتِ غیر حسین، خوبصورت اور جاذبِ نظر ہے۔ اِس کتاب کو سمجھنے کے لئے چند ایک خاکے ملاحظہ فرمائیں۔

خاکہ نمبر ۱

۱۔ ابواب ۱-۷۔ یروشلیم اور سامریہ کی تباہی۔ ایک چھوٹا سا بقیہ نجات پائے گا۔

ا۔ ۱-۲-۱۶ دونوں دارالسلطنتوں کی تباہی لازمی ہے۔

ب۔ ۲: ۱-۱۱ عدالت اور تباہی کی وجوہات

ج۔ ۲: ۱۲-۱۳ بحالی کا وعدہ

۲۔ ۳: ۱-۵: ۱۵ اکابرین اور انبیاء کے گناہ اس تباہی کے بعد قوم سرفرازی کے راستے پر گامزن ہوگی۔

ا۔ ۳: ۱-۱۲۔ اکابرین اور انبیاء بدی میں مبتلا ہیں اور لادینیت کی زندگی بسر کرتے ہیں۔

ب۔ ۴: ۱-۵: ۱۵۔ بحالی اور جلال کی مسیحانہ تصویر ۶، ۷ ابواب۔ یہوواہ کا اسرائیل کے ساتھ جھگڑا اور اُس کا نتیجہ۔ اصلی یا حقیقی مذہب کی حقیقت۔ راہِ نجات کا بیان

نوٹ:۔ اِس کتاب میں حسب ذیل پیشین گوئیاں کی گئی ہیں۔

۱۔ سامریہ جو اسرائیل کا دارالخلافہ تھا تباہ کیا جائیگا (۱: ۶)۔

۲۔ یروشلیم اور اُس کی ہیکل برباد کی جائے گی (۳ : ۱۲؛ ۷ : ۱۳)۔ تواریخ اس کی گواہ ہے۔

۳۔ یہوواہ کے اسیروں کو بابل کی اسیری میں لے جایا جائے گا (۴ : ۱۰)۔

۴۔ خدا کے لوگوں کو اسیری سے واپس لایا جائے گا (۴ : ۱ تا ۸؛ ۷ : ۱۱؛ ۱۴ تا ۱۷)۔

۵۔ مسیح موعود بیت اللحم میں پیدا ہوگا (۴ : ۸؛ ۵ : ۲ تا ۴)۔

۶۔ جب دُنیا کی تمام اقوام خداوند کے قدموں میں سربسجود ہونگی اُس وقت عالمگیر سلامتی ہوگی (۴ : ۱ تا ۵)۔

خاکہ نمبر ۲

۱۔ گناہ اور عدالت (ابواب ۱-۳)۔

۲۔ فضل اور آئندہ بحالی (ابواب ۴-۵)۔

۳۔ اپیل اور مناجات (ابواب ۶-۷)۔

خاکہ نمبر ۳

اِس نبوت کو تین حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ میکاہ لفظ "سنو" یا "سن" کے استعمال سے لوگوں کی توجہ اپنی طرف مبذول کراتا ہے (۱ : ۲؛ ۳ : ۱ اور ۶ : ۱)۔

۱۔ انتقام کی نبوت ۱ - ۳ ابواب

(ا) ہلاکت باب ۱ (ب) ہلاکت کی وجہ ۲ سے ۳ ابواب

(ا) لوگوں کے گناہ ۲ : ۱ - ۱۳

(ب) سرداروں کے گناہ ۳ : ۱ - ۴

(ج) انبیاء کے گناہ ۳ : ۵ - ۱۰

(د) کاہنوں کے گناہ ۳ : ۱۱ - ۱۲

۲۔ بحالی کا وعدہ ۴ ، ۵ ابواب

(ا) بحالی کی تصویر ۴ : ۱ - ۸ (ب) بحالی میں توقف ۴ : ۹ تا ۵ : ۶

(ا) یہوآہ کے دکھ ۴ : ۹ تا ۱۳

(ب) یہوآہ کے مسیح موعود کا عہد ۵ : ۱ - ۶

(ج) بحالی کا بیان ۵ : ۷ - ۱۵

۳۔ توبہ کی اپیل ۶ ، ۷ ابواب

(ا) قوم کے معیار ۶ : ۱ - ۸

(ب) قوم کے گناہ ۶ : ۹ - ۱۲

(ج) قوم پر افسوس ۷ : ۱ - ۶

(د) قوم کا منجی ۷ : ۷ - ۲۰

واعظین کے لئے مشورہ

میکاہ کا پیغام نہ صرف اُس زمانہ کے لوگوں کے لئے تھا بلکہ اُس کا پیغام آج کے حالات کے مطابق بھی ہے۔ واعظین پر لازم آتا ہے کہ وہ اس کتاب کا مطالعہ اسی رُوح میں کریں جس رُوح میں یہ کتاب لکھی گئی۔ آپ کو یقین دلایا جاتا ہے کہ ایسا کرنے سے خدا اس کتاب میں سے آپ کو وُہ پیغام عطا فرمائے گا جس سے آپ اُس کی مرضی کے مطابق کلیسیا کی موجودہ حالت کو ظاہر کیا جا سکے۔ اس کتاب میں ہر ایک قسم کے شخص کے لئے پیغام مندرج ہے۔ آپ کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ آپ اِس کتاب کا بار بار مطالعہ کریں۔ اِس کتاب کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ یہاں پر مفلسوں کے دوست یعنی خداوند یسوؔع کی آمد کا ذکر ہے جو ایک غیر معروف قصبہ میں پیدا ہوگا۔ خُدا کی نظروں میں کوئی شخص یا کوئی مقام غیر معروف نہیں ہے۔ وہ ہر ایک کو ایک جیسا پیار کرتا ہے۔ آپ یقین جانیں کہ اِس کتاب کا گہرا اور سنجیدہ مطالعہ آپ کو مسیحِ مصلوب کے سامنے جھک جانے پر مجبور کر دے گا۔ اور یہی وہ مقام ہے جہاں سے ہمارے مواعظات اور پیغامات کی ابتدا ہوتی ہے۔ کلوری کا خُون آلودہ یسوؔع آپ کو مُردوں میں سے جی اُٹھے یسوؔع سے متعارف کرائے گا۔ وہ آپ کو کلوری پر سے بہتے ہوئے خُون

کے دھارے سے دُھل کر پاک صاف ہونے کا شخصی تجربہ عطا کریگا۔ آپ خُدا کی راستبازی کو شخصی طور پر جان جائیں گے۔ اور پھر جیسا کہ کتابِ مُقدس میں آیا ہے آپ کے اندر سے زندگی کے پانی کی ندیاں جاری ہو جائیں گی۔ مرُدوں میں سے جی اُٹھا مسیح آپ کے پیغامات کا مرکز بن جائے گا اور سننے والے ہمارے ایمان کے بانی اور کامل کرنے والے یسوؔع کو تکتے رہنے پر مجبور ہو جائیں گے۔ آپ کی مدد کے لئے مندرجہ ذیل حوالہ جات درج کئے جاتے ہیں۔

۱ : ۲ ؛ ۲ : ۱ - ۱۲ ؛ ۳ : ۱ - ۳ ؛ ۹ - ۱۱ ؛ ۳ : ۸ ؛ ۴ : ۱ - ۶ ؛ ۴ : ۱۰ ؛ ۵ : ۲ ، ۷ ؛ ۶ : ۸ ؛ (زبور ۲۳)۔

عملی اسباق

۱۔ راستبازی کے ظاہرا کام اور نذرانوں کی بہتات دِل میں راستبازی کی کمی کو پُورا نہیں کر سکتے۔ مذہب اور اخلاقیات لازم و ملزوم ہیں۔

۲۔ اقتدار کا ناجائز استعمال اگرچہ وہ تعزیرات کی حدود میں بھی کیوں نہ ہو خدا کے دل کو رنجیدہ کرتا ہے۔

۳۔ مذہب کا تعلق باطن سے ہے اور جو ایسا رویہ رکھتے ہیں وہ خدا کی راہنمائی کے مطابق زندگی بسر کرتے ہیں۔

۴۔ جب ہم خدا اور اُس کے مقصد کے ساتھ موافقت نہیں

رکھتے تو ہم خدا سے بڑی بڑی برکات کی توقع نہیں کر سکتے۔

۵۔ جب خُدا کا کوئی خادم اپنی زندگی میں خدا کی حضوری کا گہرا احساس رکھتا ہے تو اُس کے اندر ایک عجیب قسم کی جرأت اور دلیری پیدا ہوتی ہے۔

۶۔ جھوٹے اور سچے نبی میں فرق صرف عقیدہ ہی سے ظاہر نہیں ہوتا بلکہ اُس کی زندگی کے طرزِ عمل سے بھی۔

۷۔ عالمگیر سلامتی اور امن صرف اس وقت ممکن ہوگا جب تمام اقوام مسیح موعود کے قدموں میں گر پڑیں گی۔ جب وہ اُس کے قدموں میں گر کر اُسے اپنا بادشاہ اور حاکم تسلیم کرینگی۔ اور اُسکے سامنے اپنے گناہوں کا اقرار کریں گی۔

۸۔ اس قوم کی زندگی کس قدر المناک، افسوسناک اور قابلِ رحم ہے جس کے اکابرین اور راہنما نامناسب، ناروا، ناجائز اور گھٹیا قسم کی زندگی بسر کر رہے ہوں۔

۹۔ کامیابی ناممکن ہے جب تک ہم خُدا کے مقصد ازلی ارادے اور خُدا کی تجویز کو اور سب سے بڑھ کر خُدا میں فتح کے راز کو معلوم نہ کریں۔

۱۰۔ خُدا کے بنیادی مطالبات کیسے معقول ہیں۔ وہ لاتبدیل بھی ہیں اُس کی عظیم محبّت۔ عمیق، نازک، لاتبدیل، لاثانی اور لافانی ہے۔

سوالات

۱۔ میکاہ کون تھا اور کہاں کا رہنے والا تھا؟
۲۔ میکاہ کے گاؤں کا محلِ وقوع کیا تھا؟
۳۔ میکاہ کے اردگرد تین مشہور مقامات کا ذکر کریں۔
۴۔ میکاہ کو یرمیاہ ۲۶ : ۱۷ - ۱۹ کے مطابق کیا کہہ کر پکارا جاتا تھا؟
۵۔ میکاہ کے ہمعصر انبیا کا ذکر کریں۔
۶۔ میکاہ نے کس کے عہدِ سلطنت میں نبوت کی؟ نیز وہ کونسی سلطنت کا نبی تھا؟
۷۔ میکاہ کے زمانہ میں قوم کی اخلاقی، مذہبی اور سماجی حالت کیسی تھی؟
۸۔ میکاہ نے کون سی نبوت کی جس کا آنے والے انقلاب سے گہرا تعلق تھا؟
۹۔ میکاہ کس قسم کے لوگوں کا مددگار اور حامی تھا؟
۱۰۔ میکاہ خدا کے بارے میں کس قسم کا تصور رکھتا تھا؟

ناحُوم کی کتاب

جب ظلم وستم کی انتہا ہو جائے تو خُدا مداخلت کرتا ہُوا دکھائی دیتا ہے۔ ناحوم کی کتاب اِس بات کی صاف علامت ہے۔ اس کتاب سے صاف ظاہر ہے کہ خُدا تشدّد، ظلم وستم اور اِنسانوں کے انسانوں کے ساتھ وحشیانہ سلوک کو پسند نہیں کرتا۔ اِس کتاب سے ہم یہ بھی سیکھتے ہیں کہ بدلہ لینا صرف خُدا ہی کا کام ہے۔ خُدا مغروروں کا مقابلہ کرتا ہے۔ کوئی قوم جو خُدا کے برخلاف بغاوت اور سرکشی کرتی ہے آخرکار کچلی جاتی ہے۔

مصنّف:۔ ناحوم اِس کتاب کا مصنّف ہے۔ سمجھا جاتا ہے کہ وہ القوش کا رہنے والا تھا۔ ناحوم کا لغوی مطلب ہے تسلی دینے والا۔ محبّت کرنے یا ترس کھانے والا۔ عام طور پر یہ خیال کیا جاتا ہے کہ القوش گلیل کا ایک شہر تھا۔ یہ بھی یاد رہے کہ تواریخی کتابوں میں القوش کا کوئی ذکر نہیں۔ جیرومؔ اِس امر کا دعوےٰ دار ہے کہ ناحوم گلیل کا رہنے والا تھا جو کفر ناحوم کے نزدیک تھا۔ کفر ناحوم کا مطلب

ہے ناحوم کا شہر۔ بعض کا خیال ہے کہ وہ میکاہ کے گاؤں کے نزدیک جنوب مغرب کی طرف کا رہنے والا تھا۔

ناحوم ایک محبِ الوطن مُقدّس تھا جس کے دل میں اسوریوں کے برخلاف انتہائی نفرت تھی۔ وہ اسوریوں کے جبر و ستم کو دیکھ کر لہو کے گھونٹ پیا کرتا تھا۔ اُس کے نزدیک سمندر۔ پہاڑ۔ طوفان، بادل اور دریا خُدا کے غیظ و غضب کی علامت تھے، شاعرانہ مزاج کے لحاظ سے وہ اپنی مثال آپ تھا۔ اس کا طرزِ بیان ڈرامائی اور شاعرانہ تھا۔

تاریخ :۔

۳ : ۸ سے اِس کتاب کی تاریخ کا پتہ چلتا ہے یعنی نوآمون کی تباہی کے وقت۔ نوآمون مصری شہر تھا۔ یہاں پر آمون دیوتا کی پرستش ہوتی تھی۔ موجود تحقیق سے معلوم ہوتا ہے کہ اسوری حاکم اسوربانی پال نے ۶۶۵ یا ۶۶۴ ق۔م میں اِس شہر کو تباہ کیا۔ ناحوم نے اِس کے کچھ تھوڑی دیر بعد اِس کتاب کو لکھا۔ یہ یہوداہ کے بدکردار بادشاہ منسّی کے دورِ سلطنت کا وقت تھا اور یسعیاہ اُس زمانہ میں نبوّت کرتا تھا۔

بعض ایک کے نزدیک یہ کتاب نینوہ کی تباہی سے پیشتر یعنی ۶۱۲ ق۔م میں لکھی گئی۔ ۶۱۲ ق۔م میں نینوہ کا شہر بیخ و بن سے اکھاڑا گیا۔ نینوہ کی شان و شوکت خاک میں ملا دی گئی۔ اُس کی جگہ ایک اور

سلطنت برپا ہوئی۔ یروشلیم میں ۶۹۸ سے ۶۴۳ ق۔م تک منسی حکومت
کرتا رہا۔ اُس کے بیٹے آمون نے صرف دو برس تک حکومت کی اور
اس کے بعد نوجوان یوسیاہ نے عنانِ حکومت سنبھالی۔ یرمیاہ اور
صفنیاہ یروشلیم میں نبوّت کر رہے تھے (۲۔ سلاطین ۲۲ : ۱۴-۲۰؛
۲۔ تواریخ ۳۴ : ۲۲-۲۸)۔ خلدہ نبیہ تھی جس کا اثر بادشاہ اور رعایا دونوں
پر تھا۔ ۶۲۳ ق۔م میں یوسیاہ کے دورِ سلطنت میں قوم کی زندگی میں
ایک بہت بڑا انقلاب آیا۔ جب شریعت کی کتاب ہیکل سے ملی تو
لوگوں نے اپنے آپ کو مُقدّس کیا۔ اگرچہ اِس انقلاب میں رُوحانی
گہرائی کا فقدان تھا لیکن لوگ شریعت کے تقاضوں کو سمجھنے لگے۔

ناحوم کن سے مخاطب ہے؟

اسُور کا دارلخلافہ نینوہ آیات ۱: ۱، ۹؛ ۳ : ۵ وغیرہ یہوداہ کے
لئے بھی حوصلہ افزائی کا پیغام ہے۔

مقصد:۔

اِس سے ایک سو پچاس برس بیشتر یوناہ کی منادی کے باعث
نینوہ کے لوگوں نے توبہ کی تھی۔ اُن کے توبہ کرنے پر خُداوند نے
اپنے فضل سے اُن پر رحم کیا۔ لیکن اس کے باوجود بھی نینوہ کے لوگ
گناہ میں گھر گئے (۳ : ۱)۔ خُداوند نے ایک دوسرے نبی کے وسیلہ
سے اُس کی تباہی کا اعلان کیا ۱ : ۸-۹ ناحوم کا مقصد یہ ہے کہ وہ
خُدا کی عدالت اور عدالت کی وجوہات کا اعلان کرے۔

مضمون :-
نینوہ کی تباہی یا بربادی

کلیدی آیات

۳ : ۵ - ۷

کلیدی الفاظ

بدلہ یا انتقام

نینوہ :-

نینوہ شہر کی بنیاد نمرود نے رکھی۔ صدیوں تک یہ شہر شہرہ آفاق رہا۔ اس کی فصیل ایک سو فٹ بلند تھی اور محیط ساڑھے سات میل تھا۔ اور یہ فصیل اس قدر چوڑی اور کشادہ تھی کہ تین رتھ بیک وقت پہلو بہ پہلو اُس پر دوڑ سکتے تھے۔ حملہ آوروں کے لئے یہ فصیل نہ صرف الجھن کا سبب تھی بلکہ ناقابلِ تسخیر بھی تھی۔ اُن کو اِس بات پر بھی فخر تھا کہ اُن کے بارہ سو حفاظتی بُرج تھے اور دیواروں کے باہر ایک سو پچاس فٹ چوڑی اور ساٹھ فٹ گہری خندق تھی۔ اِس کے باوجود بھی اِس شہر کی تباہی اِس قدر ہولناک تھی کہ سکندرِ اعظم نے ۳۳۱ ق-م میں اس کا نام و نشان بھی نہ پایا۔ ۱۸۴۲ء میں علمِ آثارِ قدیمہ کے ماہرین نے اس کی تحقیق کی۔ یوناہ اپنی کتاب کے ۴ : ۱۱ میں حیوانوں کا ذکر کرتا ہے۔ اِس پس منظر کے بعد ہم اِس کو بخوبی سمجھ سکتے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اِس شہر کے بیچ ہی میں چراگاہوں اور

مرغزاروں کا انتظام تھا جن میں مویشیوں کو پالا جاتا تھا تاکہ وہ بوقت ضرورت کام آ سکیں۔ یوناہ کے زمانہ میں اِس شہر کی آبادی تقریباً ۱۰ لاکھ نفوس پر مشتمل تھی اور ظاہر ہے کہ ناحوم کے زمانہ میں یہ زیادہ ہوگی۔

نینوہ کے لوگ جیسے کہ پہلے بیان ہوچکا ہے انتہائی ظالم قسم کے لوگ تھے۔ قتل وغارت اُن کے نزدیک بچوں کا کھیل تھا۔ غریبوں کا خون چوسنا اور اُن کو تنگ کرنا اُن کا مشغلہ تھا۔ ناحوم ۳ : ۱۔۷ میں اُن کے گناہوں کا ذکر کرتے ہوئے حسبِ ذیل گناہ بیان کرتا ہے۔

۱۔ خونریز شہر۔

۲۔ جھوٹے اور لوٹ مار کرنے والے۔

۳۔ قاتل۔

۴۔ جادوگر۔

۵۔ بدکردار۔

۶۔ خدا کے مخالف۔

خداوند کا کلام اُن کے بارے میں یہ ہے "لیکن خداوند نے تیری بابت یہ حکم صادر فرمایا ہے کہ تیری نسل باقی نہ رہے۔ مَیں تیرے بُت خانہ سے کھودی ہوئی اور ڈھالی ہوئی مورتوں کو نیست کروں گا۔ مَیں تیرے لئے قبر تیار کرونگا کیونکہ تو نکما ہے" (۱ : ۱۴)۔

جیسے کہ اُوپر بھی بیان ہو چکا ہے ناحوم کا لغوی مطلب ہے "تسلی دینے والا"۔ لیکن عجیب بات ہے کہ اس کتاب میں اس نام کے مطلب کی مطابقت نہیں ملتی۔ لیکن بغور مطالعہ کرنے سے ہم اِس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ خونریز اور ظالم اسوریوں کے برخلاف عدالت کا اعلان ہی قوم کے لئے تسلی کا باعث ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ ہمیں حکم ہے کہ ہم انتقام نہ لیں۔ لیکن ہم یہ تو کر سکتے ہیں کہ ظالموں کے ظلم کو اپنی سسکیوں اور آہوں کے وسیلہ سے خُدا کے کانوں تک پہنچائیں۔ ہم ناحوم کے اِن الفاظ سے تسلی پاتے ہیں کہ خُدا ظالموں کو نہیں چھوڑے گا۔ خدا کے غضب میں جو وہ بدکرداروں اور ظالموں کے خلاف ظاہر کرتا ہے ایمانداروں کے لئے تسلی ہے۔ برگزیدہ اور مُقدسین کی ایسی دعاؤں کا ذکر کلام میں پایا جاتا ہے کہ اَے خُداوند تُو ہی بدلہ لینے والا اور انتقام لینے والا ہے۔ ہم تو کمزور مخلوق ہیں اور ہم تجھ پر اور صرف تجھ پر ہی بھروسہ رکھتے ہیں"۔ پس کیا خدا اپنے برگزیدوں کا انصاف نہ کرے گا جو رات دِن اُس سے فریاد کرتے ہیں؟ اور کیا وہ اُن کے بارے میں دیر کرے گا؟ مَیں تم سے کہتا ہوں کہ جلد اُن کا انصاف کرے گا تو بھی جب ابنِ آدم آئیگا تو کیا زمین پر ایمان پائے گا" (لوقا ۱۸ : ۷-۸)۔ "اور وہ بڑی آواز سے چلا کر بولیں کہ اے مالک! اَے قدوس و برحق! تو کب تک انصاف نہ کرے گا اور زمین کے رہنے والوں سے ہمارے خُون کا

بدلہ نہ لے گا؟ اور اُن میں سے ہر ایک کو سفید جامہ دیا گیا اور اُن سے کہا گیا کہ اور تھوڑی مدّت آرام کرو جب تک کہ تمہارے ہم خدمت اور بھائیوں کا بھی شمار پُورا نہ ہو لے جو تمہاری طرح قتل ہونے والے ہیں" (مکاشفہ ۶ : ۱۰، ۱۱)۔

یہوؔاہ نے اپنے وقت پہ انتقام لینے کا وعدہ کیا ہے۔"اَے عزیزو! اپنا انتقام نہ لو بلکہ غضب کو موقع دو کیونکہ یہ لکھا ہے کہ خُداوند فرماتا ہے انتقام لینا میرا کام ہے۔ بدلہ میں ہی لُوں گا" (رومیوں ۱۲ : ۱۹)۔

یہوؔاہ اور نینوؔہ :۔

ناحوؔم کی تحریر کا مقصد بالکل صاف اور ظاہر ہے۔ اسُور کے دارالسلطنت نینوؔہ کی تباہی و بربادی کے بیان کے لئے انبیاء اصغر کی دو کتابیں یعنی یوناؔہ اور ناحوؔم مکمل طور پہ وقف کر دی گئی ہیں۔ یوناؔہ اِس سے پیشتر نینوؔہ کی عظیم شاہراہوں پر نینوؔہ کی تباہی کا اعلان کر چکا تھا اور اہلِ نینوؔہ نے اُس کے وسیلہ سے یہ سُن لیا تھا کہ یہوؔاہ قہر کرنے میں دھیما ہے (یوناہ ۴ : ۲)۔ اِس کے نتیجہ کے طور پر اُنکی توبہ اور خُدا کا رحم و فضل یوناؔہ کی کتاب کے اوراق سے صاف ظاہر ہے۔ اب ناحوؔم کی معرفت اُنہیں یہوؔاہ کی حقیقت کے بارے میں کچھ اور سیکھنا تھا"خُداوند غیور اور انتقام لینے والا خُدا ہے۔ ہاں خُداوند انتقام لینے والا اور قہّار ہے۔ خُداوند اپنے مخالفوں سے اِنتقام

لیتا ہے اور اپنے دشمنوں کے لئے قہر کو قائم رکھتا ہے . . . اور مجرم کو ہرگز بری نہ کرے گا . . ." (ناحوم ۱ : ۲ ، ۳) - جب ہم خُدا کے غضب اور غیوری کا ذکر پڑھتے ہیں تو اِس سے یہ مراد ہے کہ خُدا انسانوں پر یہ حق جتاتا ہے کہ خواہ وہ کسی قوم سے تعلق رکھتے ہوں وہ سب خدا ہی کی مخلوق ہیں اور خُدا اپنی مخلوق کے گناہوں کے عوض اپنا غضب برپا کرتا ہے - اِس سے یہ ظاہر ہے کہ جہاں یوناہ نے اپنے پیغام کو ختم کیا وہاں سے ناحوم شروع کرتا ہے - اوّل الذکر کہتا ہے کہ خُدا قہر کرنے میں دھیما ہے اور موخرالذکر کہتا ہے کہ وُہ مجُرم کو ہرگز بری نہ کرے گا - ناحوم ۱ : ۳ کے مطابق نبی اپنے پیغام کا مقصد صاف بیان کر دیتا ہے - اقوامِ عالم کو یہ سیکھ لینا چاہیئے کہ اُن کے ظلم اور آمرانہ مزاج خُدا کے غضب کو دعوت دیتے ہیں - اُن کو یہ بھی سیکھ لینا چاہیئے کہ خُدا ٹھٹھوں میں نہیں اڑایا جاتا اور کوئی گنہگار بھی اگر وہ توبہ نہ کرے تو خُدا کے غضب سے بچ نہیں سکتا - ناحوم یہ بھی کہتا ہے "خُداوند قہر کرنے میں دھیما اور قدرت میں بڑھ کر ہے اور مجرم کو ہرگز بری نہ کرے گا - خُداوند کی راہ گردباد اور آندھی میں ہے اور بادل اُس کے پاؤں کی گرد ہیں - وہی سمندر کو ڈانٹتا اور سکھا دیتا ہے اور سب ندیوں کو خشک کر ڈالتا ہے - بسن اور کرمل کملا جاتے ہیں اور لبنان کی کونپلیں مرجھا جاتی ہیں - اُس کے خوف سے پہاڑ کانپتے اور ٹیلے پگھل جاتے

ہیں۔ اُس کے حضور زمین ہاں دُنیا اور اُس کی سب معمُوری تھرتھراتی ہے کِس کو اُس کے قہر کی تاب ہے؟ اُس کے قہرِ شدید کو کون برداشت کر سکتا ہے؟ اُس کا قہر آگ کی مانند نازل ہوتا ہے۔ وُہ چٹانوں کو توڑتا ہے" (۱: ۳-۶)۔

چونکہ نینوؔہ نے پہلے سبق کو فراموش کر دیا ضرورت پڑی کہ اب اُسے گردباد اور آندھی سے سبق سکھایا جائے۔ یہ بات ہر ایک کو ذہن نشین کر لینا چاہیئے کہ خُدا کے اصول راستبازی پر مبنی ہیں اور دُنیا کی کوئی طاقت اُن کو تبدیل نہیں کر سکتی۔ بے شک خُدا محبّت ہے لیکن خدا راستبازی کو محبّت پر قربان نہیں کر سکتا۔ خُدا کے سامنے حسابات کو بیباق کرنا لازمی اور ضروری ہے۔ نینوؔہ کے لوگ نہ صرف ظالم تھے بلکہ کمینے بھی تھے۔ لیکن خُدا نے اُن کو یہ سکھایا کہ اُس کے غضب کو دعوت دینے والے بچ نہیں سکتے۔ اُن کو سبق سکھانے کے علاوہ ناحوؔم اُن کے سامنے خُدا کا اٹل اصول پیش کرتا ہے جس کا ذکر رومیوں ۱۱: ۲۲ میں ہے۔ یعنی "خُدا کی مہربانی اور سختی" یوناؔہ کی معرفت اُس کی مہربانی اور ناحوؔم کی معرفت سختی۔ نینوؔہ کی مثال سے اقوامِ عالم کو یہ بھی سیکھ لینا چاہیئے کہ وہ ظلم و ستم کرنے کے باوجود بھی خُدا کے غضب سے بچ نہیں سکتے۔ ہم انسانوں کے مقابلہ میں ناقابلِ تسخیر ہو سکتے ہیں لیکن خُدا کے مقابلہ میں نہیں۔ یہ وہی خُدا ہے جس کے غضب کو ہم پُرانے عہدنامہ میں بار بار دیکھتے ہیں وہ

نوحؔ اور اِس زمانہ میں بھی بالکل وہی خُدا ہے۔ وہ آج اور کل بلکہ ابد تک یکساں ہے۔ وہ اپنے اصول پر بدستور قائم ہے اِسلئے موجودہ زمانہ کے قومی راہنماؤں کو پُرانے زمانے کے حکمرانوں کی تباہی سے سبق سیکھ لینا چاہیئے۔

کتاب:-

کتاب کے ہر صفحہ پر نینوہؔ کی تباہی کے خلاف اعلان نظر آتا ہے۔ خُدا نے اگرچہ بہت تحمل کیا لیکن تباہی لازمی اور یقینی ہے اِس کتاب کے ایک ایک لفظ سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ انتقام لینا خُدا کا کام ہے۔ خُدا ہر اُس قوم کے خلاف اُٹھ کھڑا ہوتا ہے جو جنگ غارتگری، لوٹ کھسوٹ اور ناجائز دباؤ سے دوُسروں کی دولت پر قابض ہو جاتے ہیں۔

طرزِ تحریر:-

ناحوؔم کا طرزِ تحریر شاعرانہ ہے۔ بعض لوگوں کے نزدیک ناحوؔم نبی نہیں بلکہ ایک شاعر ہے۔ وہ اُسے رزمیہ شاعر کہہ کر پکارتے ہیں۔ اور بعض کے نزدیک ناحوؔم یرمیاہؔ نبی کے صحیفہ کی تفسیر نظم کے وسیلہ سے کرتا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ نظم، تصور اور ڈرامائی انداز کے لحاظ سے انبیاء کی کتب ناحوؔم کی کتاب کا مقابلہ نہیں کر سکتیں۔ وہ اِس کتاب میں دشمنوں کے خلاف خُدا کے انتقام اور یہوؔداہ کی حوصلہ افزائی کو ایسے انوکھے اور نرالے انداز سے بیان کرتا ہے۔

جس سے اُس کے شاعرانہ مزاج کا اظہار ہوتا ہے۔ بعض لوگ اُس
کو محض جذباتی سمجھتے ہیں۔ لیکن بلاتعصب مطالعہ کرنے والے یہ نتیجہ
نکالیں گے کہ اُس کی تحریر میں منطقی ترتیب پائی جاتی ہے اور اُس
کی غیرت کے مقابلہ میں اُس پر ایسے الزام لگانا، حقائق سے چشم پوشی
کرنا ہے۔ ناحوم کا طرزِ بیان اگرچہ سخت ہے لیکن یاد رکھیں کہ وہ
ایک غیور اور قادر خُدا کا مُنہ ہو کر بول رہا ہے۔ خُدا اپنے خادموں
کے ماتھوں کو دشمنوں کے مقابلہ میں سخت بنا دیتا ہے تاکہ وُہ
دنیاداروں کے ساتھ کسی قسم کا سمجھوتہ (کچھ لینا کچھ دینا) نہ کریں۔
کیونکہ وہ خُدا جس کے وہ پیامبر ہیں سمجھوتہ کرنے والا خُدا نہیں۔
نکتہ چین کچھ بھی کیوں نہ کہیں، ہم وثوق اور یقین سے کہہ سکتے ہیں کہ
ناحوم نبی اور خُدا کا پیغمبر تھا۔ اور اُس نے جو کچھ کہا خُدا کی مرضی سے
سے کہا۔ اس کا ثبوت یہ ہے کہ اُس کی نبوّت حرف بہ حرف پوری
ہوئی۔ تواریخ اِس امر کی زندہ شہادت ہے اور دُنیا کا کوئی شخص
اِس کو جھٹلا نہیں سکتا۔ ناحوم گویا دشمن کی قبر پر یہ لوحِ مزار (قبر
کا کتبہ) نصب کر کے یہ الفاظ اُس پر کندہ کر دیتا ہے "اے شاہِ
اسُور تیرے چرواہے سو گئے۔ تیرے سردار لیٹ گئے۔ تیری رعایا
پہاڑوں پر پراگندہ ہو گئی اور اس کو فراہم کرنے والا کوئی نہیں۔ تیری
شکستگی لاعلاج ہے۔ تیرا زخم کاری ہے۔ تیرا حال سُن کر سب
تالی بجائیں گے۔ کیونکہ کون ہے جس پر ہمیشہ تیری شرارت کا بار نہ

تھا" (۳ : ۱۸-۱۹)۔

چند رُوحانی اُمور :۔

اِس بات کو یاد رکھنا ضروری ہے کہ ازلی خُدا اب تک دُنیا کے تمام معاملات کو اپنے قابو میں لئے ہوئے ہے۔ اُس کا شاہانہ فرض یہ ہے کہ وہ دُنیا کے تمام کونوں تک سلطنت کرے۔ جب وُہ عدالت کے لئے اشارہ کرتا ہے تو بڑی سے بڑی قوم اپنے تمام تر مضبوط ہتھیاروں کے ساتھ تباہ و برباد ہو جاتی ہے۔ وہ لوگ جو جابرانہ حملوں سے مظالم ڈھاتے ہیں۔ اُن کے خلاف خُدا کے صبر کا پیمانہ لبریز ہوتا ہے۔ ناحوم اِس بات پر زور دیتا ہے کہ دُنیا کی تمام سلطنتیں جن کی بنیاد، خود غرضی، لالچ، دُنیاوی طاقت اور ظلم و ستم پر ہے بالکل تباہ و برباد ہو جائیں گی۔ ناحوم کا خُدا کے بارے میں تعلیمی پہلو بڑا صاف ہے۔ اُس کی نگاہوں میں خُدا بڑا راستباز، انتقام لینے والا، عدالت کرنے والا اور تحمل کرنے والا ہے۔ خُدا محبّت ہے۔ اِس کتاب کے شروع سے لے کر آخر تک صاف ظاہر ہے کہ خُدا نرم دِل ہے، محبّت کرنے والا ہے۔ لیکن اِس کتاب سے یہ بھی ظاہر ہے کہ جب کوئی قوم بار بار تنبیہ پانے کے باوجود بھی خُدا کی محبّت کا ناجائز فائدہ اُٹھاتی ہے تو بھی پیار کرنے والا خُدا اپنے غیض و غضب سے چڑھائی کرتا ہے۔ اگر یہ اُس کی محبّت کی وجہ سے ہے تو اُس کا غضب بھی تندی

کے ساتھ ظاہر ہوتا ہے۔

کتاب کے خاکے

خاکہ نمبر ۱

پہلا باب ۔ نینوہ کی تباہی کا یقین
دوسرا باب ۔ شہر کا محاصرہ
تیسرا باب ۔ تباہی کی وجہ
یہ خاکہ اِن الفاظ کے ساتھ ختم ہوتا ہے "کون ہے جس پر ہمیشہ تیری شرارت کا بار نہ تھا ؟"

خاکہ نمبر ۲

پہلا باب ۔ نینوہ کی تباہی کا اعلان
دوسرا باب ۔ نینوہ کی تباہی کا بیان
تیسرا باب ۔ نینوہ اُس تباہی کا مستحق ہے ۔

خاکہ نمبر ۳

پہلا باب ۔ پاک خُدا کی نینوہ کے لوگوں کے گناہ کے خلاف نفرت اور کراہیت ۔

دوسرا باب۔ نینوہ کی تباہی کی نبوت
تیسرا باب۔ تباہی کی وجہ

خاکہ نمبر ۴

پہلا باب ۔ عظیم خدا کی تصویر
دوسرا باب۔ نینوہ کے زوال کی تصویر
تیسرا باب۔ بدکار شہر کی بربادی کا بیان

خاکہ نمبر ۵

پہلا باب ۔ انتقام کا فتویٰ
دوسرا باب۔ انتقام کی رویا
تیسرا باب۔ انتقام کا ثبوت

خاکہ نمبر ۶

پہلا باب ۔ نینوہ کے خلاف عدالت کا اعلان
دوسرا باب۔ نینوہ کے خلاف عدالت کا بیان
تیسرا باب۔ نینوہ کے خلاف عدالت کی حمایت

خُداوند کے روز کا نبی کہلاتا ہے۔ یہ محاورہ تین طریقوں سے استعمال کیا گیا ہے۔

(۱) مقامی (۲) قطعی یا حتمی (۳) دوہرا مطلب

مندرجہ ذیل حوالہ جات سے یہ امر ثابت ہوتا ہے۔

یسعیاہ ۲ : ۱۲، ۶ : ۹ ، ۱۳ : ۲۶ ، ۱۴ : ۳ یرمیاہ ۳۰ : ۷-۸ ، ۴۶ : ۱۰ نوحہ ۲ : ۱۶ حزقی ایل ۷ : ۱۹، ۱۳ : ۱۵، ۳۰ : ۲۳ عاموس ۵ : ۱۸-۲۰ عبدیاہ ۱۰: ۱۵ صفنیاہ ۱ : ۷ ذکریاہ ۱ : ۱۴ ، ملاکی ۴ : ۵

ضمیمہ ۲ : ۲۸

اکثر یہ خیال کیا جاتا ہے کہ مسیحی مذہب کی ابتدا کی تاریخ عیدِ پنتکست کا دن ہے۔ ۲ : ۲۸ تا ۳ : ۲۱ اِس بات کے وعدہ کی تکمیل کے ثبوت کے سلسلہ میں یہ پیش کیا جاتا ہے کہ ہمارے خداوند یسوع مسیح نے یہودیوں کے سن میں خداوند کی بادشاہت کا اعلان کیا اور اپنے آپ کو بطور مسیح موعود پیش کیا۔

صلیب پر خداوند مسیح نے دعا کی کہ "اَے باپ انہیں معاف کر۔۔۔" اس کا یہ مطلب ہے کہ یہودیوں کے لئے ابھی موقع ہے کہ وہ توبہ کر کے مسیح کو قبول کریں۔ پنتکست کے معجزات خدا کی طرف سے نشان کے طور پر دیئے گئے ہیں جو اِس بات کو ثابت کرتے ہیں۔

عملی اسباق

۱۔ خُدا کے تحمل کی بھی ایک حد ہَے۔
۲۔ خُدا سارے جہاں کو سنبھالتا اور قائم رکھتا ہے۔
۳۔ جب ہم خُدا کے غضب کے بارے میں سوچتے ہیں تو ہمیں اُس کی محبّت کو فراموش نہیں کرنا چاہیئے۔
۴۔ تمام اقوام اور افراد کے لئے گناہ کی مزدوری موت ہے۔
۵۔ وہ تمام باتیں جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ ہم اپنے ہم جنس اِنسانوں کے ساتھ ناجائز سلوک کرتے ہیں تو اِس سے ہم خُدا کے غضب کو بڑھا دیتے ہیں۔
۶۔ وُہ قوم جس کی بنیاد تکبر، ظلم، اِنسانی طاقت اور خود غرضی پر ہے۔ وہ یومِ حساب کے وقت کِسی دوست اور خیر خواہ کی توقع نہیں کر سکتی۔
۷۔ خُدا کے ازلی ارادہ میں جو وہ سارے جہاں کے لئے رکھتا ہَے۔ ایک بدکار شہر کی بربادی معمولی سی بات نہیں ہَے۔
۸۔ دُکھ اور غم کے دنوں میں وہ لوگ جو خدا پر بھروسہ نہیں رکھتے بے بیان مصائب اور تکالیف میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔

سوالات

۱۔ ناحوم کی نبوّت کا مرکزی پیغام کیا ہے؟ نیز اس کا مضمون کلیدی آیات اور کلیدی لفظ کون سے ہیں؟
۲۔ اِس کتاب کا یوناہ کی کتاب سے کیا تعلق ہے؟
۳۔ ناحوم کی نبوّت کو کس طرح تین حصّوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔
۴۔ نینوہ کے شہر کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں۔
۵۔ پولس کے الفاظ "خُدا کی مہربانی اور سختی" کا اطلاق یوناہ اور ناحوم کی نبوّت سے کس طرح ہوتا ہے؟
۶۔ ناحوم اور یرمیاہ کے پیغامات میں کونسی مطابقت پائی جاتی ہے۔
۷۔ ناحوم ایک زبردست شاعر تھا۔ اُسکا آپکے پاس کونسا ثبوت ہے؟
۸۔ ناحوم اپنے نام کے لغوی مطلب کے لحاظ سے کس طرح تسلی دینے والا ہے۔
۹۔ یوناہ اور ناحوم خُدا کے کردار کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟
۱۰۔ اِس زمانہ کے لوگوں کیلئے ناحوم کا کیا پیغام ہے؟
۱۱۔ خُدا کے غضب اور محبّت کو کن الفاظ میں بیان کیا گیا ہے۔
۱۲۔ کیا ناحوم محض جذباتی تھا جس طرح بعض لوگ سمجھتے ہیں۔

حبقوق کی کتاب

خُدا نے ہر انسان کو ایک دوسرے سے مختلف بنایا ہے۔ ہر ایک اِس دُنیا میں اپنے طرز سے کام کرتا ہے۔ ہر ایک مصنّف اپنی تصنیف میں اپنی شخصیّت کو عجیب طریقہ سے ظاہر کرتا ہے۔ حبقوق کے بارے میں یہ بات خصوصیّت کے ساتھ پائی جاتی ہے۔ دوسرے انبیاء کے برعکس نہ تو وہ اپنے اہل وطن اور نہ ہی باہر کے لوگوں سے مخاطب ہے۔ وہ صرف خُدا سے مخاطب ہے۔ وہ دوسروں کے برعکس پیغام دینے پر نہیں بلکہ ایک معمّہ کو حل کرنے کے لئے کمر کَسے ہوئے ہے۔ اور یہ ایک ایسی اُلجھن تھی جس نے اُس کو حساس بنا دیا تھا۔ حبقوق کی اُلجھن اور نبوّت بابل یا کسدی تھے۔ اور یہ ایسے دشمن تھے جنہوں نے مدّتِ مدید سے عہد کے فرزندوں کو دِق کر رکھا تھا۔ اِن دشمنوں میں سے تین قابلِ ذکر ہیں۔

۱۔ ادومی

۲۔ اسوری

۳۔ کسدی یا بابلی

خُدا نے تین عبرانی انبیاء کو خصوصیّت کے ساتھ اِن تین طاقتوں کے خلاف نبوّت بخشی۔ عبدیاہ کی نبوّت کا تعلق ادوؔم سے ہے۔ ناحوؔم کا اسوریوں سے اور حبقوؔق کا کسدیوں یا بابلیوں سے۔ عہدِ عتیق میں حبقوؔق کی نبوّت سے بڑھ کر اور کوئی ایسی نبوّت نہیں ہے جس نے بوجھ کے تلے دبی ہوئی رُوحوں کو اُمید اور بھروسہ کا پیغام دیا ہو۔ لیکن افسوس کی بات یہ ہے کہ نہ ہی اِس کتاب کو سمجھنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اور نہ ہی اِس پر زور دیا جاتا ہے۔ بلکہ بہت حدتک اِس کتاب کو نظر انداز کیا جاتا ہے۔ مناسب ہے کہ اِس کتاب کے حقیقی مطلب کو سمجھا جائے۔ مقصد کا کھوج نکالا جائے۔ اس کا مطالعہ کیا جائے اور اُس کو کثرت کے ساتھ استعمال کیا جائے۔ یہ بات وثوق کے ساتھ کہی جا سکتی ہے کہ اِس زمانہ میں اِس کتاب کی اشد ضرورت ہے جبکہ ہم ایمان کے بانی اور کامل کرنے والے یسوعؔ پر تکنے رہنے کی نسبت دنیا کی اُلجھنوں اور مشکلات میں بُری طرح سے گرفتار ہیں۔ حبقوؔق کے زمانہ میں لوگوں کو ایک ایسے نبی کی ضرورت تھی جو یقین اور اُمید کا پیغام دے سکے اور حبقوؔق کی کتاب کے ایک ایک لفظ سے ظاہر ہے کہ اُس نے زمانہ کی ضرورت کے مطابق خُدا کی مرضی کو پُورا کیا۔ حبقوق کی چھوٹی سی کتاب میں ایمان کا بہت بڑا سبق ہے۔ اس کا نام عبرانی زبان سے ہے جس کا لغوی مطلب

ہے "گلے لگ کر ملنا یا بغل گیر ہونا"۔ مارٹن لوتھر کے مطابق یہ نبی حوصلہ افزائی کرنے والا یا دل بڑھانے والا ہے۔ اُس نے اپنے ذاتی تجربہ سے شکوک کے ساتھ کشمکش کرتے ہوئے ایمان کی جنگ جیتی جسکا یہ نتیجہ ہُوا کہ اُس نے بیدل اور کمزور انسانوں میں ایمان کی رُوح پھُونک دی۔

مصنّف :-

نہایت یقین سے کہا جا سکتا ہے کہ حبقوق خُود اِس کا مصنّف ہے۔ ۱:۱۔ حبقوق کا لغوی مطلب جیسے کہ اُوپر بیان ہو چکا ہے "گلے لگ کر ملنا یا بغل گیر ہونا" ہے۔ اُس کی زندگی کے حالات کے بارے میں بہت زیادہ علم نہیں ہو سکتا، لیکن یہ کہا جا سکتا ہے کہ وہ خُدا کے سامنے اپنی قوم کا مُنہ ہو کر بولتا تھا۔ وہ انتھک محنت کرنے والا شخص تھا۔ رُوحانی جوش سے بھرا رہتا تھا اور جب تک کسی مشکل کو حل نہ کر لیتا وہ اس میں لگا رہتا تھا۔ اُس کو ایمان کا نبی بھی کہہ کر پکارا جاتا ہے۔ وہ حساس ہونے کے باوجود مستقل مزاج اور ثابت قدم تھا۔

کن سے خطاب کیا گیا؟

اِس کتاب میں کسی خاص شخص یا خاص گروہ کو خطاب نہیں کیا گیا۔ لیکن بلا شک یہ کہا جا سکتا ہے کہ بابلی فتح سے پیشتر یہ یہوداہ کے سامنے پیش کی گئی۔

سنِ تصنیف :-

یہاں پر سلطنت یا اسوریوں کی طرف اشارہ نہیں۔ اسوریوں نے دس قبائل کو اسیری میں دھکیلا تھا۔ اسیریٔ بابلؔ کی دھمکی سے صاف ظاہر ہے۔ اِس لئے یہ کہا جا سکتا ہے کہ یہ کتاب حزقیاؔہ کے عہدِ سلطنت میں اور یروؔشلیم کی آخری تباہی کے درمیان لکھی گئی۔ اِس کتاب کی تاریخ کا تعین ۶۱۰ ق۔م سے ۵۸۹ ق۔م تک ہے۔

مقصد :-

بعض اوقات یوناؔہ کی کتاب کی طرح اس کتاب میں بھی یہوؔداہ کی طرف براہِ راست اشارہ نہیں، لیکن تجربہ کی بنا پر مصنّف اپنے پیغام کو یہوؔداہ کے ساتھ نسبت دیتا ہے۔ یہاں پر بھی خُدا کے برخلاف شکوہ کرتا ہے کہ وہ یہوؔداہ کے گناہوں کو دیکھ کر اپنی آنکھیں بند کئے ہوئے ہے۔ خُدا یہ جواب دیتا ہے کہ میں یہوؔداہ کے گناہوں کی وجہ سے خاموش نہیں ہوں میں کسدیوں کی معرفت اُسے سزا دوں گا۔ اِس کے باوجود بھی نبی پھر شکوہ کرتا ہے کہ خُدا کسدیوں کے ظلم و ستم کو دیکھ کر بھی کیوں خاموش ہے۔ کیونکہ کسدی بے حد ظالم تھے۔ یسعیاہ اُن کے ظلم کی تصویر اپنے صحیفہ میں کھینچتا ہے۔ (یسعیاہ ۳ : ۶-۷)۔ خُدا جواب دیتا ہے کہ وہ کسدیوں کی بھی عدالت کرے گا۔ آخرکار ایک ایسا وقت آئے گا کہ "زمین خُدا کے

جلال سے معمور ہوگی" (۲ : ۳ ، ۱۴)۔ نبی اِس کتاب کو تعریف و تمجید کے کلمات سے ختم کرتا ہے۔ اور اعلان کرتا ہے کہ خُدا مکمل بھروسہ کے لائق ہے۔ وہ صفائی کے ساتھ بیان کرتا ہے کہ خُدا پاک اور راستباز ہے اِس لئے وہ لازماً گناہ کے باعث سزا دے گا۔ وُہ فتح مندی کے ساتھ یہ نعرہ بھی بلند کرتا ہے کہ "بیرونی اور خارجی حالات خواہ کتنے بھی دل شکن کیوں نہ ہوں ایمانداروں کے لئے لازمی ہے کہ وہ خداوند کا انتظار کریں"۔

مضمون

"صادق اپنے ایمان سے زندہ رہے گا"۔

کلیدی آیات

(۱) ۲ : ۴ "دیکھ متکبّر آدمی کا دل راست نہیں ہے لیکن صادق اپنے ایمان سے زندہ رہے گا"۔

کلیدی الفاظ

(۲) ۳ : ۱۷-۱۸ کب تک ؟ ایمان ۔ منتظر رہ ۔

کتاب کے خاکے

کتاب کو تین حِصّوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ پہلے حصّہ میں حبقوق ایک مشکل کو سامنے رکھتا ہے جس کا تعلق خدا کے ساتھ ہے۔ اور وُہ یہ ہے کہ ایسے وقت جب بدکردار خوشحال اور ایماندار

تنگدست ہوں تو کوئی کیونکر خُدا پر ایمان رکھے گا۔ دوسرے باب میں
اِس سوال کا جزوی جواب ملتا ہے۔ جس کا اعلان اُمید اور ایمان
کی دیدگاہ کے برُج سے ہوتا ہے۔ تیسرے باب میں اُمید اور ایمان
کا اعلان ملتا ہے لیکن اِس کے ساتھ اِس ایمان کو قائم رکھنے کی
قوّت بھی حاصل ہوتی ہے۔

پہلا حِصّہ

حبقوق کی کش مکش شکوک کے ساتھ یا ایک شکی شخص کا خُدا
کے ساتھ مکالمہ۔ یہاں پر ایک عجیب قسم کی مشکل ہے، بائبل میں
ایسے اور شخصوں کا بھی ذکر ہے جیسے یوحنّا اصطباغی، توما، ایوب
اور ۷۳ زبُور کا مصنّف۔ اِن سب میں بہت سی باتیں مشترک ہیں۔
اس کتاب میں شک کرنے والا خُدا کے خلاف شکوہ کرتا ہے ۱:
۲-۴؛ ۱: ۵-۱۱ میں خُدا اُسے جواب دیتا ہے۔ کسی نے کہا ہے
کہ "اپنے شکوک کو خُدا کے سامنے لائیں اور اِن سوالات پر باری
باری فتح پانے کے لئے خُدا کے چہرے کے طالب ہو جائیں اور نہ
اُس کے فضل کا مزہ چکھیں"۔ خُدا اُسے کہتا ہے کہ میں اپنی قوم کو
درست کرنے کے لئے کسدیوں کو اُن کے خلاف استعمال کر رہا
ہوں لیکن میرے فضل کا ہاتھ ہنوز بڑھا ہوا ہے۔ مَیں کسدیوں کے
ظلم وستم سے بھی واقف ہُوں اور اُن کو بھی مناسب سزا دونگا
۱: ۱۳ میں نبی، خُدا کو اُس کی آنکھوں کی پاکیزگی پر غور کرنے کی دعوت

دیتا ہے اور وہ شکوہ کرتا ہے کہ" اے خدا تو جس کی آنکھیں پاک ہیں اور بدی کو دیکھ نہیں سکتا تو گنہگاری پر نگاہ نہیں کر سکتا پھر تو دغاباز پر کیوں نظر کرتا ہے"اور یوں باب کے آخر تک نبی ایسے شکووں کو جاری رکھتا ہے۔

دُوسرا حصّہ (باب ۲)

ایمان کی دیدگاہ ۔ اس دیدگاہ پر اُسے حقیقت سے آگاہ کر دیا گیا ۔ اور اُس نے اِس عجیب و غریب راز کو معلوم کیا کہ انسان اِن الجھنوں کو سمجھ نہیں سکتا جب تک وہ اِس بھید کو معلوم نہ کر لے کہ"صادق اپنے ایمان سے زندہ رہے گا"۔ پولسؔ اور مارٹن لوتھر کے نزدیک یہ ایسے ہی ایمان کی تصویر تھی۔ ہمارے نزدیک یہ الفاظ نجات کے علاوہ خدمت کی تصویر بھی ہیں۔ اِس میں خُدا کے ساتھ وفاداری کا بھی بھید ہے ۔ ۲ : ۲۰ میں وہ ایک اور بھید کو معلوم کرتا ہے کہ خُداوند اپنی مُقدّس ہیکل میں ہے ۔ ساری زمین اُس کے حضور خاموش رہے ۔ اِس سے یہ ظاہر ہے کہ وہ عبادتوں میں سنجیدگی کے بھید کو بھی معلوم کرتا ہے ۔ اِس سے صاف ظاہر ہے کہ خُدا زندہ اور موجود ہے اور اُس کے سامنے سنجیدہ ہونے کی کتنی بڑی ضرورت ہے ۔ اسکا بہت بڑا تعلق یسعیاہ کے چھٹے باب سے بھی ہے ۔

تیسرا حصّہ

روشن خیال نبی عبادت میں جھک جاتا ہے۔ باب ۳

اِس سارے باب میں نبی ہمیں عبادت میں جُھکا ہُوا نظر آتا ہے۔ ایوب کی مانند وہ دُکھوں کے ہجوم میں بھی خوشی اور فتح مندی کا نعرہ بلند کرتا ہے (ایوب ۱۹: ۲۵)۔ حبقوق ۳: ۱۷-۱۸)۔ ایکدفعہ دانی ایل ویبسٹر کے پاس چند دوست آئے اور اُس سے پُوچھا کہ انگریزی ادب کا بہترین حصّہ کونسا ہے۔ سارے دوست آپس میں گفتگو کرنے میں محو ہو گئے۔ ایک نے کہا کہ "پیدائش کی کتاب میں تخلیق کا واقعہ ادب کا بہترین شہ پارہ ہے"۔ دوسرے نے کہا کہ "نہیں پہاڑی وعظ بہترین ہے"۔ تیسرے نے کہا کہ "یوحنا عارف کے مکاشفہ کا وہ بیان جس میں نجات یافتہ لوگوں کی جلالی حالت کا بیان ہے بہترین ہے" دانی ایل ویبسٹر نے حبقوق کی کتاب کا یہ حصّہ زبانی دہرایا اور کہا کہ "اِس سے بہتر دنیا میں اور کوئی ادب نہیں ہو سکتا"۔

"اگرچہ انجیر کا درخت نہ پھُولے اور تاک میں پھل نہ لگے اور زیتون کا حاصل ضائع ہو جائے اور کھیتوں میں کچھ پیداوار نہ ہو اور بھیڑ خانہ سے بھیڑیں جاتی رہیں اور طویلوں میں مویشی نہ ہوں تو بھی میں خُداوند سے خوش رہوں گا اور اپنے نجات بخش خُدا سے خوش وقت ہوں گا۔ خُداوند خُدا میری توانائی ہے وہ میرے پاؤں ہرنی کے سے بنا دیتا ہے اور مجھے میری اونچی جگہوں میں چلاتا ہے"۔

واعظین کے لئے مواعظات کا اِس میں بہت بڑا ذخیرہ اور خزانہ ہے اور خُدا کے بارے میں شک رکھنے والے لوگوں کے لئے یہ کتاب مشعلِ راہ ہے۔ اس نبوّت میں خداوند خُدا قادرِ مطلق کا جو ایمان یقین کا ماخذ ہے کثرت کے ساتھ بیان کیا گیا ہے یہ کتاب بوجھ کے نیچے کراہتی ہوئی رُوحوں کو ایمان اور اُمید کی بلندیوں پر لے جاتی ہے۔

خاکہ نمبر ۲

اِس خاکہ میں بھی ہم اس کو تین حصّوں میں تقسیم کر سکتے ہیں

پہلا حِصّہ

پہلا باب ۔ ایک بوجھ

دوسرا حِصّہ

دوسرا باب ۔ ایک رویا

تیسرا حِصّہ

تیسرا باب ۔ ایک دُعا

پہلا حِصّہ

۱: ۲ ۔ ۴ میں وہ اپنا بوجھ بیان کرتا ہے ۔ ۱: ۵ ۔ ۱۱ میں خُدا اُسے جواب دیتا ہے ۔ ۱: ۱۲ ۔ ۱۷ میں وہ خُدا کے سامنے پھر اپیل کرتا ہے۔

دوسرا حصّہ

اِس میں ایک رویا کا ذکر ہے۔ وہ بیان کرتا ہے کہ میں اپنی دیدگاہ پر کھڑا رہوں گا اور بُرج پر چڑھ کر انتظار کروں گا۔ شکی انسانوں کے لئے ایک عجیب قسم کا سبق ہے اور وہ یہ ہے کہ وہ اپنے تمام بوجھ کو لے کر مسیح مصلوب کے پاس آجائیں جو ایسے لوگوں کو مکمل آرام کی دعوت دیتا ہے (متی ۱۱ : ۲۸-۳۰)۔ حبقوق نے اِس بھید کو معلوم کر لیا اور اِس بھید کو معلوم کر کے خوشی کا نعرہ بلند کیا کہ صادق صرف ایمان ہی سے جیتا رہے گا۔ اِس کا اقتباس نئے عہدنامہ میں تین مرتبہ کیا گیا ہے جس کا ذکر آگے چل کر کیا جائیگا۔ وہ جو ہمارے خُداوند یسوعؔ مسیح کے خُدا پر ایمان رکھ کر راستباز ٹھہرائے جاتے ہیں وہ ایک نئی رُوحانی زندگی حاصل کرتے ہیں۔ اور اِس کے باعث وہ ہمیشہ مسیح کے ساتھ رہیں گے۔ اور اِس زندگی کے کوتاہ پن کے باوجود بھی اِس حاصل کردہ نئی زندگی میں چلتے رہیں گے۔ وہ ایک اور بھید کو بھی معلوم کرتا ہے کہ زمین خُداوند کے عرفان سے معمُور ہوگی (۲ : ۱۴)۔ اگرچہ اس کی تکمیل مسیح کی آمدِ ثانی کے وقت ہوگی۔

تیسرا حصّہ

حبقوق کی یہ دعا دراصل ایمان کی جنگ کی ایک عظیم رزمیہ نظم ہے۔ یہ خُدا کے سامنے اپیل سے شروع ہوتی ہے اور خُوشی کے نعرہ

کے ساتھ اختتام پذیر ہوتی ہے۔ لفظ "خوش رہوں گا" کا یہ مطلب بھی ہو سکتا ہے کہ مَیں نے جو خوشی خداوند میں حاصل کی ہے اس خوشی میں چھلانگیں لگاؤں گا اور اِسی خوشی کے باعث جھوموں گا۔ لفظ "خوش وقت رہوں گا" جو استعمال کیا گیا ہے اس کا یہ مطلب بھی ہو سکتا ہے کہ مَیں مسرور ہوں گا۔ مَیں ایمان کی خوشی میں دیوانہ وار ناچنا شروع کروں گا۔ یہ ایک بہترین خوشی ہے لیکن اِس خوشی کے باوجود حالات بدترین ہیں۔ اِس سے بڑھ کر اور کون سی فتح ہو سکتی ہے۔ اختصار کے طور پر ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ یہاں پر بوجھ ہے، رویا ہے اور دُعا ہے۔ پہلے باب میں دوگنا مشکل ہے۔ دوسرے باب میں دوگنا وعدہ ہے اور تیسرے باب میں دوگنا پھل ہے۔ یعنی ماضی کے لئے تعریف اور مستقبل کے لئے ایمان۔ پہلے باب میں ایمان آہیں بھرتا نظر آتا ہے۔ دوسرے باب میں ایمان دیکھتا یا نظر کرتا ہے۔ تیسرے باب میں ایمان گاتا ہوا نظر آتا ہے۔ ہم اس کا مندرجہ ذیل خاکہ بھی بنا سکتے ہیں۔

پہلا باب۔ "ایک بوجھ" ایمان مشکل کے ساتھ اُلجھا ہُوا ہے۔
دوسرا باب۔ "ایک رویا" ایمان حل تلاش کرتا ہُوا نظر آتا ہے
تیسرا باب۔ "ایک دُعا" ایمان، یقین کے باعث جلالی خوشی میں مگن ہے۔

خاکہ نمبر ۳

۱۔ نبی کا شکوہ کہ خدا یہوواہ کے گناہوں کے خلاف اس کی عدالت کیوں نہیں کرتا۔ ۱ : ۱ - ۴

۲۔ خدا کا جواب کہ کسدیوں کے وسیلہ سے عدالت ہوگی۔ ۱ : ۵ - ۱۱

۳۔ نبی کا شکوہ کسدیوں کی بدکرداری کے خلاف ۱ : ۱۲ - ۲ : ۱

۴۔ خدا کا جواب کہ کسدیوں کی بھی عدالت ہوگی۔ ۲ : ۲ - ۲۰

۵۔ نبی کی بیداری کے لئے دُعا اور نبی کے اظہار اپنے اعلےٰ ایمان پر۔ ۳ : ۱۷ - ۱۹

خاکہ نمبر ۴

۱۔ نبی کا دُکھ۔ پہلا باب

(ا) یہوواہ کے جرائم کی وجہ سے ۱ : ۱ - ۴

(ب) ہونے والی عدالت کی وجہ سے ۱ : ۱۵ - ۱۷

(ج) کسدیوں کا ناقابلِ تسخیر ہونا ۱ : ۵ - ۱۱

(د) کسدیوں کی بدی ۱ : ۱۲ - ۱۷

۲۔ نبی کو سکھایا جاتا ہے۔ دُوسرا باب

خدا راستباز ہے۔

(ا) اپنی شخصیت کے لحاظ سے ۲ : ۱ - ۴

(ب) عالمگیر طور پر ۲ : ۵ - ۲۰

(ج) کسدیوں کا لیٹرا پن یا غارتگری ۲ : ۵-۸

(د) کسدیوں کی بے دردی ۲ : ۹ - ۱۱

(لا) کسدیوں کی سنگدلی یا بے رحمی ۲ : ۱۲ - ۱۴

(و) کسدیوں کے نفرتی کام ۲ : ۱۵-۱۸

(ز) کسدیوں کا مذہب ۲ : ۱۹ - ۲۰

۳- نبی کی شادمانی - تیسرا باب

(ا) نبی کا ایمان غالب آتا ہے - ۳ : ۱

(ب) ایمان بھید ہے (دیکھتا ہے) ۳ : ۲ - ۱۶

(ج) ایمان کی فضیلت - ۳ : ۱۷ - ۱۹

حبقوق کی کلیدی آیت ۳ : ۴

"صادق اپنے ایمان سے زندہ رہے گا"، یہ بیان تین دفعہ عہدِ جدید میں دہرایا گیا ہے۔ رومیوں ۱ : ۱۷، گلتیوں ۳ : ۱۱ اور عبرانیوں ۱۰ : ۳۸

حبقوق ہم سب کی مانند ایک بات کو سمجھنا چاہتا ہے لیکن خداوند نے اُس پر صاف ظاہر کیا کہ وہ ایسا نہیں کر سکتا۔ خدا نے اُس کو سمجھایا کہ وہ صرف ایک ہی گر کو یاد رکھے کہ خدا پر مکمل بھروسہ ایمان کے لئے ضروری اور کافی ہے۔

جب حبقوق اِس سادہ سے سبق کو اچھی طرح سے سمجھ گیا تو اُس نے دریافت کر لیا کہ خُدا قابل بھروسہ ہے۔ خُدا نے حبقوق کو یہ دکھایا کہ اگرچہ بابلی لوگ یہوواہ کو سزا دینے کے لئے استعمال کئے جائیں گے لیکن خُدا اپنے مقررہ وقت پر بابلیوں کو بھی اُن کے گناہوں کی سزا دے گا۔ یہ کتاب سسکیوں اور آہوں سے شروع ہو کر خوشیوں کے ترانے پر ختم ہوتی ہے۔ ہمارا اپنا زمانہ دُنیا کی تاریخ کا سب سے تاریک زمانہ ہے۔ جب دُنیا کے تشدد کو دیکھ کر ہمارے دل خوف سے بھر جاتے ہیں تو چاہیئے کہ ہم اِس چھوٹی سی کتاب کے پیغام پر از سرِ نو غور کریں۔ حبقوق اپنے ذاتی تجربہ کی بنا پر بیان کرتا ہے کہ خُدا اب بھی تخت نشین ہے۔ زمانہ کے حالات خواہ کتنے بھی بگڑ جائیں خدا اور صرف خُدا ہی بھروسہ اور تکیہ کے لائق ہے۔

کتاب (بطور خاکہ)

حبقوق اپنی کتاب کو ڈرامائی طور پر پیش کرتا ہے۔ یاد رہے کہ یہ گفتگو نبی اور یہوواہ کے درمیان ہے۔ اس میں کسدیوں کے مظالم کے خلاف افسوس کا سلسلہ جاری رہتا ہے۔ اِس کتاب کا متن اِس بات میں پایا جاتا ہے کہ نبی ایک نظم کے ذریعہ خُدا پر جو اُس کی نجات ہے بھروسہ کا اظہار کرتا ہے۔

۱۔ نبی کا پُرمحبت اظہارِ ناراضگی

۱ : ۲۔۴ میں نبی بیان کرتا ہے کہ خدا کِس طرح سے برداشت کرتا ہے کہ یہوؔواہ کے بدکار اور لاقانونیت میں زندگی بسر کرنے والے لوگ بے سزا چھوڑے جاتے ہیں۔ خُدا کب تک اِس ظلم اور بیمانہ کردار کی اجازت دے گا۔

خُدا کب تک یروشلیم کی بدکرداری کی برداشت کرے گا۔ اِس میں کوئی شک نہیں کہ نبی یہاں پر بھی خُدا کے خلاف شکوہ کرتا ہے۔

۲۔ یہوؔآہ کا پہلا جواب۔ ۱ : ۵۔۱۱ میں خُدا اِس بات سے صاف انکار کرتا ہے کہ وہ گُناہ کے بارے میں بے خبر اور لاپرواہ ہے۔ خُدا نبی کو چیلنج کرتا ہے کہ وہ کس طرح اُن کی محدود سرحدوں کے پار دیکھنے کی کوشش کرے گا۔ خُدا کہتا ہے کہ مَیں تو پہلے ہی معروفِ کار ہوں اور مَیں کسدیوں کو یروؔشلیم کے انتباہ کے لئے مقرر کر چُکا ہوں۔ کسدی ظالم، تند اور مہلک ہتھیار ہیں جو ساری سرزمین تازیانہ کا کام دیں گے۔ اور یہ قوم کی زندگی میں بہت بڑا المیہ ہوگا۔ یہودآہ ہرگز بے سزا نہ چھوٹے گا۔

۳۔ اخلاقی مشکل ۱ : ۱۲۔۱۴۔ نبی خدا کے خلاف پہلے ہی شکوہ کر چکا ہے۔ اب وہ اِس بات کو سُن کر حیران ہو جاتا ہے کہ خُدا اسرائیل کی اصلاح کے بغیر کِسی قسم کا طریقۂ کار استعمال کر رہا ہے۔

وہ یہوواہ کو درست کرنے کے لئے کس قسم کے ہتھیار استعمال کریگا۔
یہ کیسے ممکن ہے کہ راستباز خُدا اپنے لوگوں کو درست کرنے کے
لئے کسدیوں جیسے ظالم خونریز اور جابر دشمنوں کو استعمال کرے۔
نبی اس بات کو سمجھنے سے بھی قاصر ہے کہ خُدا کی قدوسیّت اور پاکیزگی
کا کسدیوں کے ظلم اور طریقۂ کار میں کیا مطابقت ہے۔ یہ ایک حقیقی
اور عملی مشکل تھی جو حبقوق جیسے پُرجوش اور غیور نبی کی سمجھ سے بعید
تھی۔ ۱: ۱۳ میں وہ دلیرانہ طور پر خُداوند کو چیلنج کرتا ہے کہ وہ اپنے
طریقۂ کار پر غور کرے۔

۴۔ ایک ضروری فیصلہ ۱: ۱۳ - ۱۷

نبی اس وقت اِس حل کو سمجھنے کے قابل ہو جاتا ہے جب وہ
نہایت فرمانبرداری سے اپنی دیدگاہ اور بُرج پر کھڑے ہو کر خُدا
کے مکاشفہ کا منتظر رہتا ہے۔ یہ جہاں پہلے ہی برباد ہو چکا ہے۔
اور جو کچھ باقی بچا ہے اُس کو برباد کرنے کے لئے کسدی چڑھنے
والے ہیں۔ اِن ساری باتوں میں وہ اپنی مشکل کے حل کا ماخذ
تلاش کر لیتا ہے۔ اور وہ حل سوائے اِس کے اور کچھ نہیں کہ وہ
نہایت فرمانبرداری سے انتظار اور صبر کے ساتھ خُدا کا جواب
سننے کیلئے اپنے کان کھولے رکھے۔

۵۔ خُدا کا دوسرا جواب ۲: ۲ - ۴

یہاں مشکل کا ایک گہرا حل مِل جاتا ہے۔ وہ اِس بات کو تسلیم

کرتا ہے کہ کسدی بدکار ہیں لیکن اعلان کرتا ہے کہ کسدی اپنی بدکرداری کی وجہ سے ہلاک کر دیئے جائیں گے۔ خُدا کا الٰہی مقصد اپنی رفتار سے جاری رہتا ہے۔ اور یقیناً خُدا کے مقررہ وقت پر اس کی تکمیل ہوگی ظلم اور تکبّر کا انجام ضروری ہے لیکن آخرِ کار فتح راستبازی کی ہوگی۔ خُدا نبی پر یہ بھی ظاہر کرتا ہے کہ موجودہ حالات صبر کا مطالبہ کرتے ہیں۔ خُدا نہ ہی تو جلد باز ہے نہ ہی جلدبازی کی تلقین کرتا ہے۔

۶۔ پانچ افسوس کا سلسلہ ۲ : ۵-۲۰

اِن آیات میں مغرور فاتح کا ذکر ہے۔ اور اِس بات کا بھی بیان ہے کہ یہ متکبر فاتح ردّ کر دیا جائے گا۔ ۲ : ۵-۸ تک دشمن کی وحشت کا ذکر ہے۔ ۲ : ۱۲-۱۴ میں اِس کے خودغرضانہ رویّہ کا بیان ہے۔ ۲ : ۱۵-۱۷ میں ناجائز دباؤ کا ذکر ہے۔ ۲ : ۱۸-۲۰ میں اِس بیدین کی ضیافت کا بیان ہے جس میں خُدا کی توہین کی جاتی ہے۔ اور مفلسوں کو دبایا جاتا ہے۔ بُت پرستی جیسے احمقانہ عمل کا بھی بیان ہے۔ خُدا کے جلال کا ماحصل اُس وقت ہوگا جب بدی کی تمام قوّاد برباد کی جائیں گی۔ کسدی ظالم اُن تمام لوگوں کے ساتھ تباہ و برباد کر دیئے جائیں گے۔ جو یہوؔاہ کی مرضی کے خلاف چلتے ہیں۔

۷۔ تمجید کا ایک خوبصورت نغمہ یا گیت ۳ : ۱-۱۹

اِس نظمی حِصّہ کو حبقوق کا نغمہ یا گیت کہا جاتا ہے۔ یہ ایک

مسلمہ حقیقت ہے کہ تصورات، خیالات، طرزِ تحریر اور طرزِ بیان کے لحاظ سے یہ پُرانے عہدنامہ کی بہترین منظومات میں شمار ہوتا ہے۔ ایک سنجیدہ دُعا کے بعد نبی دیدارِ الٰہی کی برکات کو حاصل کرتا ہے۔ وہ معلوم کرتا ہے کہ خُدا ہر وقت، ہر جگہ اور وفادار ہے۔ اپنے ایماندار بندوں اور بندیوں کو سُننے کے لئے اُس کے کان ہمیشہ کھُلے رہتے ہیں۔ بحرانی حالات میں بھی خُدا اپنی شاہانہ اور پاک مرضی، اپنی پاک حضوری اور سب سے بڑھ کر اپنی لامحدود قوت کو اپنے لوگوں سے باز نہیں رکھتا۔ نبی جُوں جُوں آگے دیکھتا ہے وہ دریافت کرتا ہے کہ خُدا اپنے لوگوں کو بچانے اور دشمنوں کو سزا دینے، بدکرداروں کی عدالت کرنے اور اپنا انصاف جاری رکھنے کے لئے ہر وقت گامزن ہے۔ یہ بات یاد رہے کہ خُدا اپنے الٰہی ارادہ کو قائم رکھنے کے لئے اپنے مقررہ وقت اور صرف اپنے مقررہ وقت پر کام کرتا ہے۔ حبقوق نے اِن ساری باتوں کے درمیان یہ سیکھا کہ حالات خواہ کیسے بھی کیوں نہ ہوں، گناہ کتنا ہی بڑا کیوں نہ ہو۔ ظلم و ستم قدم قدم پر کیوں نہ ہوں، یہوؔاہ خُدا کامل بھروسہ ہے۔ وہ چاہتا ہے کہ نہ صرف حبقوؔق بلکہ اُس کے سارے لوگ یہ سیکھ لیں کہ دُنیا اور اُس کی ساری چیزیں فانی ہیں۔ اگر دُنیا کی ساری چیزیں بھی ہم سے لے لی جائیں تو ہمارا بھروسہ اور ایمان یہوؔاہ اور صرف یہوؔاہ پہ ہونا چاہیئے (۳: ۱۷-۱۹)۔

عملی اسباق

۱۔ وُہ لوگ جو سنجیدگی سے خُدا کے سامنے سوال کرتے ہیں وہ اُن کو کبھی مایوس نہیں کرتا۔

۲۔ ضروری نہیں کہ خُدا ہماری ہر مُشکل کا اُسی وقت اور براہِ راست جواب دے۔

۳۔ ہر ایک مُشکل کے وقت خُدا پر بھروسہ کیا جا سکتا ہے۔

۴۔ دُعا کے جواب میں دیری، تاخیر اور توقف اِنکار نہیں ہے۔

۵۔ جب ایمان کا اظہار خُداوند کے قدموں پر بیٹھ کر کیا جائے تو اُس ایمان کو عقاب کے سے پر لگ جاتے ہیں۔

۶۔ جلدبازی ہر حالت میں گناہ کے عنصر سے خالی نہیں۔

۷۔ بدکرداری اپنے آپ میں موت کے جراثیم لئے ہوئے ہے۔

۸۔ جب ہم اِنسانی شک کی کہر سے باہر نکل آتے ہیں تو ہم خُدا کے حُسن، خوبصورتی جمال اور جلال کو سمجھنے کے قابل ہو جاتے ہیں۔

۹۔ جب ہم خُدا کے ہمدردانہ رویّہ اور اُس کی محبّت کو سمجھ جاتے ہیں تو اِس سے ہمارے ایمان کو تقویت حاصل ہوتی ہے۔

۱۰۔ مذہب کا حقیقی مقصد یہ نہیں کہ ہم تمام مشکلات یا شکوک کا حل تلاش کر سکیں یا اُن کو سمجھ سکیں بلکہ اُس کا حقیقی مقصد

یہ ہے کہ ہمیں اِس بات کا مکمل یقین ہو جائے کہ ہم زندہ خُدا پر بھروسہ رکھتے ہیں۔

۱۱۔ اِس شک کے بارے میں فکرمندی کا جواب حاصل کرنے کا یہ طریقہ ہے کہ ہم خُدا کی طرف لوٹ آئیں اور اُس کا جواب سننے کے منتظر رہیں۔

۱۲۔ مندرجہ ذیل آیات کو زبانی یاد کریں۔

۲:۴ ؛ ۲:۱۲ ؛ ۲:۱۹ ؛ ۲:۲۰ ؛ ۳:۱۷-۲۰

سوالات

۱۔ حبقوق کے نام کا لغوی مطلب کیا ہے؟
۲۔ حبقوق کس شہر کو سامنے رکھ کر نبوّت کرتا ہے؟
۳۔ حبقوق کی کتاب کو تین۳ حصوں میں تقسیم کریں اور مختصر طور پر حبقوق کی مشکل کو بیان کریں؟
۴۔ حبقوق دیدگاہ پہ کھڑے ہو کر کیا پاتا ہے؟
۵۔ حبقوق کی مرکزی آیت کونسی ہے۔ نئے عہدنامہ میں کون کونسے مقام پر اُس کا ذکر ہے؟
۶۔ حبقوق، کس طرح شک کی آہوں اور سسکیوں سے ایمان کی جانب لوٹتا ہے؟
۷۔ حبقوق کی فتح مندی کا گیت کونسا ہے؟ زبانی سنائیں۔
۸۔ نبی خُدا کے سامنے کس ظالم قوم کا ذکر کرتا ہے؟
۹۔ کسدیوں کے ظلم کا یسعیاہ نبی کے صحیفہ میں کہاں ذکر پایا جاتا ہے؟
۱۰۔ حبقوق کا پیغام اِس زمانہ کے ساتھ کیسا تعلق رکھتا ہے؟

صفنیاہ کی کتاب

مُصنّف :-

صفنیاہ نبی خود اس کتاب کا مُصنّف ہے۔ اُس کے نام کے لغوی مطلب ہیں "وہ جسے یہوواہ چھپا لیتا ہے"۔ (چھپا لیا) انبیاء میں سے صفنیاہ ہی ایک ایسا نبی ہے جو اپنے شجرۂ نسب کو تفصیل سے بیان کرتا ہے۔ اِس سِلسلے میں وہ ذکر کرتا ہے کہ وہ حزقیاہ بادشاہ کی چوتھی پشت سے ہے۔ حزقیاہ کی نسل ہونے کے باعث وہ ایک شہزادہ تھا۔ اِس لئے ہم اُس کو صفنیاہ نبی یا شاہی نبی کہہ کر پکار سکتے ہیں۔ صفنیاہ نہ صرف شاعر اور مصنّف ہی تھا بلکہ اُسے اپنی بلاہٹ کا گہرا احساس بھی تھا۔ اُس کی زندگی کے حالات پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ بہت سی باتوں میں یسعیاہ نبی کی مانند تھا۔

وہ کن سے مخاطب ہے؟

۱:۴ سے صاف ظاہر ہے کہ یہوداہ اور یروشلیم کو مخاطب کیا

گیا ہے ۔ یہ کتاب اُس وقت لکھی گئی جب شمالی سلطنت اسیری میں جا چکی تھی ۔ اس کتاب میں اسرائیل کے گرد و نواح رہنے والی اقوام کو بھی خبردار کیا گیا ہے ۔

تاریخ ۔

۱ : ۱ سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ شاہِ یہوداہ یوسیاہ بن اموّن کے عہدِ سلطنت میں یہ کتاب لکھی گئی ۔ یوسیاہ نے ۶۳۹ تا ۶۰۸ ق م میں حکومت کی ۔ غالباً یہ کتاب اُس وقت لکھی گئی ۔ جب یوسیاہ نے اپنی سلطنت کا اٹھارواں سال مکمل کر لیا تھا (۲ ۔ تواریخ ۳۴ : ۸) اور یہ تقریباً ۶۲۱ ق ۔ م میں تھا ۔ پس ہم کتاب کی تاریخ کا تعین کرتے وقت بڑے محتاط انداز سے کہہ سکتے ہیں کہ ۶۳۰ ق ۔ م میں احاطۂ تحریر میں لائی گئی ۔

کتاب کا مقصد ۔

اِس کتاب میں یہوداہ کو آنے والی عدالت کے بارے میں آگاہ کیا گیا ہے ۔ اور اِس کے ساتھ وفادار بقیّہ کو تسلی ، اُمید ، برکت اور خدا کی ابدی رفاقت کا پیغام دیا گیا ہے ۔

مضمون ۔

بابلی حملہ کی وجہ سے خُداوند کا روز یا دِن

کلیدی آیات ۔

۱ : ۷ ، ۱۲ ، ۱۴ ، ۳ : ۱۷

کلیدی الفاظ۔

(ا) "خداوند کا دن" (روز) یہ محاورہ مختلف طریقوں اور مختلف اشکال میں بیس دفعہ استعمال ہُوا ہے۔

(ب) "ہلاکت" یہ لفظ مختلف اشکال میں تقریباً شات بار استعمال ہُوا ہے۔

(ج) "بقیّہ" کم از کم چار (۴) دفعہ۔

کتاب :-

اپنا تعارف کراتے وقت دوسرے انبیا کی نسبت جیسے پہلے بھی بیان ہو چکا ہے۔ صفنیاہ تفصیل کے ساتھ اپنے نسب نامہ کو ظاہر کرتا ہے۔ ۱:۱ بیان کرتے وقت وہ حزقیاہ کی نسل میں ہونے پہ بڑا فخر کرتا ہے۔ اِس کی وجہ یہ ہے کہ حزقیاہ بڑا خُدا ترس اور خدا پرست تھا۔ اس قسم کے شخص کی نسل میں سے ہونے پہ فخر کرنا درست اور بجا ہے۔ وہ داؤد کے گھرانے کا شہزادہ تھا۔ وہ یہ بھی بیان کرتا ہے۔ کہ اُس نے کب اور کس کے عہدِ سلطنت میں نبوّت کی ۱:۱۔ اُس کے ساتھ یہ بھی ظاہر ہے کہ وہ یرمیاہ کا ہم عصر تھا (یرمیاہ ۱ : ۲)۔ صفنیاہ کے زمانۂ نبوّت میں ایک بہت بڑی بیداری آئی۔ صفنیاہ کا رُعب شاہانہ تھا۔ اور وہ بڑے اختیار کے ساتھ بڑوں اور چھوٹوں، ہر دو سے کلام کرتا تھا۔ وہ نہ صرف عوام کے سامنے کھُل کر کلام کرتا تھا۔ بلکہ شہزادوں اور اُمرائے سے بھی جُرأت

اور دلیری کے ساتھ باتیں کرتا اور خُدا کا پیغام پہنچاتا تھا۔

صفنیاہ کا تین گنا پیغام۔

اب ہم اِس کتاب پر غور کریں۔ اور اُس کے مرکزی پیغام کو معلوم کریں۔ صفنیاہ کے پیغام کو ہم تین حصّوں میں تقسیم کر سکتے ہیں۔ اِس کی تقسیم موجودہ کتاب کے ابواب کے مطابق نہیں ہے۔

پہلا حصّہ :- ۱:۱ تا ۲ : ۳

ان آیات میں اُن اقوام کا ذکر ہے۔ جو یروشلیم کے اِردگرد رہتی تھیں۔ اس کا بڑا مضمون گناہ اور یہوداہ پر آنے والی عدالت ہے۔ ۱ : ۱۷ میں ایک بڑا سادہ اور بنیادی جواب ہے "چونکہ وہ خُداوند کے گناہگار لوگوں ..." پہلا حصّہ توبہ کی اپیل کے ساتھ ختم ہوتا ہے۔ اور وہ لوگ جو دبا دیئے گئے ہیں۔ اُن کے لئے حوصلہ افزائی کے پیغام کے ساتھ (۲ : ۱ تا ۳)۔

دُوسرا حِصّہ

اِس میں یروشلیم اور یہوداہ سے اپنی نگاہیں ہٹا کر نبی اِردگرد کی اقوام کی طرف اپنی نظر دوڑاتا ہے۔ پہلے وہ مغرب کی طرف دیکھتا ہے۔ ۲ : ۴ تا ۷ (فلستی) پھر وہ مشرق کی طرف دیکھتا ہے۔ ۲: ۸ (موآبی اور عمونی)۔ پھر وہ جنوب کی طرف دیکھتا ہے۔ ۲ : ۱۲ (کوش) پھر وہ شمال کی طرف دیکھتا ہے۔ ۲ : ۱۳ تا ۱۵ (نینواہ اور اسُور) یہ حصّہ یروشلیم کے چاروں طرف نظر دوڑانے سے ختم ہوتا ہے۔ اور

بڑی بات یہاں پر یہ ہے کہ نبی اِس بات کو دیکھتا ہے کہ اگر خُدا غیر اقوام کو عدالت میں اس طرح لائے گا تو پھر یرؔوشلیم اور یہوداؔہ کا کیا حشر ہوگا۔ جن کو سب سے زیادہ موقع ملا ہے (۳: ۱ تا ۸)۔

تیسرا حِصّہ :۔ ۳: ۹ تا ۲۰

یہاں نبی صرف اندر نظر نہیں کرتا یعنی یرؔوشلیم اور یہوداؔہ پر، اور نہ صرف چاروں طرف غیر اقوام کو دیکھتا ہے بلکہ اِس سے کہیں زیادہ وہ اُوپر دیکھتا ہے۔ اب وہ اس وقت کو دیکھتا ہے جب خُدا اسرائیل اور تمام اقوام کو برکت دے گا۔ یہاں پر پراگندہ اور اسیر قوم کے پھر سے فراہم ہونے کا وعدہ ہے۔ خُدا وعدہ کرتا ہے کہ وہ اپنے لوگوں کے اندر ہوگا۔ وہ اپنی محبّت کا گہرا اظہار کرے گا۔ یہ محاورہ کہ "خُداوند تجھ سے خوش ہوگا" سے یہ مُراد ہے کہ اُسکے تمام دُکھ اور درد ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائیں گے۔ ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ خدا اپنی قوم کی آنکھوں کے آنسو پُونچھ ڈالے گا۔ اور اسرائیل کی تمام اقوام میں نامور اور ستودہ ہوگا۔ اِس سے اسرائیل قوم کی فضلیت ظاہر ہے۔ ہم ان ساری باتوں کے جواب میں "آمین" کا نعرہ لگا کر یہ کہہ سکتے ہیں کہ "اَے خُداوند یسوؔع جلد آ"

۲۔ نبی کی نرمی و سختی ہر دو باتوں کی نمائندگی کیا کرتے تھے۔ اِس قسم کا مقابلہ خصوصاً صفنیاؔہ کے پیغام سے صاف ظاہر ہے۔ اُس نے خدا کے غضب اور خدا کی الٰہی محبّت کی نرمی کو پیش کیا۔

(ا) ۱ : ۲ "خدا فرماتا ہے . . ."

(ب) ۳ : ۱۷ "خداوند تیرا خدا جو تجھ میں ہے قادر ہے۔"

چونکہ اِس کتاب میں یوسیاہ بادشاہ کا ذکر ہے اِس لئے اُس کے بارے میں چند ایک باتیں سیکھنا ضروری ہیں۔ چونکہ صفنیاہ نے یوسیاہ کے عہد میں نبوّت کی۔ منسّی اور عموّن کی موت کے بعد یوسیاہ بچپن ہی میں تخت پر بیٹھا۔ جو کچھ منسّی کے عہدِ سلطنت میں ہوُا اُس کے نتیجہ کے طور پر قوم دہریہ پن میں اور بُت پرستی میں مبتلا ہوگئی۔ یہوواہ کی خالص عبادت جاتی رہی۔ لوگوں کا اخلاق گر گیا۔ یہوداہ کے شہزادے اور بادشاہ اِس قدر بدکار ہوگئے کہ انصاف قطعاً مفقود ہوگیا۔ یوسیاہ نے معلوم کر لیا کہ نہ صرف رعایا میں بلکہ کابینہ اور دربار میں بھی بدی کا دور دورہ ہے۔ وہ ایک بچّے (۸ سال کا) کی حیثیّت میں اِس بدی اور پلیدگی کے درمیان بہت کچھ توقع نہیں کر سکتا تھا۔ یسعیاہ اور حزقیاہ کے اچھے دنوں کے بعد دو نسلیں گذر چکی تھیں۔ کسی نبی کو اجازت نہیں تھی کہ خدا کی اچھی باتیں لوگوں کو بتائے۔ تمام درباری زندگی خدا کی مرضی کے برعکس تھی۔ یہاں تک کہ منادی کرنا امرِ محال تھا۔ صفنیاہ کو اپنے عہدِ نبوّت میں منادی کرنا اور تعلیم دینا ناممکن نظر آتا تھا۔ لیکن پھر بھی ہم کہہ سکتے ہیں کہ اُس زمانہ میں حکما اور عوام ہر دو بدی میں مبتلا تھے۔ تو کوئی معمولی شخص منادی نہ کر سکتا تھا۔ خدا نے اُس کے لئے ایک

شہزادے کو برپا کیا۔ جو نہ صرف رعایا کو ڈانٹ سکے بلکہ وہ کلام کے ہتھوڑے سے شہزادوں اور اُمرا کی بھی مرمت کر سکے۔ یوسیاہ نے اِس بات پر کمر باندھ لی کہ وہ ہیکل کی صفائی کرے گا۔ اور لوگوں کو یہوواہ کی عبادت کی طرف لے آئے گا۔ جب وہ ہیکل کی صفائی اور مرمت کر رہے تھے تو اِس نے حکما اور عوام پر بڑا اثر کیا وہ یہ کہ وہاں سے اُنہیں ایک کتاب ملی۔ یہ کتاب توراۃ کا ایک حصّہ تھی۔ اس کتاب میں ملکِ موعود میں جانے والے لوگوں کی اخلاقی زندگی کا طریقۂ کار درج تھا۔ اس نوجوان بادشاہ نے فوراً بھانپ لیا کہ اِس کتاب کی اہمیت کیا ہے۔ خُلدہ نبیہ سے مشورہ کیا گیا اور یوں بادشاہ تک خُدا کا کلام پہنچایا گیا۔ اِس کے نتیجہ کے طور پر خُدا کے کلام نے ایک گہرا کام کیا۔ ملک بھر میں اصلاح ہوئی۔ بُت اور اِس قسم کی تمام اشیا توڑ دی گئیں، اونچے مقامات برباد کر دیئے گئے، اور تمام تفرقی کام ردّ کئے گئے۔ اور سارے مُلک میں قومی سطح پہ ایک بہت بڑی بیداری آئی (۲۔ سلاطین ۲۲، ۲۳ ابواب ۲۔ تواریخ ۳۴، ۳۵ ابواب، ۲۔ سلاطین ۲۲ : ۱۵ تا ۲۰)۔ لیکن کمی یہ رہ گئی کہ یہ انقلاب انفرادی طور پہ لوگوں کے دلوں میں کام کرنے میں ناکام رہا۔ کیونکہ یہ مجموعی طور پر شروع ہوا تھا۔ اگر انقلاب انفرادی طور پر شروع نہ ہو تو اس کے کھو جانے کا ہمیشہ اندیشہ رہتا ہے۔ اُن میں سے بہت سے لوگوں کا یہوواہ کی طرف مائل

ہونا محض دکھاوا اور ریاکاری تھی (یرمیاہ ۳ : ۶-۱۰)۔
لیکن اِس کے باوجود بھی یہ اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ اِس بیداری یا انقلاب میں صفنیاہ کا بہت ہاتھ تھا۔ یا یوں کہا جا سکتا ہے کہ صفنیاہ اور یرمیاہ ہر دو نے اِس میں بہت حصّہ لیا۔ ایک اور صورت میں یوں بھی کہا جا سکتا ہے کہ صفنیاہ اور یرمیاہ نے یوسیاہ بادشاہ کی حوصلہ افزائی کی۔ صفنیاہ کے کاموں کی تاریخ کا تعیّن ۶۲۵ ق۔م ہے۔ صفنیاہ کی کتاب کو مختلف طریقوں سے سمجھایا جا سکتا ہے۔ اِس میں ہم یوسیاہ بادشاہ کے انقلاب سے متعلق تیاری بھی دیکھتے ہیں۔ نبی اُن سب کے خلاف تباہی اور غضب کا اعلان کرتا ہے۔ جنہوں نے رب الافواج کے خلاف گناہ کیا۔ شروع میں وہ بُت پرستی کے خلاف ہلاکت کا اعلان کرتا ہے۔ بے دینی اور بُت پرستی کا ملک سے دور ہونا ضروری ہے۔ یہوواہ اس قسم کے تفرقی کاموں کی اجازت نہیں دے سکتا۔
۱ : ۷ تا ۱۳ میں حاکموں کو ہر ایک قسم کے گناہگار کے ساتھ شامل کیا جاتا ہے۔ ۱ : ۱۴ تا ۱۸ میں اُس آگ کا ذکر ہے۔ جو عموماً تمام اہلِ زمین کو بھسم کر دے گی۔ اور خصوصاً یروشلیم کے باشندوں کو۔ چونکہ یہوواہ کا دن انتقام کا دن ہے۔ اِس لئے ضروری ہے کہ ساری دُنیا اسرائیل کے بادشاہ سے تھرتھرائے۔
۲ باب میں نبی دعوتِ توبہ دیتا ہے۔ ۲ : ۱-۳ میں وہ بیان

کرتا ہے کہ سچی توبہ کے سوا دُنیا کی کوئی چیز خدا کے غضب کو نہیں روک سکتی۔ اب وہ اپنی توبہ کو (۲ : ۴ - ۱۵) بے دین اقوام کی طرف لگاتا ہے۔ اِس میں فلستی، موآبی، عمونی، کوشی اور اسوری شامل ہیں۔ خدا اُن سب کو بربادی کی دھمکی دیتا ہے۔ اپنے غضب کے دِن خدا کسی کو بھی بے سزا نہ چھوڑے گا۔

تیسرے باب میں نبی اپنے شہر میں دھمکی کا اعلان کرتا ہے۔ یہوداہ ضدی اور باغی رہا ہے۔ نبی خُدا کی پاکیزگی اور راستبازی کے مقابلے میں قوم کے گناہوں کو بیان کرتا ہے۔ اپنے پڑوسیوں کی اپیل جو توبہ سے متعلق ہے، رائیگاں جاتی ہے۔ اور اب اُن کو یقین دلاتا ہے کہ صرف وفادار بقیہ قائم رہے گا۔ جو خُداوند میں پناہ پائے گا۔ یہ نجات یافتہ لوگ خدا کے غضب کے بعد خُدا کے دوست رہیں گے۔ نجات کا وعدہ اِس فرمانبردار بقیہ کی معرفت نبی کا ایک خاص پیغام کہ غیر اقوام برباد ہوں گے، جب کہ یہوداہ کا وفادار بقیہ خُدا کی برکت کے لئے زندہ رہے گا۔ یہ نجات یافتہ بقیہ خوشی سے گاتا اور جھومتا ہُوا صیون کو آئے گا۔ کتاب اِس قسم کی خوشی کے نغمات سے ختم ہوتی ہے۔

اس کتاب میں ایک فقرہ بار بار استعمال ہوتا ہے۔ جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہوواہ کا غضب نازل ہوگا اور وُہ برباد کرے گا۔ لیکن اِس کتاب کا آخری جملہ حوصلہ افزا ہے۔ جس میں وہ وفادار

بقیّہ سے وعدہ کرتا ہے کہ وُہ اُسے نامور اور ستودہ کرے گا۔ یہ
برکت کی آخری معموری کا وعدہ ہے۔ اِس کتاب میں یہوؔاہ اپنے
لوگوں کے بیچ میں نظر آتا ہے۔ جیسے ۳ : ۱۵ سے ظاہر ہے کہ
وہ عدالت کرنے اور سزا دینے سے بھی اپنے لوگوں کے بیچ میں
ہے۔ اور ۳ : ۱۵، ۱۷ سے ظاہر ہے کہ وہ اُن کو نجات دینے کے
لئے اُن کے بیچ میں ہے۔

۳ : ۱۱ تا ۲۰ کتاب کا حسین ترین حِصّہ ہے۔ اِس حِصّے میں وُہ
متکبّر لوگوں کو نکال دینے کا وعدہ کرتا ہے۔ اِس کے علاوہ وُہ
خوشی، نجات، شادمانی، ناموری، مسرّت، اطمینان، آزادی، [illegible]
اور شہرہِ آفاقی کا وعدہ کرتا ہے۔ خاص طور پر یہ الفاظ قابلِ
غور ہیں۔

"خُداوند تیرا خُدا جو تجھ میں ہے قادر ہے۔ وُہی بچائے گا۔ وہ
تیرے سبب سے شادمان ہو کر خوشی منائے گا۔ وہ اپنی محبّت میں
مسرور رہے گا۔ وہ گاتے ہوئے تیرے لئے شادمانی کریگا۔"

"۔۔۔ تم کو زمین کی سب قوموں کے درمیان نامور اور ستودہ
کروں گا خُداوند فرماتا ہے۔"

یہ اُس زمانہ کی طرف اشارہ ہے۔ جو ابھی آنے کو ہے جب
مسیح موعود کلیسیا کا الٰہی دُلہا مکمل طور پر سلطنت اور بادشاہی
کرے گا۔ اُس وقت ایمانداروں کی یہ دُعا پورے طور پر مستجاب ہوگی۔

"تیری بادشاہی آئے"

اِس کے علاوہ ۱ : ۲ سے ۲ : ۳ اور ۳ : ۱ بھی قابلِ توجہ ہے۔
۲ : ۴ تا ۱۵ اغیر اقوام کے متعلق ہے۔ اس کے بارے میں بہت سے لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ یہاں پر ایک لحاظ سے نبی کی تنگ نظری کی رُوح نظر آتی ہے۔

۳ : ۸ کا یہ حصّہ غور کے قابل ہے "۔۔۔ میری غیرت کی آگ ساری زمین کو کھا جائے گی"۔ اِس سے یہ مراد ہے کہ صفنیاہ کا خُدا غیوّر خُدا ہے۔ وہ بدکرداری، بے حیائی، ظلم اور تکبّر کے خلاف غیرت سے بھڑک اُٹھتا ہے۔ خُداوند کا شکر ہو کہ ہمارا خداوند غیوّر خُدا ہے وُہ اپنے محبّت کرنے والوں اور وفاداروں کو اجر دیتا ہے۔ اور اُن کو مسرّت اور شادمانی عطا کرتا ہے۔ وہ اُن میں سکونت کر کے اُن پر حکومت کرتا ہے اور اپنی قدرت کو ظاہر کر کے اُن کو بچا لیتا ہے۔ وہ اپنے لوگوں کے ستانے والوں کو سزا دیتا ہے اور ہانکے ہوؤں کو اکٹھا کرتا ہے اور وہ جو اُس کے نام پر رسُوا ہوتے ہیں اُن کو ستودہ اور نامور کرتا ہے، جو اُس کی خاطر اسیر کر دیے جاتے ہیں، اُن کو مکمل آزادی بخشتا ہے۔

کتاب کے خاکے

خاکہ نمبر ۱

۱۔ یہوواہ کی عدالت کی پیشین گوئی ۱ : ۱ تا ۲ : ۳

۲۔ یروشلیم اور دوسری اِردگرد رہنے والی اقوام بلکہ تمام اقوام
کی پیش خبری ۲ : ۴ تا ۳ : ۸
۳۔ عدالت کے بعد اسرائیل کی بحالی ۳ : ۹ تا ۲۰

خاکہ نمبر ۲

مضمون :۔ خُدا کی عدالت و نجات

۱۔ ۱ : ۱ تا ۳ : ۸ خُداوند کی آگ کا بھڑک اُٹھنا۔
۱ : ۱ تا ۱۸ تمام دُنیا پر سزا کا حکم۔ خاص کر یہوداہ پر
ا۔ ۱ : ۱ تا ۳ تمام دُنیا پر سزا کا حُکم۔
ب۔ ۱ : ۴۔ ۷ یہوداہ اور یروشلیم کے تمام بُت پرست اور خدا
کی تحقیر کرنے والے اس سزا میں ہلاک ہوں گے۔
ج۔ ۱ : ۸ تا ۱۳۔ ہر درجہ کے شخص پر شدید سزا نازل ہو گی۔
د۔ ۱ : ۱۴ تا ۱۸ خُداوند کا خوفناک روز زمین کے تمام باشندوں
پر ٹوٹ پڑے گا۔

۲۔ ۲ : ۱ تا ۳ : ۸ توبہ اور تبدیلی کی دعوت۔
ا۔ ۲ : ۱۔ ۳ نبی لوگوں کو توبہ کی دعوت دیتا ہے۔ اور بالخصوص
حلیموں کو کہ وُہ راستبازی کی تلاش کریں تاکہ خُدا کے غضب
کے دن اُن کو پناہ ملے
ب۔ ۲ : ۴ تا ۱۵۔ توبہ کی دو وجوہات۔

۱۔ ۲ : ۴ تا ۱۰ توبہ فلستی۔ عمونی اور موآبی کاٹے جائیں گے" اور اسرائیل اُن کی میراث پر قابض ہوگا (۲ : ۹۔ ۱۰)۔

۲۔ ۲ : ۱۱ تا ۱۵۔ زمین کے سب معبود برباد کیے جائیں گے، اور تمام جزیرے خدا کی عبادت کریں گے۔ کوش (موجودہ حبشہ) اسُور اور نینوہ تباہ ہونگے۔ ۳ : ۱ تا ۸ حتیٰ کہ خونی شہر یروشلیم بھی اپنے ناراست اُمرا۔ قاضیوں، ابنیا اور کاہنوں سمیت سخت سزا پائے گا۔

۲۔ نجات ۳ : ۹ تا ۲۰۔ خُداوند کی غیرت کی آگ کا بُجھنا اور اقوام کی تبدیلی کا وعدہ

(۱) اسرائیل کی توبہ ۳ : ۹

(۲) توبہ کے بعد اُن کی بحالی ۳ : ۱۰

(۳) اُن کی عاجزی و انکساری ۳ : ۱۱ - ۱۲

(۴) اسرائیل کے بقیتے کی راستبازی (تصدیق)

(۵) خوشی و شادمانی ۳ : ۱۴

(۶) مخلصی و نجات ۳ : ۱۵

(۷) خوشی کا نغمہ وگیت ۳ : ۱۶ - ۱۷

(۸) اُن کی سرفرازی وتجلّی ۳ : ۱۸ - ۲۰ (آخری الفاظ۔ نامور اور ستودہ کروں گا")۔

خاکہ نمبر ۳

۱۔ خُداوند کا اِرادہ ۱: ۱-۶

ا۔ مکمل طور پر عدالت کرنے کا ۱: ۲ تا ۴

ب۔ انصاف کے ساتھ عدالت کرنے کا ۱: ۵-۶

۲۔ خُداوند کا روز یا خداوند کا دن ۱: ۷ تا ۳: ۸

ا۔ جن لوگوں کا ذکر کیا گیا ہے۔

ا۔ زور آور لوگ جو اپنے آپ کو خود مختار سمجھ کر خُداوند کی سُننے سے انکار کر دیتے ہیں۔ ۱: ۹

ب۔ ہجوم جو بدکاری کی وجہ سے سُننے سے انکار کرتے ہیں۔ ۱: ۹

ج۔ کاروباری لوگ جو مصروفیت کی وجہ سے خُدا کی سننے سے انکار کر دیتے ہیں ۱: ۱۰-۱۱

د۔ اکثریت جو اکثریت کے نشے میں خُداوند کی سُننے سے انکار کرتے ہیں۔ ۱: ۱۲-۱۳

۲۔ عرصہ جس کا ذکر کیا گیا ہے۔

ا۔ نزدیکی ۱: ۱۴

ب۔ عرصے کی کیفیت ۱: ۱۵-۱۸

۳۔ وہ مقامات جن کا ذکر کیا گیا ہے ۲: ۱ تا ۳: ۸ تک۔

۳۔ یہوواہ کی طرف سے مخلصی و نجات ۳: ۹ تا ۲۰

ا۔ اسرائیل کا از سرِ نو سنبھال کیا جانا ۳ : ۹-۱۰
ب۔ اسرائیل کی توبہ ۳ : ۱۱ تا ۱۳
ج۔ اسرائیل کی شادمانی ۳ : ۱۴ تا ۱۵
د۔ اسرائیل کا نجات دہندہ ۳ : ۱۶ تا ۲۰

یہ بڑی دلچسپ بات ہے کہ خدا اپنی شہنشاہیت کو عدالت میں (۱ : ۲ تا ۴) اور اپنی رحم دلی میں (۳ : ۱۸ تا ۲۰) ظاہر کرتا ہے ان دو باتوں میں زور اس بات پر دیا گیا ہے "مَیں کروں گا"

یوایل، عاموس، ہوسیع، میکاہ، یسعیاہ اور دیگر انبیاء صفنیاہ کے علاوہ بھی خُدا کے دن یا خُداوند کے روز کا ذکر کرتے ہیں۔ عبرانی پیشین گوئیوں کی تکمیل کے سلسلہ میں دُنیا کے حالات تیزی سے بدل رہے ہیں۔ عہدِ جدید میں یہ بات ۲۔ تھسلنیکیوں ۲ : ۲ میں ظاہر ہے۔ یاد رکھیں کہ ہم خداوند کے دن اور مسیح کے دِن کو خلط ملط نہ کریں۔ پہلے کا تعلق اقوام اور اسرائیل کے ساتھ اور دوسرے کا تعلق کلیسیا کے ساتھ ہے۔ خدا کا غضب دُنیا پر نازل ہو گا اور اِسکے بعد مبارک حالی ہو گی۔ یوحنا عارف کے مکاشفہ کا سب سے بڑا مضمون یہی ہے۔

صفنیاہ، یرمیاہ کی مانند آنسو بہانے سے منادی نہیں کرتا، بلکہ وہ گویا ہتھوڑا ہے کہ قوم کے خوابیدہ ضمیر کو بیدار کرتا ہے۔ وہ اپنی کتاب کو خوشی، فتح مندی، اطمینان اور تسکین کے کلمات سے ختم کرتا ہے۔ وہ

بیان کرتا ہے کہ خدا کے غضب کے بعد برکت کا آنا لازمی ہے۔ ہم بڑے وثوق کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ صفنیاہ کا پیغام اُس زمانے کیلئے بڑا موزوں تھا اور اِس زمانے کے لیے بھی موزوں ہے۔

خاکہ نمبر ۴

مضمون۔ عدالت سے برکت تک

۱۔ اندر دیکھ کیونکہ یہوواہ پر عدالت آنے والی ہے ۱ : ۱ تا ۲ : ۳

ا۔ عدالت کرنے میں خدا کا مقصد ۱ : ۱ تا ۶

ب۔ یہوواہ کا روز نزدیک ہے ۱ : ۷ تا ۱۸

ج۔ یروشلیم سے درخواست یا اپیل ۲ : ۱ تا ۳

۲۔ چاروں طرف دیکھ کیونکہ تمام اقوام پر خدا کا غضب نازل ہونے والا ہے۔ ۲ : ۴ تا ۳ : ۸

ا۔ مشرق و مغرب (فلستی۔ موآبی اور عمونی) ۲ : ۴ تا ۱۱

ب۔ جنوب اور شمال (کوش۔ اسور اور نینوا) ۲ : ۱۲ تا ۱۵

ج۔ یروشلیم پر افسوس ۳ : ۱ تا ۸

۳۔ اُوپر دیکھ۔ کیونکہ غضب کے بعد شفا ہوگی ۳ : ۹ تا ۲۰

ا۔ غیر اقوام کی تبدیلی ۳ : ۹

ب۔ عہد کے فرزندوں کی بحالی ۳ : ۱۰ تا ۱۵

ج۔ عہد عتیق میں نئے یروشلیم کی تصویر ۳ : ۱۶ تا ۲۰

خاکہ نمبر ۵

۱۔ انتقام کا اعلان ۱ : ۱ تا ۱۸
۲۔ توبہ کے لئے ہدایت ۲ : ۱ تا ۳ : ۸
۳۔ نجات کا وعدہ ۳ : ۹ تا ۲۰

چند عملی اسباق

۱۔ کسی شخص کا محاسبہ اُسکے ایمان کی مقدار اور حساب سے ہوتا ہے۔
۲۔ یہ ایک عالمگیر حقیقت ہے کہ جس خُدا کی کوئی عبادت کرتا ہے۔ وہ اُسی خُدا ہی کی عکاسی کرتا ہے۔
۳۔ جو شخص سنجیدگی اور محنت سے کام کرتا ہے اُس سے مذہب میں بھی سنجیدگی کی توقع کی جا سکتی ہے۔
۴۔ جب انسان کے گناہوں کی وجہ سے خُدا کا غضب ٹوٹ پڑتا ہے تو اِس سے بڑھ کر ہولناک بات کوئی نہیں ہو سکتی۔
۵۔ خُدا کے پاس واپس آنے کے لئے سنجیدہ خبرداری کی ہمیشہ ضرورت ہوتی ہے۔
۶۔ یہوواہ کا دِن سارے انسانوں اور ساری قوموں کے لئے لازمی اور اٹل ہے۔
۷۔ خدا اِس بات کا یقین دلاتا ہے کہ حلیم جو ہر وقت اُس کی

حضوری کا احساس رکھتے ہیں، خُدا کے غضب کے دِن اُس میں پناہ پائیں گے۔

۸۔ ایمانداروں کے اندر سکونت کرنے والا قادر اور نجات بخشنے والا ہے۔

۹۔ خُدا کے خادموں پر لازم آتا ہے کہ وہ خُدا کی بادشاہت کے رُوحانی پہلو پر بہت زیادہ زور دیں۔

۱۰۔ یہ وعدہ کہ ماتم کے بعد خوشی ہوگی۔ اور خُدا اپنے فرمانبردار لوگوں کے سب آنسو پونچھ ڈالے گا۔ ایماندار کو اِس سے زیادہ اُمید اور کیا دلائی جا سکتی ہے۔

۱۱۔ خدا کا یہ ہرگز مقصد نہیں کہ وہ اِنتقام لے اور اپنے غضب کی آگ سے سب کچھ برباد کر دے بلکہ وہ صرف یہ چاہتا ہے کہ وہ پاک صاف کرے اور اپنے غضب کی آگ سے پاک کو ناپاک سے الگ رکھے۔ اُن کو نجات بخشے جو اُس سے نجات پانے کے خواہاں ہیں۔

۱۲۔ جب خُدا کی غیرت کی آگ بھڑکتی ہے تو اُس سے بچ نکلنا محال ہو جاتا ہے۔

سوالات

۱۔ صفنیاہ کس بڑے بادشاہ کی نسل سے تھا؟ نیز اُس نے کس کے عہدِ سلطنت میں نبوّت کی؟

۲۔ صفنیاہ کس سلطنت کا نبی تھا؟ یہوداہ کا یا اسرائیل کا؟ نیز کونسا نبی اُس کا ہمعصر تھا؟

۳۔ کیا آپ صفنیاہ کی نبوّت اور مرکزی خیال کو بیان کر سکتے ہیں۔ نیز کتاب کا ایک مختصر سا خاکہ مرتب کریں؟

۴۔ صفنیاہ کی نبوّت میں خداوند کے روز کو کیا اہمیّت حاصل ہے؟ بائبل کے دیگر مقامات میں اِسکے بارے میں کیا لکھا ہے؟

۵۔ خُدا کی غیرت کے بارے میں نبی کیا بیان کرتا ہے؟

۶۔ وفادار بقیّہ کے بارے میں نبی کیا کہتا ہے؟

۷۔ نبی شاہی نسل میں سے ہونے پر کیوں فخر کرتا ہے؟

۸۔ کیا وجہ تھی کہ خُدا نے ایک شہزادے کو نبوّت کیلئے برپا کیا؟

۹۔ نبی اپنی کتاب کو کس طرح شروع کرتا ہے اور کس طرح ختم کرتا ہے؟

۱۰۔ صفنیاہ اور یرمیاہ کا طرزِ نبوّت کیونکر مختلف ہے؟

حجیؔ کی کتاب

مُصنّف

حجیؔ خود اِس کا مُصنّف ہے۔ حجیؔ کا لغوی مطلب ہے "میری ضیافت" یہ نام اُس اُمید پر دیا گیا تھا کہ جلاوطن مسّرت اور شادمانی سے لوٹینگے ۱:۱؛ ۳، ۱۳اور ۲:۱۔ حجیؔ نبی تھا (عزرا ۵:۱اور ۶:۱۴)۔ ایک یہودی روایت کے مطابق حجیؔ ایک لاوی تھا۔ جو زربابل کے ساتھ یرؔوشلیم کو لوٹا۔ یروشلیم ہی میں اس کی موت واقع ہوئی اور وہ کاہنوں کے ساتھ سپردِ خاک ہُوا۔

کن سے خطاب کیا گیا؟

بالخصوص زربؔابل گورنر اور یشوؔع سردار کاہن کو ۱:۲، ۲:۲۱ لیکن عوام کو بھی خطاب کیا گیا ہے۔ ۱:۱۳، ۲:۲

تاریخ

یہ کتاب بمشکل تقریباً چار ماہ کے عرصہ کے واقعات کو بیان کرتی ہے ۱:۱، ۲:۱۰۔۲۰۔ فارس کے داؔرا بادشاہ کے عہد سلطنت

کا دوسرا سال تھا۔ اس کو دارا اعظم بھی کہہ کر پکارا جاتا ہے۔ ۱:۱ (عزرا ۴ : ۲۴)۔ یاد رہے کہ یہ دانی ایل کی کتاب کا دارا نہیں کیونکہ اُس دارا کا تعلق ابتدائی واقعات کے ساتھ تھا یہ دارا فارسی ہے اور وہ دارا مادی تھا۔

کتاب کا مقصد

اِس کتاب کا مقصد تھا کہ لوگوں کو ہیکل کی تعمیرِ نو کے لئے آمادہ کیا جائے۔ مخالفت کی بنا پر تقریباً دو برس تک ہیکل کی تعمیر کا کام رُکا رہا (عزرا ۴ باب)۔ اس کے نتیجہ کے طور پر لوگوں کا جوش ٹھنڈا پڑ گیا تھا۔ اِس لئے جب تک حجی اور زکریاہ نے اُن کی خوابیدہ غیرت کو بیدار نہ کیا عوام نے اِس کارِ عظیم کے شروع کرنے کے بارے میں سوچا تک بھی نہ تھا۔ اِس کا ذکر بعد میں کیا جائے گا۔

مضمون

خانۂ خدا کی تعمیرِ نو

کلیدی آیات

۱ : ۴ - ۱۴ ، ۲ : ۹

کلیدی الفاظ

ربّ الافواج ۔ یہ گھر

حجی کی یہ کتاب بہت مختصر ہے اور اس میں صرف تقریباً چار ماہ کے واقعات مندرج ہیں۔ اِس کے باوجود بھی یہ کتاب بڑی اہمیت

کی حامل ہے۔ یہ کتاب قوم کی زندگی کے ایک بحرانی دور کا ذکر کرتی ہے۔
جس میں خُدا کا تعلق عہد کے فرزندوں کے ساتھ صریح الفاظ میں دکھایا
گیا ہے۔ یہ کتاب اُس یہودی بقیہ سے متعلق ہے جو بابلی اسیری اور
جلا وطنی کے بعد یہودیہ اور یروشلیم کو لوٹے اس کتاب کو اچھی طرح
سے سمجھنے کے لئے اس کے ساتھ عزرا کی کتاب بھی پڑھنی چاہیئے۔
۵۲۰ ق-م میں دوسرے سال کے نویں مہینے یعنی کسلیو مہینے کی
چوبیس تاریخ یہ نبی خُدا کے پیغام کو لے کر واپس آئے ہوئے قومی راہنماؤں
کے سامنے کھڑا ہو گیا۔ سولہ برس پیشتر فارسی شہنشاہ خورس نے
ایک تواریخی حکم نافذ کیا تھا کہ یروشلیم میں یہوواہ کی ہیکل کی تعمیر کی جائے۔
زربابل کی قیادت میں تقریباً پچاس ہزار کا بقیہ یہودیہ کو واپس آیا تاکہ
شاہی فرمان اور اعلان کے مطابق عمل کر کے ہیکل کی از سرِ نو تعمیر کی
جائے (عزرا ابواب ۱، ۲)۔ دو سال بعد ہیکل کی بنیاد رکھی گئی اور
اس کام کو آنسوؤں اور حمد و تمجید کے نغمات کے ملے جلے جذبات
سے شروع کیا گیا (عزرا ۳: ۸-۱۳)۔ اس سے ظاہر ہوتا تھا کہ
کام خوشی، رضامندی اور سرعت کے ساتھ ہو گا۔

اب ۵۲۰ ق-م ہے۔ حالات حیرت ناک اور ہولناک حد تک
بدل گئے۔ اُن کے دشمنوں اور سامریوں نے اور لوگوں کی حمایت
حاصل کر کے مداخلت کی اور نتیجہ کے طور پر کام رُک گیا۔ (عزرا باب
۴)۔ یہ کام دو سال تک مکمل طور پر رُکا رہا۔ اب ۱۴ برس گذر گئے

اور ہیکل ابھی تک جوں کی توں اجاڑ اور ویران پڑی تھی۔ ایسے نظر آتا تھا کہ اب یہ کام کبھی نہیں ہوگا۔ کچھ ایسے معلوم بھی ہوتا ہے کہ لوگوں نے یرمیاہ (یرمیاہ ۲۵ باب) اور دانی ایل (دانی ایل ۹ : ۱-۲)۔ کی پیشین گوئیوں کو غلط سمجھا۔ وہ یہ خیال کرنے لگے کہ اِن پیشین گوئیوں کے مطابق یروشلیم کی بربادی کے ستر برس ابھی تک ختم نہیں ہوئے۔ ہم اِس بات کو وثوق کے ساتھ نہیں کہہ سکتے کہ حجّی کے خیال کے مطابق ابھی تک وہ ستر برس ختم ہوئے تھے یا نہیں لیکن لوگوں کے سوال کا جواب دے کر وہ ظاہر کرتا ہے کہ اُس کے دماغ میں یہ بات تھی کہ یروشلیم کی بربادی کا وقت جاتا رہا ہے۔ مثال کے طور پر لوگ یہ کہتے ہیں کہ :

" . . . ابھی خداوند کے گھر کی تعمیر کا وقت نہیں آیا" (۱-۲) حجّی نبی کا جواب ہمیں ورطۂ حیرت میں ڈال دیتا ہے۔ ملاخطہ فرمایئں "... آج ہی سے میں تم کو برکت دوں گا"۔ یاد رکھیں کہ ہمیں یرمیاہ اور دانی ایل ہر دو کی نبوّتوں کو اچھّی طرح سمجھ لینا چاہیئے۔ ستر برس کی بربادی سے یہ مراد ہے کہ وہ ستر برس تک اسیر رہیں گے۔ یروشلیم برباد اور اجاڑ ہو جائے گا اور اِس سے یہ مراد بھی ہے کہ ستّر برس کے بعد وہ اسیری سے آزاد ہوں گے اور یروشلیم آباد کر دیا جائیگا۔ ہم وثوق کے ساتھ یہ کہہ سکتے ہیں کہ یرمیاہ، دانی ایل اور حجّی جو کچھ کہہ رہے تھے وہ اُس کو خوب سمجھتے بھی تھے۔ حجّی یہ کہنا چاہتا ہے کہ

غم اور دُکھ کی اجاڑ اور تاریک راتیں آفتابِ صداقت کے طلوع ہوتے ہی ختم ہو چکی ہیں اور یہوواہ کا یہ اعلان کہ "۔ ۔ آج ہی سے میں تم کو برکت دوں گا"، حجی کی معرفت یہوواہ کا اپنے لوگوں کے لئے اُمید افزا پیغام تھا۔ یہ نبوت چار قدرتی حصوں میں تقسیم کی جا سکتی ہے جس کا بعد میں ذکر ہوگا لیکن اس وقت یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ ۵۲۰ ق۔م میں دارا کے عہدِ سلطنت میں یہ پیغام حجی کی معرفت لوگوں کے لئے یہوواہ کی طرف سے دیا گیا۔

پس منظر

۵۸۶ ق۔م میں نبوکدنضر نے یروشلیم کا محاصرہ کیا اور پُرانی ہیکل کو مکمل طور پر برباد کر دیا۔ بابلی اسیری کے پچاس برس بعد یہودیوں کو اجازت ہوئی کہ وہ واپس جا کر یروشلیم کے شہر اور پُرانی ہیکل کو تعمیر کریں۔ خورس بادشاہ نے نہ صرف یہ اجازت اور حق بخشا بلکہ اُس نے مالی طور پر بھی معاونت فرمائی۔

زربابل کی قیادت میں لوٹ کر لوگوں نے اپنے پُرانے گھروں کو مرمت کرنا اور بنانا شروع کر دیا۔ جو خوشی اُن لوگوں کے دِلوں میں تھی اس کا بیان نہیں ہو سکتا۔ لیکن سامریوں کی مخالفت اور مخاصمت کی وجہ سے نہ صرف کام رُک گیا بلکہ لوگوں کا جوش ٹھنڈا پڑ گیا۔ ہیکل کی تعمیر کے کام سے علیحدہ ہو کر لوگ اپنے گھروں کی تعمیر میں لگ گئے۔ سولہ برس گذر جانے کے بعد حجی نے آکر لوگوں کو خدا کا گھر تعمیر کرنے

کے لئے قائل کرنے کی کوشش کی۔ یہ افسوس کی بات ہے کہ لوگوں نے اپنی آنکھوں سے خانۂ خدا کو اجاڑ دیکھ کر بھی اپنی آنکھیں بند کر لیں۔ خورس بادشاہ کے بعد اُس کا بیٹا تخت نشین ہوا جس نے ۵۲۲ ق۔م میں خودکشی کر لی۔ اُس کے بعد حکومت میں ابتری پھیل گئی اور کئی لوگ تخت کے دعویدار برپا ہوتے رہے۔ آخرکار حالات نے پلٹا کھایا اور داراؔ اعظم نے حکومت پر مکمل قبضہ کر لیا۔ اس کے نتیجہ کے طور پر امن اور چین ہو گیا اور اُس نے حکومت کا عالیشان انتظام کیا۔

داراؔ کے عنانِ حکومت سنبھالنے سے پہلے یہودی لوگ اپنے اپنے گھروں کی تعمیر کی فکر میں لگے ہوئے تھے۔ اُن کی مالی حالت بہت خراب تھی، خشک سالی، فصلوں کا کم ہونا، بے برکتی، دشمنوں کی مخالفت وغیرہ اُن کے لئے عذاب کا سبب بنی ہوئی تھی اور اس پہ طرۂ یہ کہ خُداوند کا گھر ویران پڑا تھا۔ زربابلؔ ایک طرح سے اپنے لوگوں کا حاکم تھا اور یشوعؔ سردار کاہن۔ یوں ظاہر ہوتا ہے کہ اِن دونوں راہنماؤں کا لوگوں پر زیادہ اثر نہیں تھا۔ خُدا نے حجیؔ اور زکریاؔہ کو برپا کیا جنھوں نے شانہ بہ شانہ کام کر کے لوگوں کو خدمت کے لئے تیار کیا۔

حجیؔ

حجیؔ نبی کے بارے ہیں، جو کہ ایک محب الوطن یہودی تھا اور جس نے خُدا کی بُلاہٹ پر بہت گرم جوشی سے کام کیا ہمیں بہت کم

واقفیت ہے۔ ۲:۳ کے پیشِ نظر وہ ایک عمر رسیدہ شخص معلوم ہوتا ہے۔ کیونکہ وہ اپنے بیان میں ہیکل کی پہلی رونق کا ذکر کرتا ہے۔ یروشلیم میں اسیروں کے ساتھ واپس آنے سے پہلے کافی عرصہ بیشتر وہ بابل میں رہا بعض تو یہاں تک بیان کرتے ہیں کہ ۵۸۶ ق م سے پہلے وہ یروشلیم میں رہتا تھا۔ وہ اس کا تعلق مزامیر کے مصنفین کے ساتھ بھی ظاہر کرتے ہیں ہیکل کے ساتھ وہ والہانہ محبت رکھتا تھا۔ وہ جنون کی حد تک یہ چاہتا تھا کہ ہیکل از سرِ نو تعمیر ہو جائے۔ وہ یہ سمجھتا تھا کہ ہیکل کے بغیر قوم بہت بڑے نقصان اور خطرہ میں ہے۔ منادی کرنے میں وہ بہت صاف اور سادہ تھا۔ وہ بات کو بالکل سیدھا اور براہِ راست کہتا تھا۔ ہیکل کی تعمیرِ نو اس کے پیغامات کا واحد مرکز تھا۔ ہیکل کو برباد دیکھ کر اُس کے سینے میں غیرت کی آگ بھڑک اُٹھی۔ غیرت اور جوش اور خدا کے گھر سے محبت سے معمور ہو کر اُس نے ایسے جوش سے منادی کی کہ لوگوں کی خوابیدہ ضمیریں بیدار ہو گئیں، تصوّرات میں ہلچل پیدا ہو گئی۔ لوگ اُس کی غیرت مندی کو دیکھ کر حکم ماننے اور عمل کرنے کے لئے ہمہ تن تیار ہو گئے۔

کتاب

یہ کتاب چار مختصر مضامین کا مجموعہ ہے۔ ہر ایک پیشین گوئی

کی ایک خاص تاریخ اس کتاب کے ایک ہی مرکزی مضمون کو صاف نمایاں کرتی ہے۔ اِس کتاب کا ایک ہی مرکزی مضمون ہے۔ اِس سے ظاہر ہے کہ مصنّف کے دل پر صرف ایک ہی بوجھ ہے اور اس کی زبردست خواہش ہے کہ وہ ہیکل کی تعمیرِ نو کے کام کو مکمل کرے۔ اُس نے مصمم ارادہ کر لیا تھا کہ ہیکل کی از سرِ نو تعمیر کی جائے اور وہ اپنے سماج اور برادری میں ہر ایک شخص کے پاس جا کر اُن کو اس بات کے لئے آمادہ کرتا رہا۔

پہلا حصّہ

ا۔ ۱:۲-۱۱ یہاں ملامت کے کلمات ہیں وہ لوگوں کی توجہ اپنی طرف مبذول کرواتا ہے۔ اُس نے معلوم کیا کہ لوگوں کی ناکامی کی وجہ خوف اور خودغرضی تھی۔ یاد رہے کہ ہمارے اپنے زمانے میں یہ دونوں باتیں بیداری کے راستے میں بڑی رکاوٹ ہیں۔ لوگ یہوواہ کی تعظیم کرنے میں قاصر رہے۔ حجّی اُن کو یہ بتاتا ہے کہ وہ عیاشی کو ترک کریں، خودغرضی اور خوف پر غالب آئیں اور اگر وہ چاہتے ہیں کہ خدا کا غضب ٹل جائے تو وہ خداترس اور خداپرست بن جائیں اور اِس ہیکل کے لئے پتھر اور لکڑی جمع کریں۔ حجّی اُن کی لاپرواہی کے گناہ کو بھی اُن پر ظاہر کرتا ہے اور اُن کو اپنی اپنی روش پر غور کرنے کی دعوت دیتا ہے "... تم اپنی روش پر غور کرو۔" ۱:۴ سے ظاہر ہے کہ

وُہ اُن کو اُن کی خود غرضی کا گناہ یاد دلاتا ہے" کیا تمہارے لئے مسقف گھروں میں رہنے کا وقت ہے جب کہ یہ گھر ویران پڑا ہے"۔ چھٹی آیت سے شروع کر کے وہ یہ بھی یاد دلاتا ہے کہ چونکہ تم خُدا کا گھر بنانے میں سست اور لاپرواہ ہو اِس لئے تمہارے گھروں میں برکت نہیں ہے۔ تم آسودہ نہیں ہوتے۔ تم گرم نہیں ہوئے تم اپنی مزدوری سوراخ دار تھیلی میں جمع کرتے ہو۔ تم بہت کی اُمید کرتے ہو لیکن تمہیں بہت تھوڑا ملتا ہے۔ تم جو کچھ اپنے گھروں میں لاتے ہو اُسے اڑا دیتے ہو۔

نبی یہ بھی یاد دلاتا ہے کہ تم جب ایسا کرتے ہو تو خُدا تمہیں سزا دیتا ہے۔ وہ خشک سالی کو طلب کر کے فصلوں کو موقوف کر دیتا ہے۔

نبوّت کے موثر اور ثابت ہونے کی بجائے لوگوں میں لاپرواہی کا گناہ بڑھتا جاتا تھا۔ اب وہ ایسا سوچنے لگے تھے کہ اگر ہیکل نہ بھی بنے تو کوئی فرق نہیں پڑتا۔ حجّی نبی کے زمانے واقعات آج ہماری پاکستانی کلیسیا کی جیتی جاگتی تصویر ہے۔ اِس سے توبہ کرنے اور ضرورت ہے۔

ب۔ یہ حصہ تواریخی ہے۔ اِس کا بیان ۱ : ۱۲ - ۱۵ میں ہے۔ یہاں پر حجّی کا چیلنج نظر آتا ہے۔ وہ بہت حد تک کامیاب ہو جاتا ہے۔ لوگوں نے خُدا کی سُنی اور خُدا سے ڈرنے لگے۔ اور خُدا کا خوف یہاں تک چھا گیا کہ حاکم، کاہن اور عام لوگ خُدا کی مرضی کے مطابق کام کرنے میں مصروف ہو گئے۔ اُن کے رویّہ میں یہ

تبدیلی حجّی کے پیغام کا صاف اثر نظر آتا ہے۔

دُوسرا حصّہ

۲: ۱۔۹ یہاں پر مایوسی اور تبدیلی کے درمیان حوصلہ افزائی کا پیغام ہے۔ اِس کی وجہ یہ ہے کہ عمر رسیدہ لوگ جنہوں نے ہیکل کی پہلی شان کو دیکھا تھا، سمجھتے تھے کہ ہم بھی اِس تعمیرِ نو کے کام سے ہیکل کی وہ شان قائم نہیں کر سکتے" جو پہلے تھی۔ یہ لوگ اُس جماعت کی نمائندگی کرتے تھے جو ہمیشہ تاریک پہلو پر غور کرتے ہیں۔ وہ نہیں سمجھتے تھے کہ حجّی خدا کی طرف سے پیغام لے کر آیا ہے اور وہ خدا جو پیغام دیتا ہے وہی ہیکل کی شان کو قائم اور بحال کرے گا۔ حجّی اُن کو یہ بتانے کی کوشش کرتا ہے کہ زندہ خُدا خود اِس ہیکل میں سکونت پذیر ہو کر اپنا جلال ظاہر کرے گا اور اُس کا نُور چاروں طرف اقوامِ عالم میں پھیل جائے گا۔ یہ لوگ اِس بات کو فراموش کر چکے تھے کہ عہد کا خُدا اب تک اپنے عہد میں قائم ہے اور تا ابد قائم رہے گا۔ اُن کے لئے یہی مناسب تھا کہ وہ خدا کی طرف بڑی بڑی برکتوں کیلئے دیکھیں۔ اُسے نظر آتا ہے جیسے حجّی اُن کو تین حقائق سمجھانے کی کوشش کرتا ہے۔

ا۔ یہوآہ کا عہد اسرائیل کے ساتھ بدستور وہی ہے اور یہوآہ کی وفاداری جاری رہتی ہے (۲ : ۵)

ب۔ خدا کا رُوح بدستور اپنے لوگوں میں سکونت کرتا ہے (۲ : ۵)۔

ج ۔ خُدا کا وعدہ یہ ہے کہ وہ زمین کو ہلائے گا اور اس ہلنے کا نتیجہ یہ
ہوگا وہ جو قوموں کی اُمید ہے برپا ہوگا اور اس گھر کو جلال سے
معمور کرے گا ۔ وہی اِس مکان میں سلامتی بخشے گا، اور اِس پچھلے
گھر کی رونق پہلے گھر کی رونق سے زیادہ ہوگی (۲ : ۶ - ۸) ۔
یہی تین بڑی باتیں ہیں جن کے باعث ہمارے دلوں میں اُمید کا
جاگتے رہنا ضروری ہے ۔ خُدا کا عہد، خدا کے رُوح کی موجودگی اور
بادشاہ کی موعودہ آمد ۔ یاد رکھیں ضروری ہے کہ خُدا ہلانے کا کام کرے،
ہیکل کو جلال سے معمور کر دے ۔ یہ خُدا کے وعدہ کا ایک سنگِ میل
ہے ۔ حجی جس ہلانے کا ذکر یہاں پہ کرتا ہے اُس کی تفسیر کیلئے عبرانیوں
۱۲ : ۲۶ - ۲۷ ملاحظہ فرمائیں ۔

تیسرا حصّہ ۲ : ۱۰ - ۱۹

یہاں پر ایک اور اپیل کی گئی ہے ۔ جس کا مقصد لوگوں کی خوابیدہ
ضمیر کو بیدار کرنا ہے ۔ وہ یہاں پر اپنے لوگوں کو صبر و تحمل کا پیغام بھی
دیتا ہے ۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ پُورے تین ماہ کام کرنے کے بعد بددل
ہو کر یہ کہہ رہے تھے کہ اگر خُدا نے برکات نازل کرنے کا وعدہ کیا ہے
پھر وہ اپنے وعدہ کو پُورا کیوں نہیں کرتا ۔ وہ لوگوں پر یہ صاف ظاہر
کرتا ہے کہ گناہ اس سرزمین پر اِس قدر پھیل گیا ہے کہ جب تک وُہ
گناہ کو دور نہیں کرتے وہ اچھی فصلوں، خوش ذائقہ پھلوں اور خُدا کی

دی ہوئی دیگر جسمانی اور رُوحانی برکات کی توقع بھی نہیں کر سکتے۔ لیکن اگر وہ گناہ کو دور کریں تو فتح یقیناً اُن کی ہوگی۔ آخر میں نبی خدا کی طرف سے دیا ہوا وعدہ اُن کے سامنے پیش کرتا ہے۔ آج ہی سے میں تم کو برکت دوں گا۔

چوتھا حصّہ ۲ : ۲۰-۲۳

یہاں پر زربابل کے لئے اُمید کا پیغام ہے۔ اُسے اُس سرزمین میں لوگوں کے درمیان یہوواہ کا نمائندہ ہو کر کام کرنا ہے۔ وہ مایوس اور بیدل لوگوں کے لئے مسیح موعود کے وعدوں کی نئی اُمید ہے۔ تباہی اور بربادی کے وقت داؤد کا یہ حقیقی وارث، یہوواہ کا برگزیدہ خُدا کی پناہ اور محافظت میں ہوگا۔ یاد رہے کہ یسوع مسیح ابن داؤد جہاں کی آخری اُمید ہے وہ اقوام عالم کا شہنشاہ اور بادشاہ ہے۔ وہ اپنی مرضی کو اور اپنے طریقوں کو لوگوں کے دلوں پر ثبت کرے گا۔ جلال و حشمت، دولت، عزّت اور تمجید اُسی ہی کی ہے اور وہ لاثانی لافانی بادشاہ ہے۔ زربابل یہاں پر مسیح کا مثیل ہے۔ اسرائیل (خُدا کی برگزیدہ قوم) کے لئے یہی کافی ہے کہ وہ اس اُمید پر موجودہ زمانے میں دُکھ مشکلات اور مصائب، خوشی اور صبر کے ساتھ برداشت کریں۔ کیونکہ آنے والے زمانے کے لئے اُن کے پاس خُدا کی طرف سے یقین واثق اور اُمید کامل ہے۔

خاکہ نمبر ۱

چار پیغامات

نوٹ :- ا: ۱۲ - ۱۵ بھی ایک قسم کا پیغام ہے۔ اگر آپ اُس کو پانچواں پیغام کہیں تو کوئی حرج نہیں ہے۔

پہلا پیغام

لاپرواہی سے متعلق ا : ا - ۱۵

تاریخ - نویں مہینے کا چوبیسواں دن ، ۵۲۰ ق-م اور مہینہ موجودہ ستمبر کا۔

بہانہ - ابھی خداوند کے گھر کی تعمیر کا وقت نہیں آیا ا : ۲

تنبیہ یا ملامت - ا : ۵ "تم اپنی روش پر غور کرو"

نتیجہ - فرمانبرداری اور خدا ترسی - ا : ۱۲ (بیس دنوں کے بعد کام شروع ہو جاتا ہے ا : ۱۵)۔

دوسرا پیغام

جرأت اور دلیری سے متعلق ۲ : ا - ۹

تاریخ - ساتویں مہینے کا اکیسواں دن - موجودہ اکتوبر ۵۲۰ ق-م یہ ہیکل بیرونی نمائش کے لحاظ سے پہلی ہیکل کے مقابلہ میں نہیں تھی لیکن آخرکار یہ ہیکل جلالی ہوگی کیونکہ مسیح موعود بہ نفسِ نفیس

اِس میں داخل ہوگا۔ دلیری اور حوصلہ افزائی کے لئے یہ اور نہایت ضروری ہے۔

تیسرا پیغام
علیحدگی سے متعلق (تقدیس) ۲ : ۱۰ - ۱۹

تاریخ۔ نویں مہینے کا بیسواں دِن۔ ۵۲۰ ق.م پہلے بھی کئی دفعہ وہ ڈر اور خوف کی وجہ سے مذبح بنا چکے تھے (عزرا ۳ : ۳) لیکن پہلے علیحدہ نہ ہونے میں (تقدیس)۔ وہ خُدا کی نافرمانی کرتے تھے، اِس لئے اُنہیں خُدا نے برکت نہ دی۔ لیکن اب چونکہ اُنھوں نے اپنے آپکو علیحدہ کیا اِس لئے "آج ہی سے میں تم کو برکت دوں گا" کا وعدہ ہے (۲ : ۱۹)۔

چوتھا پیغام
عدالت کے بارے میں ۲ : ۲۰ - ۲۳

تاریخ۔ نویں مہینے کی چوبیسویں تاریخ۔ ۵۲۰ ق۔م۔ اِس پیغام میں زربابل کے سامنے کئے ہوئے سوال کا جواب نظر آتا ہے۔ اقوام کی عدالت کی جائے گی۔ لیکن جب زربابل اِس عظیم کام کو سرانجام دے گا تو وہ خُدا کی نظروں میں بیش قیمت ہوگا۔

خاکہ نمبر ۲

۱۔ تعمیر کے لئے بلاہٹ، پہلا باب، چھٹے مہینے کا پہلا دِن۔

ا۔ پیغام کا پس منظر ۱ : ۱ - ۲

ب۔ پیغام کا بوجھ ۱ : ۳ - ۱۱

ج۔ پیغام کی برکت ۱ : ۱۲ - ۱۵

۲۔ غور کرنے کے لئے بلاہٹ۔ ۲ : ۱ - ۹۔ ساتویں مہینے کا اکیسواں دن۔

ا۔ زمانۂ حال اس کا تعلق ہیکل کے ساتھ ہے۔

ب۔ زمانۂ ماضی اس کا تعلق عہد کے ساتھ ہے ۲ : ۴ - ۵

ج۔ اس کا تعلق مسیحِ موعود کے ساتھ ہے ۲ : ۶ - ۹

۳۔ طرزِ عمل کی تبدیلی کی بلاہٹ۔ ۲ : ۱۰ - ۱۹۔ نویں مہینے کا چوبیسواں دن۔

برکت جس کی چاہت ہے ۲ : ۱۰ - ۱۴۔ برکت جو روک دی گئی۔ برکت جس کا انتظار ہے۔ ۲ : ۱۸ - ۱۹

۴۔ ایمان لانے کی بُلاہٹ (تکیہ۔ بھروسہ۔ یقین)۔ نویں مہینے کا چوبیسواں دن۔

ا۔ خُدا اپنی قدرت کو ظاہر کرے گا۔ ۲ : ۲۰ - ۲۲

ب۔ خُدا اپنے شہزادہ کو ظاہر کرے گا۔ ۲ : ۲۳

نوٹ:۔ اس عرصہ کا تعلق تین انبیاء کے ساتھ ہے جو اسیری سے واپس آئے۔ حجی۔ زکریاہ اور ملاکی۔ حجی، زکریاہ نے ہیکل کی تعمیر میں معاونت کی۔ ۵۲۰ ق۔م۔ ۵۱۶ ق۔م ملاکی کے بارے

ہیں خیال کیا جاتا ہے کہ اُس نے تقریباً سَو سال بعد یرؔوشلیم کی دیوار کو ازسرِ نو تعمیر کرنے میں مدد کی۔

اِس عرصہ کے تواریخی واقعات۔

۵۳۶ ق۔م۔ زربابل کی قیادت میں ۵۰ ہزار یہودی یرؔوشلیم کو لوٹے۔ ۵۳۶ ق۔م میں ساتویں مہینے اُنھوں نے مذبح کو تعمیر کرکے قربانیاں چڑھائیں۔ اور ۵۳۵ ق۔م دوسرے مہینے میں ہیکل کی تعمیر کا کام شروع ہوا اور روک دیا گیا۔

ا۔ ۵۲۰ ق۔م۔ چھٹے مہینے (ستمبر) پہلے دن حجی نے تعمیر کی دعوت دی۔

ب۔ چھٹے مہینے کی چوبیسویں دن کام شروع ہُوا۔

ج۔ ساتویں مہینے (اکتوبر) کے اکیسویں دن حجؔی نے دوسری اپیل کی۔

د۔ آٹھویں مہینے (نومبر) زکریاہ نے افتتاحیہ خطبہ پیش کیا۔

ہ۔ نویں مہینے (دسمبر) چوبیسویں دن حجؔی نے تیسرا اور چوتھا پیغام دیا۔

و۔ گیارہویں مہینے (فروری) زکریاہ نے چوبیسویں دن رویات دیکھیں۔

ز۔ ۵۱۶ ق۔م۔ بارھویں مہینے (مارچ) تیسرے دِن ہیکل کی تعمیر پایۂ تکمیل تک پہنچی۔

ح۔ ۵۱۵ ق۔م۔ پہلے مہینے (اپریل) چودھویں سے اکیسویں دن

تک عید فسح کی شادمانی ہوئی۔ ۴۵۷ ق۔م میں عزرا نے یروشلیم میں آکر بڑا انقلاب پیدا کیا۔

ط ۴۴۴ ق۔م ملاکی کے عہدِ نبوت میں نحمیاہ یروشلیم کی دیوار کو ازسرِ نو تعمیر کرتا ہے۔

نوٹ:۔ یوں معلوم ہوتا ہے کہ حجی ایک عمر رسیدہ شخص تھا (نبوت کے وقت) کیونکہ وہ اپنے بیانات میں پہلی ہیکل کو دیکھنے کا ذکر کرتا ہے۔ ۲: ۳

حالات

یہوداہ مغلوب ہو چکا تھا۔ یروشلیم کو جلا کر خاک کر دیا تھا۔ عوام بابلی اسیری میں دھکیلے جا چکے تھے۔ اس کا ذکر ۲۔ سلاطین ۲۴، ۲۵ ابواب میں ہے۔

عرصہ ۶۰۶ تا ۵۸۶ ق۔م ہے۔

ستر سال کی اسیری کے بعد پچاس ہزار یہودی خورس بادشاہ کے حکم سے اپنے وطنِ عزیز کو لوٹ آئے۔ ۵۳۶ ق۔م میں انہوں نے ہیکل کو ازسر نو تعمیر کرنا شروع کر دیا۔ لیکن انہیں ایک اور المیہ کا سامنا کرنا پڑا۔ جب انہوں نے ہیکل کی بنیاد کو کھودا تو اُن کے اردگرد کے پڑوسیوں نے مخالفت کر کے اس کام کو روک دیا۔

خاکہ نمبر ۳

"آج ہی سے میں تم کو برکت دُوں گا"۔ ۲: ۱۹

۱- پہلا پیغام
بیدار کرنے کے لئے ۱ : ۱ - ۱۵
تاریخ - چھٹے مہینے کا پہلا دن
حکم - "یہ گھر تعمیر کرو" ۱ : ۸
دوسرا پیغام
حمایت - ۲ : ۱ - ۹
تاریخ - ساتویں مہینے کا اکیسواں دن
وعدہ - "میں تمہارے ساتھ ہوں" ۲ : ۴
تیسرا پیغام
تصدیق ۲ : ۱۰ - ۱۹
تاریخ - نویں مہینے کا چوبیسواں دن -
وعدہ کی تجدید "آج ہی سے میں تم کو برکت دوں گا" ۲ : ۱۹
چوتھا پیغام
یقین دہانی - ۲ : ۲۰ - ۲۳
تاریخ - نویں مہینے کا چوبیسواں دن
ایک نیا وعدہ - "اُسی روز میں تجھے لوں گا" ۲ - ۲۳

عملی اسباق

۱- مشکل فرائض کو دلیری کے ساتھ بلا توقف انجام دینا چاہیئے -

۲۔ ادائیگی فرض کے لئے سخت سے سخت بلاہٹ رُوحانی طور پر معجون کی مانند ہے۔

۳۔ وہ پیغام جو خُدا کی طرف سے ملتا ہے۔ نتیجتاً قوم عملی طور پر سرگرم اور پُرجوش ہوئی۔

۴۔ ہمارا کوئی حق نہیں ہے کہ ہم خود خوبصورت اور اچھے گھروں میں رہیں اگر ہمارے سامنے خُدا کا گھر کھنڈر بنا ہوا ہے۔

۵۔ بدی کے اثرات کس قدر پُرغم اور دیرپا ہوتے ہیں (۲۔ ۱۰۔ ۱۹)۔

۶۔ انسانی کوشش بے سود ہوگی۔ اگر اُس کی کوشش کی موجودگی میں خُدا کے ساتھ تعلق اور رشتہ نہیں ہے۔

۷۔ منادی یا وعظ کا اثر اُس وقت ظاہر ہوتا ہے جب لوگ کچھ کرنے یا نہ کرنے کے لئے تیار ہو جائیں۔

۸۔ خُدا کی مکمل فرمانبرداری خدا کے پاس رسائی کے لئے ایک ضروری شرط ہے۔

۹۔ ظاہری نمائش اور شان و شوکت اندرون یا باطن کے درست ہونے کا ضروری نشان نہیں ہے۔

۱۰۔ یہ کتاب منادوں کے لئے چیلنج ہے کہ وہ بڑے جوش کے ساتھ خدا کے کلام کے لئے لوگوں کو آمادہ کریں۔

سوالات

۱۔ بقیۂ وفادار کی اخلاقی حالت کے بارے میں حجی کونسی تصویر پیش کرتا ہے؟

۲۔ حجی کونسے بحرانی نکتہ کی طرف اشارہ کرتا ہے؟

۳۔ کونسے دو بادشاہوں نے اسیری سے آزادی اور ہیکل کی تعمیر کے احکام جاری کیے۔ مختصر بیان کریں۔

۴۔ ستّر سال کے بارے میں کونسی بات یرمیاہ اور دانی ایل اپنے صحائف میں بیان کرتے ہیں؟

۵۔ حجی کا سب سے بڑا بوجھ کیا تھا؟

۶۔ حجی کی کتاب کے چار حصّوں کا مختصر تجزیہ پیش کریں۔

۷۔ حجی قوم کی بے برکتی اور خدا کے غضب کی کون سی وجہ بیان کرتا ہے۔

۸۔ قوم کے کون سے دو بڑے گناہ تھے جن کے باعث ہیکل کی تعمیر کا کام رُک گیا۔

۹۔ کن لوگوں نے ہیکل کی تعمیر کے کام میں مداخلت کی اس مداخلت کا قومی زندگی پر کیا اثر ہُوا؟

۱۰۔ زربابل کو جو پیغام دیا گیا اُس کا مسیحِ موعود کیساتھ کیا تعلق تھا؟

۱۱۔ حجی کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟ مختصر بیان کریں۔

۱۲۔ حجی کے الفاظ میں بیان کریں کہ خدا کب برکت دینا شروع کرے گا۔

زکریاہ کی کتاب

مُصنّف :۔ ۱: ۱ تا ۷، اور ۷: ۱ سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ زکریاہ اُس کا مُصنّف ہے۔ زکریاہ کا لغوی مطلب "یہوواہ یاد رکھتا ہے" وہ ایک نبی تھا اور برکیاہ کا بیٹا تھا۔ برکیاہ کا لغوی مطلب ہے "یہوواہ برکت بھیجتا ہے"۔ اُس کے دادا کا نام عدُو تھا۔ جس کا لغوی مطلب ہے "اُس کا اپنا وقت" اِن تینوں ناموں کو اکٹھا کریں۔ اور اِن تینوں ناموں کے مطلب کے نتیجے کے طور پر ہم یہ کہہ سکتے ہیں "یہوواہ یاد رکھتا ہے اور وہ اپنے وقت پر برکت بھیجتا ہے" یہ ایک ایسی حقیقت ہے جو ہر زمانے میں خُدا کے لوگوں کی زندگیوں سے صاف ظاہر ہے۔

عہد عتیق میں زکریاہ ایک عام اور معمولی نام تھا اور دوسرے لوگوں کے بارے میں کم از کم ۲۷ دفعہ استعمال ہوا ہے۔ ۲: ۴ سے نظر آتا ہے کہ تصنیف کے وقت زکریاہ نوجوان تھا۔ ۱: ۱ سے ظاہر ہے کہ اُس نے دارا کی سلطنت کے دوسرے سال میں یہ کتاب لکھی۔ خورس

کے عہدِ سلطنت کے پہلے سال کے بعد یہ اٹھارواں سال تھا۔ جب اسرائیلی اسیری سے لوٹے۔ بابلی اسیری سے رہائی کے بعد زکریاہ ابھی بچہ ہی ہوگا۔ اُس کا دادا عِدّو کاہن تھا۔ جو زربابل اور یشوع کے ساتھ بابل کی اسیری سے لوٹا (عزرا ۵: ۱، ۶: ۱۴ اور نحمیاہ ۱۲: ۴، ۱۶)۔ ایک روایت کے مطابق (تالمود) وہ بڑی ہیکل کی انتظامیہ کا ایک رکن تھا۔ یہ ایک تنظیمی ادارہ تھا جو یہودیوں کے صدرِ عدالت سے پہلے تنظیم کا کام کیا کرتا تھا۔ وہ کافی عُمر رسیدہ ہو کر فوت ہوا۔ ایک اور روایت کے مطابق وہ شہید ہوا۔

کن سے خطاب کیا گیا؟ اسرائیل کے تمام لوگوں کو جو اسیری سے واپس لوٹے۔ ۱: ۲، ۴، ۵۔ کئی پیغامات بالخصوص یشوع سردار کاہن کے نام ۳: ۸ اور زربابل گورنر کے نام ۴: ۶ میں ہیں۔

تاریخ ۔ دارا بادشاہ کے عہدِ سلطنت کے دوسرے سال سے چوتھے سال تک ۱: ۱ اور ۷: ۱ یعنی ۵۲۰ سے ۵۱۸ ق۔م۔ اور بعض ۵۲۰ تا ۵۱۶ ق۔م کے قائل ہیں۔

کتاب کا مقصد ۔ حجی کی مانند وہ بھی لوگوں کی حوصلہ افزائی کرتا ہے۔ تاکہ وہ نامکمل ہیکل کو مکمل کریں۔ عزرا ۵: ۱، ۴: ۲، ۶: ۱۴۔ زکریاہ ۱: ۱۶ اور ۴: ۸۔

زکریاہ کے پیغام میں حوصلہ افزائی کا عنصر کثرت کے ساتھ پایا جاتا ہے۔ حجی کا پیغام علامتی ہے۔ حجی کا بڑا کام یہ تھا کہ وہ لوگوں کو اس بات کے لئے آمادہ کرے۔ تاکہ ہیکل از سرِ نو تعمیر ہو جائے۔ ایک لحاظ سے ہم یہ

کہہ سکتے ہیں کہ حجی جسمانی تعمیر و ترقی پر زور دے رہا تھا۔ یعنی عمارات اور بلند مقام وغیرہ۔ لیکن زکریاہ اِس سے بڑھ کر قوم کی رُوحانی تعمیر پر زور دے رہا ہے۔ ہم یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ حجی کا زور ظاہر پر ہے اور زکریاہ کا باطن پر۔

اِس کے علاوہ خدا چاہتا تھا کہ قوم پر مستقبل کے واقعات کو ظاہر کرے۔ جیسے اسرائیلی قوم کے مستقبل کے واقعات۔ غیر اقوامی دنیا کے اقتدار کے مستقبل کے بارے میں اور بالخصوص مسیح کی دو آمدوں کے بارے ہیں۔ (۳ : ۸، ۹ : ۹، ۱۴ : ۴)۔

مضمون۔ مسیحِ موعود کی دو آمدیں جو اسرائیل کا منجّیِ اعظم ہے ۳ : ۸، ۶ : ۱۲، ۹ : ۹، ۱۲ : ۱۰، ۱۴ : ۳ - ۴۔

کلیدی آیات۔ ۹ : ۹[۱] - ۱۰، ۴ : ۶[۲]، ۸ : ۴[۳] - ۵، ۱۲ : ۱۰[۴]

کلیدی الفاظ۔ خُداوند کا کلام یا میری باتیں ۱۴ دفعہ ربّ الافواج ۵۲ دفعہ (۸ باب میں ۱۸ دفعہ) افواج ایک عبرانی لفظ "سبَوتھ" سے مشتق ہے۔ اِس کا یہ مطلب ہے کہ اپنے لوگوں کی بھلائی کے لئے خُدا کے قبضے میں لامحدود، بے شمار، اَن گنت اور بے حساب ذرائع اور وسائل ہیں۔

زکریاہ

حجّی نبی کی کتاب کا مطالعہ ہم پر یہ ثابت کرتا ہے کہ زکریاہ اُس کا ہم عصر نبی تھا۔ یہ حقیقت عزرا کی تصنیف سے بھی ظاہر ہے (عزرا ۵: ۱) زکریاہ اور حجّی ہر دو تواریخ کے ایک ہی بحرانی دَور کے نبی ہیں۔ یہ دَور بہت بڑی اہمیت کا حامل تھا۔ اِس میں خُدا کا برتاؤ یا سلوک یروشلیم اور وفادار بقیہ کے ساتھ نظر آتا ہے۔ حجّی کے پیغام کی مرکزی بات خُدا کا یہ پیغام تھا۔ "آج ہی سے مَیں تم کو برکت دوں گا" (حجّی ۲: ۱۵ تا ۱۹)۔ اگر ہم نے حجّی کی کتاب میں سے خدا کے اِس پیغام اور اُس کے مقصد کو سمجھ لیا ہے۔ تو ہم زکریاہ کے پیغام کی مرکزیت کو بخوبی سمجھ سکتے ہیں۔ کیوں کہ زکریاہ کی نبوّتیں اسی امر سے شروع ہو کر پایۂ تکمیل تک پہنچتی ہیں۔ ہم بڑی آسانی کے ساتھ یہ کہہ سکتے ہیں کہ حجّی کی مختصر سی کتاب زکریاہ کے طویل پیغام کا دیباچہ ہے۔

زکریاہ کاہن اور نبی :- زکریاہ کا بیان حجّی کے بیان کی طرح ۵۲۰ ق۔م میں شروع ہوتا ہے۔ یہ دارا بادشاہ کی سلطنت کا دوسرا سال تھا۔ سولہ برس پیشتر تقریباً پچاس ہزار یہودی بابلی اسیری سے لوٹ کر یہودیہ اور یروشلیم میں آباد ہو رہے۔ خُدا نے حجّی اور زکریاہ کو برپا کیا۔ تاکہ وہ ہر دو عوام اور رہنماؤں کو جوش دلائے۔ زکریاہ نہ صرف کاہن تھا بلکہ وہ نبی بھی تھا۔ ۱: ۱ کے مطابق وہ برکیاہ کا بیٹا تھا اور اُس

کے دادا کا نام عدّو تھا۔ یہ عدّوان کاہنوں میں سے تھا جو یشوؔع اور زربابل کی رہنمائی میں بابل سے لوٹے (نحمیاہ ۱۲ : ۴)۔ اِس سے یہ مُراد ہے کہ زکریاہ ہاروؔن کے خاندان سے تھا۔ ہمیں یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ وہ یویقیم جو یشوؔع کا بیٹا تھا، کے عہدِ سلطنت میں کہانت کی خدمت انجام دیتا تھا (نحمیاہ ۱۲ : ۱۲، ۱۶)۔

زکریاہ ہاروؔن کی کہانت کی روایت کو اپنے نبی اور کاہن کے عہدے سے برقرار رکھے ہوئے تھا۔ یہ بات قابلِ غور ہے کہ اِس زمانے میں کہانت کا عہدہ قومی زندگی میں دوسرے عہدوں کی نسبت افضل نظر آتا ہے۔ اِس لحاظ سے ہم تین حصّے بنا سکتے ہیں۔

ا۔ موسیٰ سے لے کر سموئیل تک قوم قاضیوں کے ماتحت تھی۔
ب۔ ساؤل سے لے کر صِدقیاہ تک قوم بادشاہوں کے ماتحت رہی۔
ج۔ یشوؔع اور اِس بقیّے سے لے کر یعنی یروشلیم کی ستّر سالہ بربادی تک قوم کاہنوں کے ماتحت رہی۔

زکریاہ غالباً ایک نوجوان مُناد تھا۔ جو اسیری میں پیدا ہوا۔ اور الٰہی قُدرت سے یروشلیم کو واپس لایا گیا تاکہ یروشلیم کی تعمیر کرنے کے سلسلے میں خُدا کی طرف سے استعمال کیا جائے۔ اِس کے نام کا مطلب جیسے اُوپر بیان کیا گیا ہے "وہ جسے یہوؔاہ یاد رکھے ہے"۔ جب حجی نے منادی شروع کی تو زکریاہ بھی خُدا کے گھر کو کھنڈرات کی صُورت

میں دیکھ کر برداشت نہیں کر سکتا تھا۔ زکریاہ نے وقت کو غنیمت جانا اور نہ صرف ہیکل کی تعمیر کے لئے لوگوں کو تلقین کی بلکہ اس نے رُوحانی طور پر تعمیر کرنے کے لئے بھی خوب منادی کی۔ اُس کی منادی میں کوئی ملامت نہیں تھی۔ وہ ایک بڑے انوکھے اور نرالے ڈھنگ میں لوگوں کی کمزوری اور خدا کے زور کو پیش کرتا ہے۔ اور لوگوں کی رُوحانی توانائی کیلئے مختلف طریقوں سے یہ بیان کرتا ہے کہ خُدا موجود ہے۔ اُس کے لبوں سے قوم کے لئے غیرت اور جوش کے کلمات نکلتے ہیں اور وہ لوگوں کو بالخصوص یہ تعلیم دیتا ہے کہ مبارک حالی کا راز فرمانبرداری میں ہے۔ کسی نے کہا ہے "کہ اُس کی رُوح ہنر مندی سے بھرپور ہے اور اُس کی آنکھ غیب بین ہونے کی عکاسی کرتی ہے۔" کسی اور نے کہا ہے "زکریاہ کی نبوّت میں محض جذباتی پیغامات نہیں ہیں۔ بلکہ اُس کی نبوّت میں قوم کی مُردہ رگوں میں جان پیدا کرنے والا جُوش ہے۔" کسی اور نے کہا ہے "زکریاہ کی دلچسپی صرف خدا کے گھر کو ہی تعمیر کرنا نہیں تھی بلکہ وہ یہ بھی چاہتا تھا کہ لوگوں کے لئے رہائشی مکانات تعمیر کئے جائیں۔" اِس کا مطلب یہ ہے کہ اُس کے دل میں اِنسانوں کے لئے بڑی محبّت تھی۔ وہ انسان کے بنیادی حقوق کو فراموش نہیں کرتا۔ زکریاہ کے پیغامات میں زکریاہ کی شخصیت پنہاں ہے۔ وہ کتابِ مُقدّس کا خُوب استعمال کرتا ہے۔ رویات اور عِلامات کو بیان کرنے سے وہ یہ ظاہر کرتا ہے کہ وہ کسی نہ کسی طریقے سے لوگوں تک خدا کا کلام (پیغام) پہنچانا چاہتا ہے۔ اُس کے خیالات بڑے

سادہ لیکن عملی ہیں۔

شاید یہ مناسب ہوگا کہ جن حالات میں زکریاہ نے نبوّت کی اُن کا نہایت اختصار کے ساتھ ذکر کیا جائے۔ جب دارا بادشاہ نے عنانِ حکومت سنبھالی تو اُسے بہت سی مشکلات سے دوچار ہونا پڑا۔ خورس بادشاہ اور اُس کے بیٹے کی وجہ سے حکومت نہایت مضبوط اور مستحکم تھی۔ اُن کی اموات کے بعد حکومت ٹکڑے ٹکڑے ہو گئی۔ دارا بادشاہ نے عنانِ حکومت سنبھالنے سے پیشتر کم از کم انیس ۱۹ جنگیں لڑیں۔ دارا بادشاہ جسے دارا عظیم بھی کہہ کر پکارا جاتا ہے۔ اُس نے بڑی دانائی اور مستقل مزاجی سے حکمرانی کی اور نتیجہ یہ ہُوا کہ لوگ خوش حال اور فارغ البال ہوئے۔ اُس کی حکمتِ عملی نے اُسے تواریخ میں ایک عظیم مقام بخش دیا۔

ایک وہ وقت بھی آگیا کہ یہودی لوگ جنہوں نے حجّی نبی کی معرفت خدا کی بُلاہٹ سُن کر ہیکل کو تعمیر کرنا شروع کر دیا تھا مالی طور پر مشکلات میں گھِر گئے۔ خشک سالی اور فصلوں میں کمی نے اُن کو بے دل کر دیا اور وہ آزمائش میں گِر کر کمزور اور ناتواں بن گئے۔ حجّی کے پیغامات نے اُن کو توبہ کرنے پر مجبور کیا اور وہ از سرِ نو نیا جوش حاصل کر کے سرگرمی سے کام کرنے میں مصروف ہو گئے۔ زکریاہ نے حجّی کو کمک بخشی اور اُن دونوں نے مل کر وہ کام کیا جس کو بائبل کی تواریخ میں ہمیشہ کے لئے یاد رکھا جائے گا۔ زکریاہ کی معاونت سے نہ صرف حجّی نبی کی حوصلہ افزائی

ہوئی بلکہ قوم نے ترقی اور خوشحالی کا ایک نیا راستہ تلاش کیا۔ زکریاہ نبی کی محنت شاقہ اور اُس کی اپنی شخصی زندگی نے قوم کو ترقی بخشی اور برکت کا وہ وعدہ جو اُنہوں نے حجی نبی کی معرفت سُنا تھا۔ زکریاہ نے اُس کی تائید اور حمائت کی اِس قسم کے دَور میں زکریاہ جیسے نیک دل، خدا ترس اور خدا پرست نبی نے خدا کی وہ خدمت کی جو اپنی مثال آپ ہے۔

تصنیف کا مسئلہ اور تاریخ:۔ ۱۶۳۲ء سے علما ا تا ۸ ابواب اور ۹ تا ۱۴ ابواب کے درمیان اختلاف سے متعلق رائے زنی کرتے رہے ہیں۔ عموماً اِس بات کو تسلیم کیا جاتا ہے کہ دونوں حصّے مختلف مصنفین نے تحریر کئے۔ ا تا ۸ ابواب میں تکیۂ کلام صیغہ واحد متکلم میں ہے۔ بیانات کو تاریخ وار بیان کیا گیا ہے۔ اور طرزِ بیان نبوّتی نہیں بلکہ تعلیمی ہے۔ تقریباً ہر ایک پیرا کا بیان بڑی صفائی کے ساتھ ۵۲۱ تا ۵۱۸ ق۔م کے واقعات کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ ایسی روایات بھی ہیں جن میں فرشتے ایک خاص حصّہ ادا کرتے ہیں۔ ابواب ۹ تا ۱۴ میں مصنّف کے نام کا کوئی ذکر نہیں ہے۔ صیغہ واحد متکلم کہیں نظر نہیں آتا۔ شہر کو محاصرہ کی دھمکی دی گئی ہے۔ لیکن اِس کی کوئی خاص تاریخ نہیں بتائی گئی۔ طرزِ بیان نبوّتی ہے نہ کہ تعلیمی۔ رویات کے سلسلے میں فرشتوں کا کوئی ذکر نہیں ہے۔ اور ہیکل کی تعمیر کی طرف بھی کوئی اشارہ نہیں ہے۔

اِس بات کی ضرورت نہیں سمجھی جاتی کہ ہم تصنیف کے اِس مسئلے

میں اُلجھے ہیں۔ مناسب ہے کہ ہم اِس سے بالاتر بغیر سوال اُٹھائے خدا کی شکرگذاری کرتے ہوئے اِس کتاب کو صرف اِس لئے استعمال کریں کہ پاک رُوح خُود اس کا مصنّف ہے۔ اگر ۹ تا ۱۴ ابواب کا مُصنّف زکریاہ ہی ہے۔ تو یہ باتیں ۵۲۰ ق۔م کے لگ بھگ غیر معمولی حالات میں لکھی گئیں۔ اِن باتوں کو صرف وہ عمر رسیدہ ہونے کی حیثیت میں پاک رُوح کی ہدایت سے لکھ سکتا تھا۔ تاکہ وہ آنے والے مسیح اور بادشاہ کی صاف تصویر پیش کر سکے۔ اُس نے ایک ایسا راستہ تیار کیا جس پر اُس "بادشاہ" کو اپنی ساری شان و شوکت سے سفر طے کرنا تھا۔

کتاب کی تقسیم :- زکریاہ کی کتاب تین حصّوں میں منقسم کی جا سکتی ہے۔

پہلا حصّہ :- ۱ تا ۶ ابواب۔ اِس میں رویات کا سلسلہ پایا جاتا ہے۔ جس میں تعمیرِ نَو کے معماروں کی حوصلہ افزائی کی جاتی ہے۔ اِس عہد میں وعدے بھی ہیں اور آگاہیاں بھی ہیں۔

دُوسرا حصّہ :- ۷ تا ۸ ابواب۔ یہاں روزے کے متعلق یہوواہ سے جواب طلب کرنے کے لئے بیت ایل سے وفد بھیجا جاتا ہے۔ یہاں پر رسم پرستوں کے اخلاق سوز روّیے کے برخلاف ملامت کی جاتی ہے۔ یہ لوگ ظاہری نمائش کو ظاہری راستبازی کا ایک ضروری حصّہ سمجھتے تھے۔

تیسرا حصّہ :- ۹ تا ۱۴ ابواب۔ یہاں پر واضح الفاظ میں اسرائیل کے مستقبل کو بیان کیا گیا ہے۔ خُدا کا چرواہا ردّ کیا جائے گا اور اُس کے نتیجے کے طور پر اسرائیل سخت ترین دُکھ و تکلیف میں مبتلا ہوگا لیکن جب اسرائیل رُوحانی طور پر سرفراز کئے جائیں گے تو ایک عجیب قسم کا جلال ہوگا۔ اُس کا اختصار یُوں ہے۔

(۱) بحالی کی رویات ۱ تا ۶ ابواب

(۲) اپیلی بیانات۔ ۷، ۸ ابواب

(۳) مستقبل کی پیشین گوئی ۹ تا ۱۴ ابواب

I ۱ تا ۶ ابواب :- (۱) یہ رویات یقینی طور پر کمزور کارندوں کو زور بخشنے کے لئے دی گئیں تاکہ نامکمل کام مکمل ہو جائے۔ ۱: ۱ تا ۶ میں صاف اپیل نظر آتی ہے۔ یہاں پر توبہ کے لئے ایک بُلاہٹ ہے۔ لوگ نبیوں کی سننے اور خدا کی مرضی کو پُورا کرنے میں ناکام رہے ہیں۔ اُن کو یاد رکھنا چاہیئے کہ خدا کی مرضی اور اُس کا ارادہ اٹل ہے۔ اِس لئے خُدا سے برکت حاصل کرنے کے لئے صرف ایک ہی راستہ ہے کہ انسان توبہ کرے اور خدا کی بُلاہٹ کو سن کر فرمانبرداری سے آمین کہے۔

(۲) ۱: ۷ تا ۶: ۸ :- یہاں اِس حصّے میں رویات ہیں۔ یہ اُن لوگوں کے لئے ہیں جو کمزور اور ماندہ ہیں۔ اور جو شکی قسم کے ہیں۔ جو یہ کہتے تھے کہ خدا برکت نازل کرنے میں بڑا سست رفتار ہے اِس

لئے یہاں پر یقین دہانی اور حوصلہ افزائی کے الفاظ ہیں تاکہ لوگ خُدا پر ایمان لاکر اُس بڑے کام میں تندہی سے لگ جائیں۔

(۱) گھوڑوں کی رویا۔ ۱: ۷ تا ۱۷ (مکاشفہ ۶ : ۱ تا ۱۱)۔ یہ چار گھوڑ سوار جو ساری دُنیا میں گھومتے رہتے ہیں، اِس بات کی خبر لے کر واپس آتے ہیں کہ خدا کی وجہ سے صلح اور اطمینان تھا۔

(۲) چار سینگ اور کاریگر۔ ۱: ۱۸ تا ۲۱۔ زکریاہ چار بڑی طاقتوں کو دیکھتا ہے۔ جنہوں نے اسرائیل کو پراگندہ کر دیا۔ لیکن خُدا اپنے لوگوں کو بچانے کی خاطر تمام طاقتوں کو کچل ڈالے گا۔

(۳) جریب والے شخص کی رویا۔ ۲: ۱ تا ۱۳ :۔ اِس رویا سے یہ ظاہر ہے کہ خُدا اپنے لوگوں کی محافظت کر کے یروشلیم میں سکونت پذیر ہوگا۔ آبادی یہاں تک بڑھ جائے گی کہ لوگ مقرر کی ہوئی حد سے بھی آگے بڑھ جائیں گے۔ اب اِن کو کسی پتھر اور اینٹ کی دیوار کی ضرورت نہ ہوگی۔ کیونکہ خدا خود اُن کے درمیان ہو کر اُن کا نُور اور جلال ہوگا۔ اِس کا مطلب یہ ہے کہ لوگوں کو معلوم ہونا چاہیئے کہ جب یہوؔاہ اپنے لوگوں کے درمیان خود موجود ہے تو اُن کو کسی قسم کی جسمانی حفاظت کی ضرورت نہیں۔

(۴) ابلیس یشوؔع پر الزام لگاتا ہے۔ ۳: ۱ تا ۱۰ :۔ اب وُہ شہر کی طرف سے لوگوں کی طرف آتا ہے۔ یشوؔع اپنے گندے کپڑوں کے ساتھ لوگوں کی نمائندگی کرتا ہے۔ اُس کو معاف کیا گیا، پاک صاف

کیا گیا، مسح کیا گیا، اور خوبصورت پوشاک پہنائی گئی، یہاں تک کہ وہ مسیحِ موعود کا مثیل بن گیا۔

(۵) سنہری شمعدان اور زیتون کے دو درختوں کی رویا۔
۴: ۱ تا ۱۴:۔ یہ زُربابل کی حوصلہ افزائی کے لئے بے مثال رویا تھی۔ وہ خُدا کا مسیح کیا ہوا شہزادہ ہے جسے خُدا نے اپنی خدمت کے لئے خاص قوت بخشی تھی۔ خُدا کے یہ دونوں ممسوح یعنی یشوعؔ اور زربابلؔ ایسے وسیلے ہیں جن کے باعث خُدا کے برگزیدہ لوگوں پر بڑی بڑی برکتیں آنے والی ہیں۔ ہیکل کی روشنی کبھی ماند نہ ہوگی کیونکہ یہ نہ قوت سے، نہ توانائی سے بلکہ یہوواہؔ کے زندہ رُوح سے ہے۔ اِسی کے باعث اور صرف اِسی کے باعث فتح اور غلبہ حاصل ہوگا۔

(۶) اُڑتا ہُوا طُومار۔ ۵: ۱ تا ۴:۔ اِس سے پیشتر کہ اسرائیل مُبارک حالی کا تجربہ کرے۔ اُس کا پاکیزگی کے تجربے میں سے گذرنا ضروری ہے جسمانی خوشحالی سے پیشتر رُوحانی انقلاب لازمی ہے۔ ضروری ہے کہ سرزمین میں گنہگاروں کو اُن کے گناہوں کا شخصی تجربہ ہو۔

(۷) ایفہ میں عورت۔ ۵: ۵ تا ۱۵:۔ گناہ کو عورت کی شکل میں پیش کیا گیا ہے۔ اِس سے یہ قرار ہے کہ ہیکل کی تعمیر کرتے وقت بدی کو مُقدّس سرزمین سے دُور کرنا ضروری ہے۔ یہ دونوں رویات ۳: ۹ آیت میں مذکورہ وعدہ کی طرف اشارہ کرتی ہیں "میں بدکرداری کو دُور کروں گا"۔

(۸) چار رتھ۔ ۶: ۱تا۸ :۔ یہ چار زبردست گھوڑے جو مختلف اطراف کو دوڑتے ہیں۔ آسمان کی اُن چار ہواؤں کی نمائندگی کرتے ہیں جو یہوؔاہ کے وعدہ کو پُورا کرنے کے لئے اُس کی مرضی کو پُورا کرتے ہیں۔ لوگوں کو اس بات کا یقین کر لینا چاہیئے کہ یہوؔاہ کا ہر ایک کیا ہُوا وعدہ پُورا ہوگا۔ مجُرم اقوام کو پاش پاش کر دیا جائے گا۔ اور یہوواہ کے لوگ اطمینان اور سکوُن سے زندگی بسر کریں گے۔

(۹) تاجپوشی کا منظر ۶: ۹تا ۱۵ :۔ جو چاندی اور سونا اُن کو حال ہی میں بابل سے حاصل ہوا ہے۔ اُس سے اُنھوں نے ایک تاج بنا کر سردار کاہن یشوؔع کے سر پر رکھ دیا۔ یہ خصوصی پیشین گوئی ہے کہ آنے والا مسیحِ موعود کروفر، جلال اور سکوُن سے حکومت کریگا۔ بادشاہ اور کاہن کے دونوں عہدے شاخ میں متحد نظر آتے ہیں۔

(۱۰) الواب ۷ - ۸ - اِن الواب میں استفسار اور یہوؔاہ کا جواب پایا جاتا ہے۔ یہاں پر اس کتاب کا رُخ بدل جاتا ہے۔ جو کچھ گذشتہ زمانہ میں وقوع پذیر ہو چکا ہے اب اُس کا عکس دکھائی دیتا ہے۔ سوال اور جواب کا سلسلہ اِن دونوں الواب میں جاری رہتا ہے۔ یہاں پہ اُمید کی جھلک بھی پائی جاتی ہے اور وہ یہ کہ یہوؔاہ کا غضب ٹل چکا ہے اور برکت ملنے کو ہے۔ روزہ اب غم کا باعث نہ ہوگا بلکہ اب ضیافت کی جگہ لینے والا ہے۔ اِن الواب کا مزید بیان آگے چل کر بھی کیا جائے گا۔

ابواب ۹ تا ۱۴ کے بارے میں

اِس سے پیشتر کہ ہم اِس کتاب کا تجزیہ کریں ہم اِس بات کو فراموش نہیں کر سکتے کہ اِس موجودہ زمانہ کے جدّت پسندوں نے اِن ابواب کے مستند ہونے پر بہت کیچڑ اچھالا ہے۔ بہت سے دیگر الزامات کے علاوہ وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ یہ ابواب زکریاہ کی تحریر نہیں ہیں بلکہ کسی ایسے شخص نے ان کو لکھا ہے جو یا تو زکریاہ سے بہت پہلے تھا اور وہ اُس کی تاریخ کا تعیّن ۷۰۰ ق ۔م تک کرتے ہیں یا یہ کسی ایسے شخص نے لکھے ہیں جو زکریاہ کے بعد برپا ہوا اور وہ اِس کی تاریخ کا تعیّن ۳۳۰ ق ۔م کرتے ہیں۔ ایک عالم کہتا ہے کہ یہ نثر اور ادبی لحاظ سے بہت کمزور حصّہ ہے لیکن باقی ماندہ حصّہ یعنی ابواب ۹ تا ۱۴ نظمی اور دلکش ہے۔ ایک اور عالم یہ کہتا ہے کہ یہ آخری حصّہ بہت بے جان سا ہے اور اِس طرح بہت سے لوگ اِن دونوں حصّوں کے طرزِ تحریر کے بارے میں مختلف قسم کی باتیں کرتے ہیں۔

اِن جدّت پسندوں کے یہ الزامات ہمارے لئے کوئی نئی بات نہیں ہے۔ خدا کے کلام کی حقیقت کو سمجھنے والے علما ایسے بدعتی خیال رکھنے والے لوگوں کو مُنہ توڑ جواب دے چکے ہیں۔ مثلاً یوناہ، یسعیاہ اور دانی ایل کی کتابوں پر بھی وہ یہاں تک بے جا تنقید کرتے ہیں کہ وہ انہیں خدا کے کلام کا حصّہ سمجھنے کے لئے بھی تیار نہیں اور زکریاہ کی کتاب کے آخری ابواب بھی اسی فہرست میں آتے ہیں۔

اگر ہم زکریاہ کی کتاب کو ترتیب وار پڑھیں تو اِس کتاب کی ترتیب بڑی صاف اور واضح نظر آتی ہے۔ بے شک ہم اِس کتاب کو دو بڑے حصّوں میں تقسیم کر سکتے ہیں یعنی۔

ا۔ ابواب ا تا ۸ ۔ جس میں ہم سات رویات کو دیکھتے ہیں۔

ب۔ ابواب ۹ تا ۱۴ ۔ اِس میں ہم وہ حقائق دیکھتے ہیں جن کو نبی اپنے زمانے سے ہٹ کر مستقبل کی طرف دیکھتا ہے۔ وہ مستقبل کے لئے مندرجہ ذیل حقائق کو دیکھتا ہے:۔

۱۔ بادشاہ کی پہلی آمد۔

۲۔ اُس کا ردّ کیا جانا۔

۳۔ آمدِ ثانی

۴۔ صیہوّن کا دُکھ اور فتح مندی

اِس دوسرے حصّے کو بھی ہم تین حصّوں میں تقسیم کرتے ہیں۔

۱۔ ابواب ۹، ۱۰ آنے والا چرواہا بادشاہ۔

۲۔ باب نمبر ۱۱ ۔ چرواہے بادشاہ کا مارا جانا اور اُس کے المناک نتائج۔

۳۔ ابواب ۱۲ تا ۱۴ صیہوّن کا آخری دُکھ اور فتح مندی۔ یہوآہ کی حتمی ظفریابی۔

سوال پیدا ہوتا ہے کہ زکریاہ کی نبوّت کا کلیدی لفظ کون سا ہے۔ حجیّ کے مطالعہ میں ہم نے اُس کے کلیدی لفظ پہ غور کیا "آج

ہی سے میں تم کو برکت دوں گا" (حجی ۲: ۱۹) یہوؔآہ نے ستر سال کی بربادی کے بعد یرؔوشلیم پر نظر کی اور اُس کو برکت بخشی۔ زکریاہ میں یہ الفاظ کلیدی حیثیت رکھتے ہیں ... مجھے یرؔوشلیم اور صیّون کیلئے بڑی غیرت ہے ... مَیں رحمت کے ساتھ یروشلیم کو واپس آیا ہوں۔ اُس میں میرا مسکن تعمیر کیا جائے گا ..." (۱: ۱۴ تا ۱۶، ۸: ۱ تا ۳)۔ یہ خیال کہ یہوؔآہ یرؔوشلیم کے لئے غیرت رکھتا ہے ساری کتاب پر چھایا ہوا ہے۔ اور ان ابواب کا گہرا مطالعہ اِس حقیقت کو ہم پر روزِ روشن کی طرح ظاہر کر دیتا ہے۔ اب ہم اِس قابل ہیں کہ اِس کتاب کا تجزیہ کر سکیں۔

کتاب کا تجزیہ اور خاکے

خاکہ نمبر ۱

I۔ اسرائیل کے مستقبل کے متعلق مکاشفہ:۔ ۱ تا ۶ ابواب

۱۔ زکریاہ کی آواز ۱: ۱ تا ۶

۲۔ زکریاہ کی رویات۔ ۱: ۷ تا ۶: ۱۵

۱۔ خدا البصیر ہے۔ ۱: ۷ تا ۲۱

(۱) ۱۔ اقوام کا مایوس کن اختلاف ۱: ۷ تا ۱۷۔ "لال گھوڑے کی رویا"

۲۔ اقوام کا زوال پذیر اثر ۱ : ۱۸ تا ۲۱
(ا) چار سینگوں کی رویا۔
ب چار کاریگروں کی رویا۔
(ب) خدا متکلم ہے ۲ تا ۴ ابواب۔
۱۔ اسرائیل کی بحالی کے بارے میں (اُس آدمی کی رویا جس کے ہاتھ میں جریب ہے۔ ۲ باب)۔
۲۔ اسرائیل کی راستبازی کے متعلق (یشوع کے لباس کی رویا۔ ۳ باب)۔
۳۔ اسرائیل کی بیداری کی گواہی کے بارے میں (شمعدان اور زیتون کے درختوں کی رویا ۴ باب)۔
(ج) خُدا حرکت میں لاتا ہے۔ ۵ تا ۶ ابواب
۱۔ قائل کرنے کی قوّت ۵ : ۱ تا ۴ (اڑتے ہوئے طُومار کی رویا)۔
۲۔ ردّ کرنے میں غیر جانبداری۔ ۵ : ۵ تا ۱۵ (ایفہ میں عورت کی رویا)۔
۳۔ فتح مندی شہنشاہت ۶ باب (چار رتھوں اور شاخ کی رویا)۔

۲۔ اسرائیل کے روزوں کے متعلق مکاشفہ : ۷، ۸ ابواب
۱۔ روزوں کے بارے میں سوال جو پُوچھا گیا ۷ : ۱ تا ۳

۲۔ سوال جس پر بحث کی گئی۔ ۷ : ۴ تا ۱۴
(ا) روزوں کی وجہ۔ ۷ : ۴ تا ۷
(ب) روزوں کا نتیجہ۔ ۷ : ۸ تا ۱۴
۳۔ روزوں کے متعلق سوال کا جواب ۸ : ۱ تا ۲۳
(ا) جلاوطن سرفرازی کے راستے پر ۸ : ۱ تا ۱۷
(ب) روزوں کا نتیجہ ضیافت ہوگا۔ (خوشی۔ شادمانی، عید)۔
۸ : ۱۸ تا ۲۳۔

۳۔ اسرائیل کی حماقت کے متعلق رویا ۹ تا ۱۴ ابواب
۱۔ بادشاہ کا آنا۔ ۹ باب
۲۔ بادشاہ کی بُلاہٹ۔ ۱۰ باب
۳۔ بادشاہ کا مصلوب کیا جانا۔ ۱۱ باب۔
۴۔ بادشاہ کی لعنت۔ ۱۲ باب
۵۔ بادشاہ کی محبّت۔ ۱۳ باب
۶۔ بادشاہ کی تاجپوشی۔ ۱۴ باب

زکریاہ کا کام صرف حجّی کو کمک پہنچانا ہی نہیں تھا بلکہ ہیکل کی تعمیر بھی تھی۔ علاوہ ازیں زکریاہ قوم کی رُوحانی زندگی میں انقلاب پیدا کرنا چاہتا تھا۔ وفادار بقیّہ کا اسیری سے لوٹ کر مایوسی کا مُنہ دیکھنا ناقابلِ توقع نہ تھا۔ وہ پیشین گوئیاں جو یسعیاہ اور یرمیاہ نے کی تھیں ابھی پوری نہیں ہوئی تھیں۔ زکریاہ یہ بھی بتانا چاہتا تھا کہ خدا

صادق القول ہے۔ اُس کے وعدوں کی تکمیل میں دیر ہو سکتی ہے اندھیر نہیں ہو سکتا۔ زکریاہ کی دس رویائیں خدا کے صادق القول ہونے پر دلالت کرتی ہیں۔

شاخ ۔ عہد عتیق کا ایک خطاب ہے جو صرف خداوند یسوؔع مسیح کے لئے وقف ہے۔ ۲۳ الفاظ کا ترجمہ پُرانے عہد نامے میں شاخ کیا گیا ہے۔ لیکن ایک لفظ جو بالخصوص مسیحؔ موعود کیلئے چار دفعہ استعمال کیا گیا ہے۔ اُس کے حوالہ جات مندرجہ ذیل ہیں :۔

یرمیاہ ۲۵ : ۵-۶ ، ۳۳ : ۱۵ ، زکریاہ ۳ : ۸ ، ۶ : ۱۲ ، یسعیاہ ۴ : ۲۔ سیاق و سباق سے معلوم ہوتا ہے کہ مسیح موعود کو بادشاہ ، خادم ، شخص اور یہوؔاہ کہہ کر پُکارا گیا ہے۔ لُطف کی بات یہ ہے کہ انہیں چار نظریوں کے تحت اناجیلِ اربعہ لکھی گئی ہیں۔

خاکہ نمبر ۲

مضمون :۔ ”مجھے صیوؔن کیلئے بڑی غیرت ہے۔“ ۱ : ۱۴

۱۔ ابتدائی نبوّتیں :۔

۱۔ ہیکل کی تعمیرِ نو ۱ تا ۸ ابواب ۔ سات گنا رویا ، چار گھوڑوں کی ۱ : ۸ تا ۱۷ ۔ چار سینگ اور کاریگر ۱ : ۱۸ تا ۲۱ ۔ جریب ۲ بابؔ۔ یشوؔع کو صاف پوشاک پہنانا ۳ باب ۔ سنہری شمعدان ۔ ۴ باب اڑتا ہوا طومار اور ایفہ میں عورت ۵ باب ۔ چار رتھ ۶ باب ۔

اور دیگر رویات ۷: ۱ تا ۷ اور ۷: ۸ تا ۱۴ اور ۸: ۱۸ تا ۲۳

۲- ہیکل کی تعمیرِ نَو کے بعد کی نبوّتیں۔ ۹ تا ۱۴ ابواب۔

(۱) آنے والا چرواہا بادشاہ اور صیونؔ کی مبارک حالی۔

۹ تا ۱۰ ابواب۔

(ب) چرواہے بادشاہ کو ٹھوکر کھلانا اور اُس کے المیہ نتائج

۱۱ باب۔

(ج) آخری دُکھ اور صیونؔ کی فتح مندی۔ یہوؔاہ کا غلبہ

۱۲ تا ۱۴ ابواب۔

خاکہ نمبر ۳

۱- پہلا حصّہ۔ زکریّاہ کی رویات:- ۱تا ۶ ابواب۔ کسی نے کہا ہے کہ اُن رویاؤں کی تشریح بازیچۂ اطفال نہیں ہے لیکن پھر بھی یہ رویات نور اور تجلّی سے بھرپور ہیں۔ اُن میں اُمید سے بھرے ہوئے نغمات ہیں۔ اور یہ رویائیں خدا پر مکمل ایمان، تکیے یا بھروسے کی دعوت دیتی ہیں۔

پہلا باب۔ دیباچہ ۱: ۱ تا ۶۔ اِس کے لئے نبی اُن وِنش رویات کی طرف رجوع کرتا ہے۔ جو اُس کو تین ماہ کے بعد دی گئیں۔ یہ سمجھا جاتا ہے کہ یہ ساری رویائیں ایک ہی رات میں دی گئیں۔ اُن کی ترتیب یوں ہے۔ نبی کچھ دیکھتا ہے۔ اُن کے متعلق کچھ استفسار

کرتا ہے اور وہ اپنے سوال کے جواب میں خُدا کی طرف سے اِن رویات کی تعبیر حاصل کرتا ہے۔ ۱: ۱

۱۔ گھوڑوں کی رویا اور مہندی کے درختوں کے درمیان آدمی۔ ۱: ۷ تا ۱۷

اِس رویا کی تعبیر یہ ہے کہ غیر اقوام کی اِس لئے عدالت ہوگی کہ اُنہوں نے بنی اسرائیل کے ساتھ ناروا اور سخت برتاؤ کیا۔

۲۔ سینگوں کی رویا ۱: ۱۸ تا ۱۹

سینگ اقتدار اور اختیار کی علامت ہیں۔ یہ اُن اقوام کی نمائندگی کرتے ہیں جنہوں نے یہوداہ اور یروشلیم کو پراگندہ کیا۔ غالباً یہ دانی ایل کی بیان کردہ چار دنیوی طاقتیں ہیں۔ بابل، مادی، فارسی، یونانی اور رومی۔

۳۔ چار کاریگروں کی رویا۔ ۱: ۲۰ تا ۲۱

یہ خدا کی طرف سے اُن دُنیاوی طاقتوں کو مفتوح کرنے کے لئے بھیجے گئے۔ جنہوں نے اسرائیل کو مغلوب کیا تھا۔ ممکن ہے کہ یہ خدا کی چار عدالتوں کی طرف اشارہ کرتے ہوں (حزقی ایل ۱۴: ۲۱، مکاشفہ ۶: ۱ تا ۸)۔ تلوار، قحط، درندے اور مری۔

دُوسرا باب

۴۔ اُس آدمی کی رویا جس کے ہاتھ میں جریب ہے:۔ یہ شخص غالباً

یہوؔواہ کا فرشتہ ہے (جیسے کہ حزقی ایل ۴۰ : ۳ میں) وہ شہر کو دوبارہ ناپتا ہوا دکھائی دیتا ہے۔ یہ رویا اُس وقت یہوداہ اور یروؔشلیم کو برکت کا وعدہ پیش کرتی ہے۔ لیکن اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ اس رویا کی مکمل تکمیل ابھی نہیں ہوئی۔

تیسرا باب

۵۔ یشوؔع سردار کاہن کو پوشاک پہنانے کی رویا۔

یشوؔع سردار کاہن جو اسرائیل کا نمائندہ ہے۔ میلے اور گندے کپڑوں میں دکھائی دیتا ہے۔ ان میلے اور گندے کپڑوں کو اُتار کر اُس کو صاف پوشاک پہنائی جاتی ہے اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ خُدا اسرائیل کے ساتھ کیا کرنے والا ہے۔ رُوحانی پہلو یہ ہے کہ یہ ایک گنہگار کی علامت ہے۔ جو گندی دھجیوں میں دکھائی دیتا ہے۔ لیکن اِس کو خدا کی طرف سے یسوؔع مسیح کے وسیلے سے راستبازی کی صاف اور شفاف پوشاک پہنائی جاتی ہے۔ اِس سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ خُدا باپ کے سامنے ایماندار کے لئے یسوؔع مسیح شفیع و وکیل ہے (۱۔ یوحنا ۲ : ۱)۔

۶۔ شمعدان اور زیتون کے درختوں کی رویا۔

یہ گواہی کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ تیل پاک رُوح کی طرف اشارہ کر کے ظاہر کرتا ہے کہ ہماری گواہی کا ماخذ کیا ہے۔ سونے

سے مُراد الہٰی تقرر ہے۔ ساتؔ علمِ الہٰی کے لحاظ سے کاملیت کا عدد ہے۔

۷۔ اُڑتے ہوئے طومار کی رویا۔ ۵ : ۱ تا ۴

اِس سے مراد اسرائیل پر وہ عدالت ہے جو مبارک حالی سے پہلے ہو گی۔ زکریاہ ایک گِنتے اور بے نقاب طومار کو متحرک دیکھتا ہے۔ اِس طومار میں شریعت شامل تھی اور یہ طُومار ساری سرزمین میں اڑتا ہے، یہاں تک کہ بدکاروں کے گھروں میں بھی جاتا ہے، جہاں ہلاکت اور بربادی ہونے والی ہے۔ وسیع پیمانے پر ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ اس سے مراد وہ عدالت ہے جو اسرائیل پہ مبارک حالی سے پہلے آنے والی تھی۔

۸۔ ایفہ میں عورت کی رویا ۵ : ۵ تا ۱۱

ایفہ ایک پیمانہ ہے جو نئے عہدنامہ میں مذکورہ پیمانے سے کچھ بڑا ہے۔ پیمانہ اس بات کو ظاہر کرتا ہے کہ کوئی بات مکمل ہو چکی ہے۔ اور وہ عدالت کے لئے تیار ہے۔ عورت کو علامتی طور پر بائبل مُقدس میں استعمال کیا جاتا ہے۔ اور عموماً اِس سے مراد مذہبی بُرائی ہوتی ہے (دیکھئے متی ۱۳ : ۳۳ ؛ مکاشفہ ۲ : ۲۰ ، ۱۷ : ۱۸)۔

۹۔ چار رتھوں کی رویا ۶ : ۱ تا ۸

اِس میں جن چار ہواؤں کا ذکر ہے (۶ : ۵)۔ اُس سے یہ مُراد ہے کہ خدا کی عدالت دنیا کی عظیم طاقتوں پہ بلا امتیاز ہو گی۔ اِس

سے مراد نزدیک سے بھی ہے اور دُور سے بھی۔

۱۰۔ یشوؔع کی تاجپوشی کی رویا۔ ۶ : ۹ تا ۱۵

کئی لوگ اِس کو درحقیقت ایک واقعہ تسلیم کرتے ہیں، اور بعض اِس کو صرف رویا سمجھتے ہیں (۱ : ۷، ۴ : ۸)۔ لیکن حقیقت خواہ کچھ بھی کیوں نہ ہو ہم اِس بات کو تسلیم کرتے ہیں کہ یہ واقعہ مسیح کی تخت نشینی کی علامت ہے۔ خدا یہاں یسوؔع مسیح کو بطور شاخ پیش کرتا ہے (۶ : ۱۲)۔ جو بڑھے گا اور اپنے وعدے کے مطابق جو ابرؔاہام اور داؤؔد کے کے ساتھ کیا گیا تھا سرزمین اسرائیل میں پھیل جائے گا۔ جس ہیکل کا یہاں ذکر ہے۔ اُس کا تعلق موجودہ ہیکل کے ساتھ نہیں کیونکہ زربابؔل ابھی تک اُس ہیکل کو تعمیر کرنے میں مصروف تھا۔ اُس ہیکل کو نبوّتی طور پر پیش کیا گیا ہے (حزقی ایل ۴۰ تا ۴۸ ابواب)۔ ۶ : ۱۵ میں مسیح کے آنے والے اُس جلال کو پیش کیا گیا ہے۔ جس کے مطابق وہ کاہن بھی ہوگا اور بادشاہ بھی۔

۲۔ بیت ایل کے بارے میں استفسار اور یہوؔاہ کا جواب۔ ۷، ۸ ابواب

ساتویں باب میں بیت ایل کے بارے میں استفسار اور یہوؔاہ کا جواب شروع ہوتا ہے۔ اب اس کتاب کا رُخ بدل جاتا ہے۔ اور جو کچھ پہلے ہو چکا ہے اُس کا عکس نظر آتا ہے۔ یہ بات رویا کے دیئے جانے کے دو سال بعد شروع ہوتی ہے۔ بیت ایل کی طرف سے

ایک وفد نبیوں اور کاہنوں کے پاس جو اُس وقت کے مذہبی رہنما تھے خدا کے بارے میں باتیں دریافت کرنے کے لئے بھیجا جاتا ہے۔ خدا ہر سال صرف ایک ہی روزے کا مطالبہ کرتا ہے۔ یعنی کفّارہ کا دِن۔ لیکن یہودیوں نے اِس میں ایک اور اضافہ کر لیا تھا۔ پانچواں مہینہ ہیکل اور یروشلیم کی بربادی کو یاد کرنے کے لئے منایا جاتا تھا۔ (۲۔ سلاطین ۲۵ : ۸ اور یرمیاہ ۵ : ۱۲)۔ اب جبکہ شہر اور ہیکل از سرِ نَو تعمیر ہو چکے تھے۔ لوگ خیال کرنے لگے کہ اب اِس قسم کے روزے کی ضرورت نہیں۔ یہوؔاہ کا جواب تمام لوگوں کے لئے آتا ہے۔ وہ ساتویں مہینے کے روزے کا بھی ذکر کرتا ہے (یرمیاہ ۴۱ : ۳)۔ یہ اسمٰعیل کے جدلیاہ کے قتل کرنے کی یاد میں تھا۔ خدا اُن کو بتا رہا ہے کہ یہ روزہ جس کا میں نے حکم نہیں دیا حقیقی توبہ کے طور پر استعمال نہیں ہوتا ہے بلکہ محض رسمی ہے۔ ان روزوں کے وسیلے گناہ کے لئے کوئی شرم اور افسوس نہیں ہے۔ بلکہ یہ روزے اُن کے اپنے لئے تھے نہ کہ خدا کے لئے۔ . . آٹھویں باب میں یہوؔاہ کا جواب جاری رہتا ہے۔ یہوؔاہ کا غضب ٹل جاتا ہے اور یروشلیم کو برکت ملنے والی ہے روزے اب ضیافت کی صورت اختیار کرنے والے ہیں (۸ : ۹)۔

۳۔ اقوام کا زوال اور اسرائیل کی نجات :۔ ۹ تا ۱۴ ابواب

اِس حصّے میں اسرائیل کے اردگرد اقوام پر عدالت کا ذکر اور آنے والی مسیحانہ بادشاہت کا اعلان ہے۔ اِس لئے ۹ باب میں آنے والے

بادشاہ اور اُس کے وسیلے سے اسرائیل کی مخلصی کا ذکر ہے (۹ : ۹)۔

دسواں باب۔ یہوداہ اور افرائیم کے لئے برکت۔

گیارھواں باب :۔ جھوٹے چرواہے کے مقابلے میں اصل چرواہے کا رد کیا جانا۔ یہاں پر مسیح موعود کی تصویر دی گئی ہے جو حقیقی اور سچا چرواہا ہے۔ اسرائیل کی طرف سے اُس کا رد کیا جانا بھی پیشینگوئی کے طور پہ بیان کیا گیا ہے۔ اِس سے خدا کا غضب نازل ہوتا ہے۔ جھوٹا چرواہا برپا ہوتا ہے۔ کلامِ مقدس میں اُسے حیوان کہہ کر پکارا گیا ہے۔ جیسے دانی ایل اور مکاشفہ میں۔ اور اِس کی وجہ سے آنے والی ہلاکت کا بھی ذکر ہے۔ ساتویں آیت سے شروع کر کے زکریاہ اصل چرواہے کو پیش کرتا ہے اور وہ علامتی طور پہ بیان کرتا ہے کہ مسیحِ موعود کس طرح رد کیا جائے گا (۱۲، ۱۳ آیات خاص طور پر)۔

بارھواں باب :۔ یروشلیم کا محاصرہ اور یہوداہ کی طرف سے مخلصی۔ یہاں پر ایک لڑائی کا ذکر ہے۔ اور یروشلیم کی مخلصی کا ذکر ہے۔ مسیحِ موعود کی بادشاہت کی برکات کا بھی بیان ہے۔

تیرھواں باب :۔ اسرائیل کی پاکیزگی ۱۳ : ۱ تا ۶۔ اور چرواہے کے مارے جانے کے بعد اُن کی پراگندگی۔ ۱۳ : ۷ تا ۹۔

چودھواں باب :۔

آنے والا بادشاہ اور اُس کی سلطنت۔

۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

مسیحِ موعود کے بارے میں زکریاہ کی تصویر

زکریاہ کا طرز دوسرے انبیا سے بالکل فرق اور جُدا گانہ ہے۔ وُہ کسی کو جھڑکتا یا ملامت نہیں کرتا ہے۔ اُس کے کلام میں کسی قسم کی تلخی بھی نظر نہیں آتی۔ وہ آہستہ آہستہ اپنی منزل کی طرف گامزن ہے۔ وہ علامات اور تصویروں کی صورت میں اپنے پیغام کو پیش کرتا ہے۔ اور وہ اس رنگ میں منادی کرنے سے لوگوں کے دلوں کو خُداوند کے لئے موہ لیتا ہے۔ زکریاہ اپنی نبوّت میں مسیح موعود کی تصویر عجیب و غریب طریقے سے پیش کرتا ہے۔ اور وُہ اِس تصویر میں مسیح خُداوند کی زندگی کے مختلف واقعات کو پیش کرتا ہے۔ اِس کے ساتھ وُہ خداوند کی ذات اور اُس کے مقام کو بھی پیش کرتا ہے۔ اِس زمانے کے لوگ اِس تصویر کو دیکھ کر دنگ رہ جاتے ہیں۔ کیونکہ جو کچھ اُس نے خُداوند یسوعؔ مسیح کے بارے میں پیش کیا وہ لفظ بلفظ خداوند کی زندگی میں پُورا ہُوا۔ عبرانیوں کے خط کا مصنّف یہ کہنے میں حق بجانب ہے کہ ”اگلے زمانہ میں خُدا نے باپ دادا سے حِصّہ بہ حِصّہ اور طرح بہ طرح نبیوں کی معرفت کلام کر کے اِس زمانہ کے آخر میں ہم سے بیٹے کی معرفت کلام کیا۔۔۔“

زکریاہ نے مسیح کی جو تصویر ہمارے سامنے پیش کی۔ اُس کے مختلف زاویے درجِ ذیل کئے جاتے ہیں:-

۱- اُس کی کفّارہ کی موت اور گناہوں کو دُور کرنا ۳ : ۸- ۹ اور ۱۳ : ۱

۲- شاخ ۳ : ۸ ؛ ۶ : ۱۲

۳- خُدا کے گھر کا معمار ۶ : ۱۲

۴- بحیثیّت بادشاہ اور کاہن اُس کی عالمگیر حکومت ۶ : ۱۲ ؛ ۹ : ۱۰

۵- یرُوشلیم میں شاہانہ داخلہ ۹ : ۹- ۱۰ (متی ۲۱ : ۵ ، یوُحنّا ۱۲ : ۱۵)-

۶- تیسؔ روپوں میں اُس کا بیچا جانا (۱۱ : ۱۱- ۱۲)-

۷- اُس کی قیمتِ خرید سے کمہار کے کھیت کا خریدا جانا (۱۱ : ۱۲- ۱۳)-

۸- الوہیّتِ مسیح ۱۲ : ۸

۹- یہوداؔہ کی بے وفائی ۱۳ : ۶

۱۰- اُس کے ہاتھوں کا چھیدا جانا- ۱۲ : ۱۰ ؛ ۱۳ : ۶ (یوحنّا ۱۹ : ۳۷)-

۱۱- چرواہا جسے مارا گیا- ۱۳ : ۷ (متی ۲۶ : ۳۶ ؛ مرقس ۱۴ : ۲۷)-

اگر اِن تمام واقعات کو نئے عہدنامے میں دیکھا جائے تو کون اس حقیقت سے انکار کر سکتا ہے کہ زکریاؔہ نے مسیح کی درست تصویر پیش کی ہے- کیونکہ یہ تمام باتیں خداوند یسوعؔ مسیح کی زندگی میں صفائی

کے ساتھ نظر آتی ہیں۔

چند خاص خیالات

۱۔ دُنیا میں خُدا کے مقصد کا مقام :۔

زکریاہ بہت متاثر ہوا کہ دنیا میں خدا کے نبی اُس کا پیغام پیش کرنے میں کس قدر وفادار تھے۔ بے شک یہ نبی مر گئے، لیکن خدا کا مقصد ابھی تک پورا نہیں ہوا تھا۔ لوگ ابھی تک خُدا کے احکام کے پابند تھے۔ خدا چاہتا تھا کہ اُس کے برگزیدہ لوگ توبہ کریں اور اُن تمام بُرائیوں سے واپس آئیں جو اُن کے آباؤ اجداد کی موت کا سبب بنی تھیں۔ زکریاہ لوگوں کے بارے میں خدا کی مرضی کو خوب سمجھتا تھا۔ اُس کے نزدیک خُدا کا پاک کلام تواریخ کے پُرانے واقعات سے کہیں زیادہ ضروری تھا۔ زکریاہ اِس بات کو پیش کرتا ہے کہ انسانی تجربے میں بھی زندہ خدا آ سکتا ہے۔ خُدا کا مقصد لوگوں کی امداد کرنا ہے اور خُدا ایسا کرنے میں ہرگز پیچھے نہیں ہٹے گا۔

۲۔ دُنیا بھر میں خُدا کی بادشاہت کی وسعت :۔

(۲ : ۱۱، ۶ : ۱۵، ۸ : ۲۳ اور ۱۴ : ۱۶)۔ زکریاہ نے جلا وطن نبیوں سے بہت سی باتیں معلوم کر کے خدا کی بادشاہت کی ترقی اور وسعت کے بارے میں پیشین گوئی کی۔ بجائے اِس کے کہ وہ لوگوں کو کہے کہ ہیکل کو بالکل اُسی جگہ اور اسی نمونے پر بنایا جائے۔

اُس نے لوگوں کو یہ تعلیم دی کہ جہاں یہ باتیں ضروری نہیں وہاں یہ بات بھی ضروری ہے کہ خدا خود انسان کے دل میں سکونت پذیر ہو۔ اُس نے یہ بھی کہا کہ شہر کو مضبوط بنا کر یہ کہنا کہ اب ہم ناقابلِ تسخیر ہیں خدا پر ایمان لانا نہیں ہے۔ بلکہ اُس نے کہا کہ خُدا خود ہماری پناہ، بُرج، قلعہ اور محافظت ہے۔ گویا اُس نے ایمان پر زیادہ زور دیا کہ خدا کی بادشاہت کی تلاش کرنا کس قدر ضروری ہے۔ اور یہ بھی کہ بادشاہت تمام دنیا میں پھیل جائے گی۔

۳- آنے والا مسیحِ موعود ہے:-

(۲: ۱۰؛ ۳: ۸؛ ۶: ۱۲؛ ۹: ۹ تا ۱۷؛ ۱۱: ۴ تا ۱۴
۱۲: ۱۰؛ ۱۳: ۷-۹؛ ۱۴: ۸)۔

زکریاہ نے جو تصویر مسیحِ موعود کی پیش کی ہے۔ اُس سے سُننے والوں کی رُوحوں میں ایک عجیب جوش پیدا ہوا۔ اُس نے کہا کہ یہ عظیم بادشاہ صلح کے شہزادے کی صورت میں آئے گا (۹: ۹-۱۰)۔ یہ بادشاہ جلالی و فتح مند اور حلیم ہو گا۔ وہ فتح مندی سے آتا ہے لیکن حلیمی اُس سے جُدا نہیں ہے۔ وہ جنگی گھوڑے کی بجائے ایک کمزور اور حقیر جانور پر سوار ہوتا ہے۔ جس پر بادشاہ سوار ہو کر صلح کرانے جاتے ہیں۔ ایسے محاورات جیسے ۱۱: ۱۲ تا ۱۴؛ ۱۳: ۶؛ ۱۲: ۱۰؛ ۱۳: ۷۔ اور سارے محاورات جو مسیح بادشاہ اور اچھے چرواہے کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ ہمارے خداوند مسیح کی زندگی، خدمت اور

موت سے متعلق ہیں۔

الٰہی شہنشاہیت :- ۱۴ : ۷ تا ۱۱

آخر کار تمام جنگ و جدل کا خاتمہ ہوگا۔ اور اسرائیل کو جلالی فتح ہوگی۔ وہ تمام عارضی فتح جو مسیح خداوند کے دشمنوں نے حاصل کی تھی۔ مسیح کے اپنے دشمنوں کو پامال کرنے پر ختم ہوجائے گی۔ اور وہ یروشلیم میں اپنی بادشاہت کو قائم کرے گا۔ صیون کو خدا کے پاک شہر اور روزِ اختلافہ ہونے کا درجہ حاصل ہوگا۔ رات کے وقت بھی نور چمکتا رہے گا۔ تاریکی کا نام و نشان نہ ہوگا۔

چند عملی اسباق

۱- جو منادی خداوند کے زور اور قوت میں کی جائے۔ اُسکے وسیلے سے مرجھایا ہوا ایمان نئی طاقت کے ساتھ زور پکڑتا ہے۔

۲- جو لوگ خدا کے گھر کی غیرت رکھتے ہیں، خدا نہ صرف اُنکو بحال کرتا ہے بلکہ اُنہیں بے حساب برکات بھی عطا کرتا ہے۔

۳- کسی شہر کے حقیقی جلال کا راز اِس بات میں مضمر ہے کہ زندہ خدا کے ساتھ اُن کے تعلقات کیسے ہیں۔

۴- حالات کتنے ہی دِگرگوں کیوں نہ ہوں۔ پاسبان خدا کی طرف سے ہر وقت یہ چیلنج سنتا رہے گا کہ وہ لوگوں کو کھلائے اور اُن کی رہنمائی کرے۔

۵۔ دیندار لوگوں کے لئے خوشخبری کہ خدا اندھیرے میں بھی روشنی پیدا کرتا ہے۔

۶۔ روزے اور ماتم بے کار ہیں۔ جب تک رُوح خدا کے لئے شکستہ نہ ہو۔

۷۔ مذہبی امور کو ترقی دینے کے لئے ایک مقصد نہایت لازمی ہے۔

۸۔ خدا کے پروگرام میں حقیقی مذہب کا عالمگیر ہونا لازمی ہے۔

۹۔ خدا کے پیروکاروں کے لئے یہ بات بہت ضروری ہے کہ وہ ایک پُر امید راہ اختیار کریں اور اس بات کو نہ بھولیں کہ خدا نہ ہی تو اُن کو چھوڑے گا اور نہ دستبردار ہوگا (عبرانیوں ۱۳: ۸)۔

۱۰۔ زکریاہ خدا کے شہر کے بارے میں کتنے ہی دلفریب خیال رکھتا ہے۔ اور یہ کہتا ہے کہ یروشلیم حق اور راستی کا شہزادہ کہلائے گا۔

۱۱۔ خُدا کے کلام کی یہ حقیقت سنگِ میل کی حیثیّت رکھتی ہے۔ ”کہ نہ تو زور سے اور نہ توانائی سے بلکہ میری رُوح سے۔ رَب الافواج فرماتا ہے۔“

سوالات

۱- زکریاہ کی کتاب کون سے دو حصّوں میں تقسیم ہو سکتی ہے ؟
۲- پہلے چھ ابواب میں زکریاہ کی کون سی سات رویائیں ہیں ؟ اُن میں سے پہلی کا کیا مطلب ہے ؟
۳- زکریاہ کی مسیحانہ نبوّت کے تین حصّے کون سے ہیں ؟ اِن تینوں کے عنوان لکھیں ؟
۴- ابواب ۹ تا ۱۴ کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے ؟
۵- زکریاہ کی منادی کا مرکزی خیال کیا تھا ؟
۶- زکریاہ مسیح کے یروشلیم میں شاہانہ داخلہ اور اُس کی حلیمی کے بارے میں کیا کہتا ہے ؟
۷- زکریاہ اسرائیل کی آئندہ مُبارک حالی کے بارے میں کیا بیان دیتا ہے ؟
۸- زکریاہ، اُس کے والد اور اُس کے دادا کے ناموں کے لغوی مطالب سے کونسی بات نکلتی ہے ؟ اور اِن تینوں ناموں کے جوڑ سے کون سا ایک نام بنتا ہے۔
۹- یشوع کی تاج پوشی کی رُویا سے کیا مُراد ہے ؟
۱۰- زکریاہ دُنیا میں خدا کے مقصد کا کونسا مقام پیش کرتا ہے ؟

ملاکی کی کتاب

مُصنّف :- ملاکی ۱:۱ کے مُطابق ملاکی اِس کتاب کا مصنّف ہے۔ اِس کے نام کا لُغوی مطلب ہے "میرا پیامبر"۔ کئی لوگ اِس کو اسم معرفہ تسلیم نہیں کرتے وہ سمجھتے ہیں کہ یہ کسی ایسے شخص کا خطاب ہے جو اپنے آپ کو پسِ پردہ رکھنا چاہتا ہے۔ ایک روایت کے مطابق یہ عزرا کا خطاب ہے۔ لیکن عزرا اپنے آپ کو ہمیشہ فقیہہ کہہ کر پکارتا ہے نہ کہ نبی۔ اگرچہ اِس میں نام کا ذکر نہیں تو بھی ملاکی نبی کی کتاب کو نئے عہد نامے کے اقتباس کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔ (متی ۱۱ : ۱۰ ؛ ۱۷ : ۱۲ ؛ مرقس ۱ : ۲ ؛ ۹ : ۱۱-۱۲ ؛ لوقا ۱ : ۱۷ اور رومیوں ۹ : ۱۳)۔ لیکن کسی شخص نے کہا ہے کہ اِس میں کوئی شک نہیں کہ ملاکی ایک حقیقی نام تھا۔ یہ اسم معرفہ ہے اور ایک شخص کا نام ہے۔ اِس کے باوجود یہ بات ماننا پڑے گی کہ ملاکی نبی کی شخصی زندگی کے بارے میں بہت کچھ معلوم نہیں۔

کِن کو خطاب کیا گیا؟ اسرائیل کے اُن لوگوں کو جو اسیری سے واپس لوٹے (۱ : ۱۱ ؛ ۲ : ۱۱ ؛ ۳ : ۶-۷)۔ اور کاہنوں کو

بالخصوص مخاطب کیا گیا ہے (۱:۱، ۱:۶؛ ۲:۱) عوام کے وفادار گروہ کو بھی مخاطب کیا گیا ہے (۳:۲-۴)۔

تاریخ :- اس کتاب میں تاریخ کا کوئی ذکر نہیں ہے۔ یہ خیال کیا جاتا ہے کہ یہ بابلی اسیری سے رہائی کے بعد لکھی گئی کیونکہ یہاں پر لوگوں کو ایک گورنر کے تحت بیان کیا گیا ہے (۱:۸)۔ ہیکل میں عبادت کے تسلسل کا بھی ذکر ہے (۱:۷، ۸-۱۰)۔ یہاں بُت پرستی کا کوئی ذکر نہیں۔ کئی سمجھتے ہیں کہ یہ کتاب اُس وقت لکھی گئی۔ جب نحمیاہ گورنر تھا۔ اور غالباً جب وہ یروشلیم سے سوسن کی طرف روانہ ہوا تھا۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ یہ کتاب اس کے بعد لکھی گئی۔ اور وہ ۱:۸ کا مقابلہ نحمیاہ ۵: ۱۵، ۱۸ آیات سے کر کے کہتے ہیں کہ اس کی تاریخ کا تعین ۴۴۵ ق۔م سے ۳۹۷ ق۔م کہا جا سکتا ہے۔ بعض کے نزدیک اس کتاب کا سن تصنیف ۴۳۲-۴۴۵ ق۔م ہے۔

کتاب کا مقصد :- لوٹا ہوا وفادار بقیہ ہیکل میں بدستور عبادت کرتا رہا۔ لیکن اب وہ روحانی طور پر برگشتگی کی حالت میں تھے۔ وہ یہوواہ کی محبت کو بھول چکے تھے ۱: ۲ وہ خدا کی تعظیم کرنے کی بجائے اُس کے نام کی تحقیر کرتے تھے۔ ۱: ۶۔ وہ خُدا سے اِس قدر دُور چلے گئے تھے کہ وہ اپنے ناروا اور ناجائز رویہ کو گناہ نہیں سمجھتے تھے۔ یہ گناہ کی ایک بڑی ہولناک صورت ہے۔ یہ کسی شخص

کو نہ صرف سخت کر دیتی ہے بلکہ اندھا بھی کر دیتی ہے۔ اُن کے خاص گناہ دنیا سے محبّت، کاہنوں کی لاپرواہی، بے خُدا لوگوں کے ساتھ مخلوط شادیاں اور طلاق، وہ ہدیاں دینے سے انکار اور آپس میں باہمی ناجائز تعلقات تھے۔ حجّی اور زکریاہ کو بھیجا گیا تاکہ وہ لوگوں کو اس لاپرواہی کے باعث ملامت کریں جو ہیکل کی تعمیر کے متعلق تھی۔ ملاکی دو باتوں کے سلسلے میں ملامت کرتا ہے۔

۱۔ وہ ہیکل کے بارے میں بے فکر ہیں۔

۲۔ وہ ہیکل میں عبادت کی تحقیر کرتے ہیں۔ وہ یہ کام سوال و جواب کے طریقہ سے کرتا ہے۔ اِس کتاب میں تقریباً دو قسم کے سوالات ہیں۔

مضمون :۔ درست طریقہ سے عبادت نہ کرنے پر لوگوں کو ملامت۔

کلیدی الفاظ :۔ "تم کہتے ہو" (۱۱ دفعہ) "کس بات میں" (۶ دفعہ) اور "ملعون" (۷ دفعہ)۔

کلیدی آیات :۔ ۱:۱۱، ۳:۱، ۹-۱۰؛ ۱۶-۱۷

پسِ منظر

یروشلیم میں ہیکل کی مخصوصیّت یعنی ۵۱۶ ق۔م سے لے کر نحمیاہ کی آمد تک یعنی ۴۴۵ ق۔م تک ہم اُس بقیّہ کے بارے میں بہت کچھ نہیں جانتے۔ جو یروشلیم میں آباد ہو چکا تھا۔ ۶۰ برس کا طویل

عرصہ گذر گیا اور خاموشی طاری رہی۔ عزرا نئے گروہ کو لے کر ۴۵۸ ق۔م میں ظاہر ہوا۔ لیکن لوگوں کے بارے میں بہت زیادہ بتایا نہیں گیا۔ دارا بادشاہ ۵۲۱ ق۔م تا ۴۸۵ ق۔م حکومت کرتا رہا۔ اُس کے بعد ۴۸۵ تا ۴۶۵ ق۔م تک ایک اور بادشاہ کی حکومت کا ذکر ہے، ازاں بعد ۴۶۵ تا ۴۳۵ ق۔م ایک اور بادشاہ۔ اِس عرصے کے دوران دنیا پر چھا جانے کے لئے فارسی اور یونانی جنگ و جدل میں مبتلا ہو گئے۔ یونانیوں نے عنان حکومت سنبھالی اور یہ یونانی تہذیب و تمدن کے سنہرے زمانے کا آغاز تھا۔ سقراط کی پیدائش اور زندگی کے احوال کا اسی دور میں ذکر ہے۔

یروشلیم میں حالات دِل شکن تھے۔ ایسے نظر آتا تھا جیسے وُہ وعدے جو زکریاہ اور اُس کے ساتھیوں نے قوم کے ساتھ خدا کے نام پر کئے تھے، پُورے نہ ہوئے۔ اِس کے باعث قوم رُوحانی امور میں غافل اور لاپرواہ ہو گئی۔ کوئی نبی اُن باتوں کی تفسیر اور تاویل کے لئے برپا نہ ہوا۔ نتیجتاً لوگ برگشتگی کے گناہ میں مبتلا ہو گئے۔ نوجوان فقیہہ عزرا نے فارسی دارالسلطنت سے آ کر قوم کے سامنے خدا کے کلام کو پیش کیا اور کھولا لیکن وہ لوگوں کو اُس پہلے رُوحانی معیار اور مقام پر لانے میں ناکام رہا۔

۴۴۵ ق۔م میں نحمیاہ ارتخششتا بادشاہ کی اجازت سے یروشلیم کی دیواروں کو مرمت اور تعمیر کرنے کے لئے آیا، جو نبوکدنضر کے حملے

کی وجہ سے ۵۸۷ ق۔م میں تباہ و برباد ہو گئی تھی۔ اگرچہ نحمیاہ کو بہت سی مشکلات سے دوچار ہونا پڑا۔ لیکن وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہُوا۔ اور یروشلیم کی ٹوٹی پھوٹی دیواریں از سرِ نو تعمیر کر دی گئیں۔ وہ شہر کا حاکم بھی تھا اور اُس کے زمانے میں بہت بڑی بیداری اور اصلاح ہوئی۔ ایسے معلوم ہوتا ہے کہ نحمیاہ ۴۳۳ ق۔م میں فارسی دربار میں واپس گیا اور ایک سال کے بعد یروشلیم کو لوٹ آیا۔

لوگوں کی اقتصادی حالت قابلِ رحم تھی۔ فصلیں بہت کم ہوتی تھیں اور قحط سالی کے باعث لوگ اقتصادی بحران کا شکار تھے۔ کاہن اس قدر بدکردار اور بداخلاق تھے کہ برگشتگی کا گناہ چاروں طرف پھیلا ہوا تھا۔ لوگ اپنی حالت پر غور کرنے کی بجائے سماجی بحران اور خدا کی لاپرواہی کے شکوے کرتے تھے۔ اُنہوں نے دہ یکیاں اور نذرانے دینے سے انکار کر دیا اور وہ بے خُدا اور دہریہ لوگوں سے متاثر ہو کر اُن جیسے بن گئے۔ طلاق عام تھی۔ یہوواہ کی شریعت فراموش کر دی گئی اور لوگوں کا چال چلن بہت گر گیا۔ اُنہوں نے سماجی بحران سے نجات حاصل کرنے کے لئے اپنے بے خدا ہمسایوں کے ساتھ گٹھ جوڑ کر لیا جس کا نتیجہ بڑا ہولناک نکلا۔

عبادت کھوکھلی ہو گئی۔ اُمرا اور سردار بہت بُرائیوں کے شکار ہو گئے، اور اِن سرداروں کے بُرے کردار نے تمام قوم کو متاثر کیا۔ خُدا اور اُس کے اختیار کے بارے میں لوگ بہت لاپرواہ ہو گئے۔ ایسے

المناک حالات میں خدا نے ایک نڈر اور بے باک خادم کو بر پا کیا اور یہ خدا کا خادم ملاکی ہے جس نے قوم کی گری ہوئی حالت میں اپنے آپ کو خدا کی پلاٹ فارم پر پیش کیا۔

ملاکی نبی

ہم ملاکی نبی کو (مذہبی طور پر) نیم گرم اور سرد مہر لوگوں کے درمیان خدا کا کلام لئے ہوئے دیکھتے ہیں۔ وہ بڑی آزادی اور دلیری کے ساتھ اُن لوگوں کے درمیان آ کر خدا کی نمائندگی کرتا ہوا اُن کے گناہوں اور سماجی برائیوں کو بے نقاب کرتا ہے۔ اُس کی دلیری اور جرأت کا یہ مقام ہے کہ وہ نہ صرف عوام پر اُن کے گناہوں کو ظاہر کرتا ہے۔ بلکہ وہ ببانگ دُہل کاہنوں کے گناہ اور بدکرداریوں کو بھی بے نقاب کر دیتا ہے۔ یہ اِس بات کا پکّا ثبوت ہے کہ ملاکی خدا کی طرف سے پیغام کے ساتھ بھیجا گیا تھا۔ آج پاکستان میں اِسی قسم کے نڈر خدام الدین کی ضرورت ہے۔ اِس کتاب کے ایک ایک لفظ سے صاف ظاہر ہے کہ ملاکی نڈر شخصیّت کا مالک تھا۔ وہ بغیر ہچکچاہٹ اور جھجک کے ہر ایک کو کھری کھری سُنا دیتا ہے۔ اُس کے نام کا لغوی مطلب جیسے کہ پہلے بیان ہو چکا ہے "میرا پیامبر" ہے۔ کئی لوگوں کے خیال میں ملاکی اسم معرفہ نہیں تھا۔ اُن کے خیال میں یہ صرف اُس نبی کے کردار کو ظاہر کرنے کے لئے دیا گیا ہے۔ خواہ یہ اسم معرفہ تھا یا

نہیں ہم اِس جھنجھٹ میں پڑنا نہیں چاہتے۔ لیکن ہم یقین اور وثوق کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ اِس کتاب کا مصنّف نڈر اور بے باک شخصیّت کا حامل تھا۔ یہ شخص اِس قدر غیوّر تھا کہ وہ خدا کی ہیکل کے کے بارے میں لاپرواہی کے گناہ کو برداشت نہیں کر سکتا تھا۔ اُس کے دل میں یہ زبردست خواہش تھی کہ ملک اور قوم میں ایک ایسی بیداری اور اصلاح پیدا ہو جائے کہ لوگ تصنّع اور ظاہرداری سے توبہ کر کے پُر محبت اور زندہ خدا کی عبادت کریں۔ اور یوں خُدا کے انسانوں کے دِلوں میں سکونت اور حکومت کرنے سے انصاف کا دَور دورہ ہو۔ یہ عین ممکن ہے کہ نبی پر نحمیاہ کی زندگی اور کام کا بہت اثر ہو۔ نبی کا جوش، غیرت، بے باکی اور خدا کے ساتھ محبّت اِس کتاب کے ایک ایک لفظ سے ظاہر ہے۔ اِس کے علاوہ نبی کی شخصی زندگی کے بارے میں ہمیں بہت زیادہ معلومات نہیں ہیں۔ میری ذاتی رائے میں اِس کتاب کا مصنّف سوائے ملاکی اور کوئی نہیں ہو سکتا۔

کتاب

ملاکیؔ کی کتاب دیگر نبوّتی کتابوں کی نسبت بالکل مختلف ہے۔ یہاں پر وعظ اور خطبے نہیں پائے جاتے بلکہ وہ لوگوں کے ساتھ ایک گفتگو اور مکالمہ میں شریک ہو جاتا ہے۔ اِس کا ثبوت یہ ہے کہ

اُس کی منادی کے بعد لوگ سوال کرتے ہیں۔ بہانے تراشتے اور اعتراضات کرتے ہیں۔ نبی جو مکالمہ میں ماہر تھا وہ ایک ایک اعتراض کو لیکر اُس کا مناسب جواب دیتا ہے اور اُس کے بعد آگے بڑھتا ہے۔ کاہنوں اور عوام کو اُن کی حالت سے آگاہ کیا جاتا ہے اور اپنی ساری گفتگو کے دوران وہ الٰہی محبّت کا بیان اور ذکر کرتا جاتا ہے۔ الٰہی محبّت کے باوجود کاہنوں اور عوام کی بے وفائی اور ناشکر گذاری کے گناہوں کو ظاہر کیا جاتا ہے۔ اِس کے بعد وہ توبہ کی دعوت دیتا ہے۔ اور آخر میں وفادار رہنے والوں کو خدا کے وعدے یاد دلائے جاتے ہیں۔

۱:۱ تا ۲:۹ میں ہم اسرائیل کے لیئے یہواہ کی محبت کی بھرپوری دیکھتے ہیں۔ وہ لوگ جو خدا کی محبّت اور عدل کا انکار کرتے ہیں، اُن کو بڑی بڑی دلائل سے وہ یہ سمجھاتا ہے کہ جہاں دوسری اقوام دُکھ اور اذیّت کی زندگی بسر کرتی ہیں، خدا نے اِس برگزیدہ قوم کو ہمیشہ یاد رکھا ہے۔ لیکن لوگوں نے خدا کی محبّت کے باوجود بھی خدا کی ہیکل اور خدا کی شریعت کی بے حرمتی کی ہے۔ وہ یہ بیان کرنے میں خوف زدہ نہیں ہوتا کہ کاہنوں نے قوم کو گمراہ کیا ہے۔ بجائے اِس کے کہ کاہن لوگوں کے اُستاد ہوتے وہ ہمیشہ غلط نمونہ رہے ہیں (۲:۷) اِس کے جواب میں جب لوگوں نے یہ کہا کہ ہم اپنی قربانیاں تو خدا کے مذبح پر رکھتے ہیں لیکن وہ قبول نہیں ہوتیں۔ اِس کے جواب میں ملاکی نے اُن کو بڑی صفائی کے ساتھ بتایا کہ خدا ایسے لوگوں کی قربانیاں

ہرگز قبول نہیں کرتا جو ہر وقت گناہ میں زندگی بسر کرتے ہیں اور اپنی بیویوں کو طلاق دے کر بے خدا اور بُت پرست اقوام کے ساتھ شادی کے رشتے میں منسلک ہو چکے ہیں۔ یہ اور اِس کے علاوہ دیگر ساری باتیں ۲: ۱۰ سے ۲: ۱۶ تک بار بار نظر آتی ہیں یعنی کتاب کے ایک ایک لفظ میں۔

ملاکی یہ بھی بتاتا ہے کہ اِس قسم کی قربانیاں خدا کی نظر میں نفرت انگیز ہیں۔ وہ جو اعلانیہ گناہ کی زندگی بسر کرتا ہے، وہ خدا کے رحم اور مسکراہٹ کا اُمیدوار نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ اپنے گناہوں کو ترک نہ کرے۔ ایسے بیانات سے ملاکی خاندانی زندگی کی اہمیت پر زور دیتا ہے۔ مسیحی گھر کے لئے بہترین درس ہمیں یہاں سے حاصل ہوتے ہیں۔ اُس کی نظر میں شادی دو ہم ایمان شخصوں کے درمیان ایک خوشگوار تجربہ ہے جس سے وہ دوسروں کے لئے نمونہ بھی ہو سکتے ہیں۔

ملاکی اُن پر یہ بھی ظاہر کرتا ہے کہ خدا کے گھر میں نذرانے نہ لانے یا بُری رُوح اور نیت سے لانے سے لوگ خدا کو ٹھگتے ہیں۔ وُہ کہتا ہے کہ خُدا ایسے لوگوں کو سزا دے گا۔ اِس میں کوئی شک نہیں ہے کہ وہ بار بار سچی توبہ کی دعوت دیتا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ نہ صرف اپنے گناہوں سے توبہ کرو بلکہ خدا کے گھر کے لئے غیرت بھی دکھاؤ یعنی خدا کے گھر کے انتظام کے لئے وہ ہکیاں اور ہدیے لے آؤ۔

وہ یہ بھی کہتا ہے کہ خدا ہماری نہیں سُنے گا اگر ہمارے دل اُس کے حضور راست نہیں ہیں۔ وہ پاک صاف لبوں سے مانگی ہوئی دعاؤں کو مستجاب کرتا ہے۔ وہ بڑی صفائی کے ساتھ کہتا ہے کہ اگر تم لینا چاہتے ہو تو دینا سیکھو۔ دینے سے تم خدا کا امتحان کر سکتے ہو اور اگر تم سچے دل کے ساتھ اپنے مقدور بھر خداوند کے حضور لاؤ گے تو وہ تمہیں بے شمار اور بے حساب برکات دے گا۔ وہ اُن سب کے ساتھ خدا کا نمائندہ ہو کر بڑی بڑی برکات کا وعدہ کرتا ہے۔ اگر وہ سچے دل سے خدا کی طرف لوٹ آئیں۔ نبی اس کتاب میں بار بار توبہ کی اپیل کرتا ہے۔ اور وہ اُن کو یاد دلاتا ہے کہ تمہارا تصورِ خدا تمہارے رویّہ سے ظاہر ہو گا۔ وہ یہ کہتا ہے کہ اگر تم توبہ کرو گے تو خدا اپنے وعدوں کو پورا کرے گا۔ لیکن توبہ نہ کرنے والوں کو بڑے سخت الفاظ میں خبردار بھی کرتا ہے جیسے ۱ : ۶ "اگر میں باپ ہوں تو میری عزّت کہاں ہے؟ اور اگر آقا ہوں تو میرا خوف کہاں ہے"؟

۱ : ۹ "اب ذرا خدا کو مناؤ تاکہ وہ ہم پر رحم کرے ۔ ۔ ۔"

۲ : ۱۰ "کیا ہم سب کا ایک ہی باپ نہیں ؟ کیا ایک ہی خدا نے ہم سب کو پیدا نہیں کیا ؟ پھر کیوں ہم اپنے بھائیوں سے بے وفائی کر کے اپنے باپ دادا کے عہد کی بے حرمتی کرتے ہیں ؟ ۔ ۔ ۔"

۳ : ۷ "تم اپنے باپ دادا کے ایام سے میرے آئین سے منحرف رہے اور اُن کو نہیں مانا۔ تم میری طرف رجوع ہو تو میں تمہاری طرف

رجوع ہوں گا۔ رب الافواج فرماتا ہے۔ ۔ ۔"

۳ : ۱۰ "پوری دہ یکی ذخیرہ خانہ میں لاؤ تاکہ میرے گھر میں خوراک ہو اور اِس سے میرا امتحان کرو رب الافواج فرماتا ہے کہ میں تم پر آسمان کے دریچوں کو کھول کر برکت برساتا ہوں کہ نہیں؟ یہاں تک کہ تمہارے پاس اُس کے لئے جگہ نہ رہے۔"

۳ : ۹ "پس تم سخت ملعون ہوئے کیوں کہ تم نے بلکہ تمام قوم نے مجھے ٹھگا۔"

۴ : ۴ "تم میرے بندہ موسےٰ کی شریعت یعنی اُن فرائض واحکام کو جو میں نے حورِب پر تمام بنی اسرائیل کے لئے فرمائے یاد رکھو۔"

اِس کتاب میں نہ صرف عوام اور کاہنوں کو اُن کے گناہوں کے بارے میں بتایا جاتا ہے۔ بلکہ خداوند کے دِن کے بارے میں بھی بتایا جاتا ہے۔ یعنی آنے والے کے بارے میں بھی آگاہ کیا جاتا ہے اور بار بار توبہ کے لئے بلاہٹ دی جاتی ہے۔ ملاکی ۳ : ۱ تا ۲ میں مرکزی خیال نظر آتا ہے۔ یعنی یہاں پر آنے والے کے بارے میں خبر دی گئی ہے۔ اور یہی بات اس کتاب کی مرکزی حیثیت بن جاتی ہے۔ یاد رہے آنے والے مسیح کے بارے میں یہ آخری پیشین گوئی ہے۔ یعنی عہد عتیق میں۔ اِس سے یہ مراد ہے کہ سب سے پہلا اور سب سے آخری وعدہ جو پُرانے عہد نامہ میں پایا جاتا ہے وہ مسیحِ موعود کے متعلق ہے۔ پیدائش ۳ : ۱۵ اور ملاکی ۴ : ۶ کے درمیان عجیب و

غریب واقعات مندرج ہیں۔ "ملاکی کی نظر میں ایک دیندار اور خدا پرست اقلیت خداوند کا ایک بہت بڑا خزانہ ہے۔" اس کے حضور یادگار کا دفتر لکھا گیا" وفادار بقیہ خدا کے لئے ایک بیش قیمت دفینہ ہے۔ جوں جوں عہد عتیق انجام پذیر ہوتا نظر آتا ہے۔ آنے والے کی اُمید زیادہ روشن ہوتی جاتی ہے۔ اس کے بعد چار سو برس تک تاریکی و اندھیر نظر آتا ہے۔ اور ہمیں کوئی شخص نظر نہیں آتا جو اس اُمید کا ذکر کرے۔ نئے عہد نامے میں دو گمنام شخصتیں اس امید کا اظہار کرتی ہیں۔ یعنی شمعون اور حنا۔ لوقا ۲: ۲۵ "اور دیکھو یروشلیم میں شمعون نام ایک آدمی تھا اور وہ آدمی راست باز اور خُدا ترس اور اسرائیل کی تسلی کا منتظر تھا اور رُوح القُدس اس پر تھا۔" آج کے لئے بھی یہ سچ ہے۔ گناہ کی تیرگی میں خدا پر ایمان رکھنے والے لوگ ہر وقت چلاتے رہتے ہیں کہ آنے والا آئے گا اور دیر نہ کرے گا۔ یہ یادگاری کا دفتر ایمانداروں اور وفاداروں کے لئے ہر وقت کھلا رہتا ہے۔ اور ایسے لوگوں کے بارے میں ملاکی کی معرفت خُدا صفائی کے ساتھ بیان کرتا ہے کہ "لیکن تم پر جو میرے نام کی تعظیم کرتے ہو۔ آفتاب صداقت طالع ہوگا۔ اور اُس کی کرنوں میں شفا ہوگی اور تم گاؤ خانہ کے بچھڑوں کی طرح کودو، پھاندو گے اور تم شریروں کو پائمال کرو گے کیوں کہ اُس روز وہ تمہارے پاؤں تلے کی راکھ ہوں گے۔ رب الافواج فرماتا ہے" آج بھی ہر جگہ اور ہر وقت ایمانداروں کی یہی دُعا ہے "اے

خداوند یسوع جلد آ"۔

خداوند یسوع مسیح کی دوسری آمد کی اُمید کس قدر اُمید افزا ہے۔ اِس سے اُس کی پہلی آمد کی تواریخی حیثیت اور زیادہ بڑھ جاتی ہے۔ وہ جو گنہگاروں کے لئے دکھ برداشت کرنے اور صلیب پر اپنی جان دینے سے نجات دینے کے لئے دنیا میں پہلی بار آیا۔ وہ مُقدسوں کو ساتھ لے جانے اور بے ایمانوں کا انصاف کرنے کے لئے دُنیا میں دوسری بار آنے والا ہے۔ یہی کلیسیا کا ایمان ہے کہ آنے والا آئے گا اور دیر نہ کرے گا۔

کتاب کا اختصار

ملاکی نام سے مراد یہوواہ کا فرشتہ یا پیغامبر ہے۔ اکثر اوقات انبیا کو یہوآہ کا فرشتہ کہہ کر پکارا گیا ہے۔ ہم نبی کی شخصی تواریخ سے واقف نہیں۔ انبیا کے سلسلہ میں وہ آخری تھا۔ اور اُس نے یہ کتاب ۴۴۵-۴۳۲ ق-م کے لگ بھگ تحریر کی۔ وہ عزرا اور نحمیاہ کا ہمعصر تھا اور ملاکی کو سمجھنے کے لئے اِن دونوں کتابوں کا مطالعہ نہایت ضروری ہے۔ان دنوں بڑی مشکل تھی کہ لوگوں میں حرامکاری تھی اور کاہن کھلو کھلی عبادت کرتے تھے۔ ملاکی کی کتاب سے اُس زمانہ کی حالت صاف کھلتی ہے۔

اِس کتاب کا طرزِ تحریر قابلِ غور ہے وہ اعتراضات کو سوالات

کی صورت میں پیش کر کے ایک عجیب انداز سے اُن کو جواب دیتا ہے۔
یہ بھی قابلِ غور ہے کہ ملاکی عہدِ عتیق کی اس کتاب میں خُداوند کی آمد، عہد
کے رسول اور آفتابِ صداقت کے طلوع ہونے کا ذکر کرتا اور اُنکے
بارے میں پیشین گوئی کرتا ہے، جس سے خداوند کے شاگرد اپنی انجیلی
تواریخ کا آغاز کرتے ہیں۔ نُور کی یہ آخری کرن (ملاکی سے متی تک)
چار صدیوں کو روشنی بخشتی ہے اور بالآخر یہ نور بیت لحم کی چرنی میں
ظہور پذیر ہوتا ہے (ملاکی ۳ : ۱ بمقابلہ متی ۱۱ : ۱۰؛ مرقس ۱ : ۲؛
لوقا ۷ : ۲۷)۔ ملاکی عہدِ عتیق کی تواریخ کو بیان کرنے سے ظاہر کرتا
ہے کہ آنے والے مسیح موعود کی تیاری کی کس قدر ضرورت ہے کہ اُس
کا راہ درست کیا جائے۔ ۳ : ۸ قابلِ غور ہے۔

تقسیم (۱)

تصویر کا تاریک پہلو۔ بد دیانت اور ناشکر گزار قوم کے گناہ۔

بے وفا کاہنوں کے گناہ۔

۱۔ خُدا کو لُوٹنا (ٹھگنا)

(۱) محبت میں ۱ : ۲

(۲) خدا کے نام کی تعظیم کرنے میں ۱ : ۶

(۳) خُدا کے مذبح پر قربانیاں چڑھانے میں ۱ : ۷، ۸، ۱۳، ۱۸۔

(۴) کاہنوں کی پیشوائی ۲ : ۱ - ۸

(۵) گنہگاروں کی حمایت کرنے میں ۲ : ۱۷ ، ۳ : ۱۵
(۶) دو دلی کے سلسلہ میں ۳ : ۸
(۷) بے دینوں کی حمایت کرنے کے سلسلہ میں ۳ : ۱۴

سماجی گُناہ

(۱) بھائیوں سے بے وفائی ۲ : ۱۰
(۲) بے خدا لوگوں سے شادیاں ۲ : ۱۱
(۳) طلاق نامے ۲ : ۱۴ - ۱۶
(۴) جادوگری ۔ بدکاری ۔ جھوٹی قسم وغیرہ ۲ : ۵
(دوسروں پر دباؤ)

۲۔ تصویر کا روشن پہلو

(جلالی مواعید)

(۱) عہد کے رسول کی آمد ۳ : ۱ - ۴
(۲) بڑی بڑی برکات کا نزول ۳ : ۱۰ - ۱۲
(۳) مقدسین خدا کی ملکیت اور پونجی بنے گے ۔ ۳ : ۱۶ - ۱۸
(۴) ایک نئے دِن کا طلوع جس میں راستبازی کی فتح ہوگی ۴ : ۲ ، ۳
(۵) خداوند کے دن کے ظہور سے پیشتر ایک رُوحانی ریفارمر

(مصلح) کا آنا ۴ : ۵، ۶

خاص اُمور

ا۔ ۳ : ۱۔۴ تقدیس کرنے والے رسول کا آنا
ب۔ ۳ : ۱۰ برکات کا راز
ج۔ ۳ : ۱۶، ۱۷ خدا کے جواہرات (Jewels)

تقسیم (ب)

(۱) اپنے برگزیدہ لوگوں کے لئے خدا کی محبّت ۱ : ۱۔۵
(یعقوب اور عیسو کی مثال)
(۲) کاہنوں کی بے قاعدگی پر ملامت ۱ : ۶ ۔ ۲ : ۹
(کھوکھلی عبادت وغیرہ اور حقیقی کاہن کی خوبیاں) ۲ : ۴۔۹
(۳) لوگوں (قوم) کے گناہ۔ ۲ : ۱۰ ؛ ۳ : ۱۸

۴ ۔ یہوواہ کا دن   باب نمبر ۴

(۱) یہ نزدیک ہے۔
(۲) گنہگاروں کا حشر اور راستبازوں کی فتح۔
(۳) یہوواہ کے دن کی تیاری۔
ا۔ موسوی شریعت کی راہنمائی

ب۔ آفتابِ صداقت کا طلوع ہونا جس کی کرنوں سے شفا ہوگی اور ایلیاہ کا لوگوں کو آگاہ کرنا کہ وہ لوگ آنے والے غضب سے کس طرح بھاگیں۔

کتاب کے خاکے

خاکہ نمبر ۱

۱۔ کاہنوں کا گناہ ۱ : ۱ تا ۲ : ۴
۲۔ عوام کا گناہ ۲ : ۴ تا ۳ : ۱۵
۳۔ وفادار بقیّہ ۳ : ۱۶ تا ۴ : ۶

خاکہ نمبر ۲

۱۔ ہیکل کی قربانیوں کی تحقیر ۱ باب
۲۔ بے خدا پڑوسیوں سے مخلوط شادیاں ۲ باب
۳۔ ا۔ خداوند کا آنے والا دن۔
ب۔ وہ یکیاں باب ۳ (۳ : ۱ تا ۶ اور ۳ : ۷ - ۱۲)۔
ج۔ قومی برگشتگی (۳ : ۱۳ تا ۱۸)۔
۴۔ خداوند کا آنا ۴ باب

نوٹ :۔ پرانے عہد نامے کی آخری نصیحت یہ ہے کہ

موسیٰ کی شریعت یاد رکھو۔ ۴ : ۴ آخری پیشین گوئی ۴ : ۵ میں ہے۔ یاد رہے کہ ۴۰۰ برس بعد یوحنا کی شخصیت میں یہ پیشین گوئی پوری ہوئی۔ (متی ۳ : ۱ تا ۱۲؛ ۱۱ : ۴)۔ اِس کا آخری لفظ لعنت ہے (۴ : ۶) پُرانے عہدنامے کی آخری بات جو ۴ : ۶ میں درج ہے۔ اُس کا اقتباس لُوقا ۱ : ۱۷ میں کیا گیا ہے۔

خاکہ نمبر ۳

۱۔ خُدا کی شکایات :۔ ۱، ۲ ابواب

۱۔ قوم کے رُوحانی گناہ ۱ : ۱۰ تا ۲ : ۴

و۔ خُدا کی محبت سے اِنکار۔ ۱ : ۱ تا ۵

ب۔ خُدا کے نام کی تحقیر ۱ : ۶

ج۔ خُدا کے مذبح کی تحقیر ۱ : ۷ تا ۱۴

د۔ خدا کی شریعت سے لاتعلقی ۲ : ۱ تا ۹

۲۔ قوم کے خاص گناہ ۲ : ۱۰ تا ۱۷

و۔ اُن کی نفرتی عبادت ۲ : ۱۰ تا ۱۳

ب۔ اُن کی چھوڑی ہوئی بیویاں ۲ : ۱۴ تا ۱۶

ج۔ اُن کے تحقیر آمیز کلمات ۲ : ۱۷

۲۔ خُداوند کی آمد کے بارے میں ۳، ۴ ابواب

۱۔ گنہگاروں کی عدالت کرنے کے لئے ۳ : ۱ تا ۱۵

د۔ کیونکہ اُنکے اعمال بے دین لوگوں کے سے ہیں ۳ : ۱ تا ۵
ب۔ انکا روّیہ بے دین لوگوں کا سا ہے۔ ۳ : ۶ تا ۱۲
ج۔ اُنکی گفتار بے دین لوگوں کی سی ہے۔ ۳ : ۱۳ تا ۱۵
۲۔ مُقدسین کا راستی سے انصاف کرنے کے لئے ۳ : ۱۶ تا ۴ : ۶
د۔ راستباز یاد کئے جائیں گے۔ ۳ : ۱۶ تا ۱۸
ب۔ راستباز جزا پائیں گے۔ ۴ : ۱ تا ۴
ج۔ راستبازوں کے ساتھ ملاپ ہوگا۔ ۴ : ۵
د۔ راستباز بحال کئے جائیں گے۔ ۴ : ۶

خاکہ نمبر ۲

۱۔ محبّت کا پیغام۔
۱۔ خدا اسرائیل سے اپنی محبّت کا اعلان کرتا ہے۔ ۱ : ۲
۲۔ اسرائیل کا تجاہل عارفانہ ۱ : ۲، ۳
۳۔ خدا کی محبّت کا ثبوت ۱ : ۳ تا ۵
۴۔ ملامت کا پیغام ۱ : ۶ تا ۲ : ۱۷
۵۔ کاہنوں کو ملامت ۱ : ۶ تا ۲ : ۹
ا۔ خدا کی عزّت نہیں کرتے ۱ : ۶
ب۔ خُدا کو وہ قربانی دیتے ہیں جو حاکموں کو نہ دے سکیں گے۔
۱ : ۸

ج۔ نفع کے بغیر کام نہیں کرتے۔ ۱ : ۶
د۔ خدا کے فیصلہ اور اس کے نام کی تحقیر ۱ : ۱۱
ﮦ۔ اُن کی قطعی ناکامی ۲ : ۱ تا ۹
۲۔ لوگوں کی ملامت ۲ : ۱۰ تا ۱۷
ا۔ ایک دوسرے کے خلافِ گناہ یا بے وفائی ۲ : ۱۰
ب۔ بیوی سے بے وفائی ۲ : ۱۱ تا ۱۷

۲۔ اُمید کا پیغام، ۳ ؛ ۴ ابواب (نبوّتوں کا سلسلہ)۔

۱۔ عہد کے رسول کی آمد اور اُس کا کام ۳ : ۱ تا ۶
۲۔ اُس کی آمد سے پہلے لوگوں کی افسوسناک حالت ۳ : ۷ تا ۱۵
۳۔ خداوند کا دن اور ایمانداروں کی حالت ۳ : ۱۶ تا ۴ : ۳
۴۔ خداوند کے دن سے پہلے ایلیاہ کی دوبارہ آمد ۴ : ۴ تا ۶

خاکہ نمبر ۵

اپیل (ا) موجودہ گناہ کے پیشِ نظر ۱ ، ۲ ابواب

۱۔ یہوواہ بولنے والا ہے اور کاہنوں سے اپیل کی گئی ہے۔
۱ : ۶ تا ۲ : ۹
۲۔ ملاکی بولنے والا ہے۔ عوام سے اپیل کی گئی ہے۔ ۲ : ۱۰ تا ۱۷

اپیل (ب) آنے والے دن کے پیشِ نظر ۳ : ۴ ابواب

۱۔ اُس دن مجرموں کی عدالت کی جائے گی۔ ۳ : ۱ تا ۶ (پہلی

اپیل کی وجہ ہے۔ ۳ : ۷ تا ۱۷)۔
۲۔ اُس دن دیندار لوگ برکت پائیں گے۔ ۳ : ۱۳ تا ۴ : ۳
(پہلی اپیل کی بنیاد ہے۔ ۴ : ۴ تا ۶)۔

نوٹ :۔ ہوسیع سے ملاکی تک تمام کتابوں کے ایک سے زیادہ خاکے دینے کی یہ وجہ ہے کہ قارئین کتاب کو مختلف طریقوں سے سمجھنے کی کوشش کریں۔ جس خاکہ سے بھی آپ کتاب کو سمجھ سکتے ہیں سمجھنے کی کوشش کریں۔ مصنف کی دُعا ہے کہ انبیائے اصغر کا مطالعہ پڑھنے والوں کی آنکھوں کو کھول دے تاکہ وہ خُداوند کی شریعت کے عجائب کو دیکھیں۔

چند ضروری باتیں

۱۔ گناہ
۲۔ حقیقی تصوّر عبادت
۳۔ کہانت اور اُس کے معیار و محاسن

۱۔ تجاہلِ عارفانہ اُن کا بنیادی گناہ ہے ۱ : ۲ ، ۱ : ۶ ؛ ۱ : ۱۲ ؛ ۲ : ۱۴ ؛ ۲ : ۱۷ ، ۳ : ۷ ، ۳ : ۸ ، ۳ : ۱۳

۲۔ حقیقی تصوّرِ عبادت :۔ نذرانوں کے بغیر تصورِ عبادت بے معنی ہے۔ نذرانوں کے بغیر عبادت ادھوری ہے۔ نذرانے کو عبادت

سے الگ نہیں کیا جا سکتا ۔ ہمارے نذرانے عبادت کی تکمیل ہیں ۔ اِس سے خدا کی تعظیم ہوتی ہے ۔

۳۔ کہانت اور اُس کے معیار و محاسن ۔ ۲ : ۶ - ۷

۱۔ سچائی کی شریعت اُس کے مُنہ میں تھی ۔

۲۔ لبوں میں ناراستی نہ پائی گئی ۔

۳۔ وہ میرے حضور سلامتی اور راستی سے چلتا تھا ۔

۴۔ وہ بہتوں کو بدی کی راہ سے واپس لایا ۔

۵۔ اب وہ معرفت کو محفوظ رکھیں ۔

۶۔ لوگ اُس کے مُنہ سے شرعی مسائل سُنیں ۔

۷۔ وہ ڈرتا ہے ۲ : ۵

۸۔ خاندان کے متعلق ۲ : ۱۴ ، ۱۶

خدا ایک پاک صاف اور خوش و خرم خاندان کو پسند کرتا ہے ۔ خداوند طلاق سے نفرت کرتا ہے ۔ عبادت میں غیر سنجیدگی خداوند کی توہین ہے ۔ خدا کے گھر کی غیرت لوگوں کو زیبا ہے ۔ ہم عمداً گناہ میں رہ کر اپنے بیش قیمت نذرانوں اور تحائف سے خُدا کو خوش نہیں کر سکتے ۔

عبادت میں لاپرواہی روحانی تنزلی کا پہلا قدم ہے ۔ ہمارا رُوحانی معیار ہمارے ہدیوں سے جانچا جاتا ہے ۔ کاہنوں کی رُوحانی پستی عوام پر اثر انداز ہوتی ہے ۔ خدا کے خادم جب اُس کی سچائیوں کو پیش

کرنے میں قاصر رہتے ہیں تو خدا کے لوگوں کے اخلاق پست ہو جاتے ہیں۔ ہر شخص کو خود فیصلہ کرنا چاہیئے کہ خداوند کا دِن اُس کے لئے کیا حقیقت رکھتا ہے۔

واقعات کا مختصر سا نقشہ

۵۳۶ ق۔م۔ میں خورس کے حکم سے پچاس ہزار یہودی زربابل کی قیادت میں بابلی اسیری سے یہودیہ کو لوٹے (عزرا ۱، ۲ ابواب)۔

۵۳۴ ق۔م میں نئی ہیکل کی بنیاد ڈالی گئی لیکن مخالفت کے باعث تعمیرِ نو کا کام رُک گیا۔ (عزرا ۳ باب)۔

۵۲۰ ق۔م میں حجی اور زکریاہ ہر دو کاہنوں کی خدمت سے ہیکل کی تعمیر کا کام جاری کیا گیا (حجی ۱ : ۱۵ عزرا ۵ باب)۔

۵۱۶ ق۔م۔ پچاس ہزار کی مراجعت کے بعد ہیکل کی تعمیر کا کام پایۂ تکمیل کو پہنچا (عزرا ۶ : ۱۵)۔

۴۵۸ ق۔م اٹھارہ سو اور لوگوں کی واپسی عزرا کی قیادت میں اس کے علاوہ بیویاں۔ بیٹیاں اور نوکر بھی شامل تھے (عزرا ، باب)۔

۴۴۵ ق۔م۔ نحمیاہ شاہی حکم سے بحیثیت گورنر (حاکم) یروشلیم میں آیا۔ اِس مقصد سے کہ شہر کی دیوار کو دوبارہ تعمیر کیا جائے تاکہ وہ اور زیادہ ذلت کا نشان نہ رہے (نحمیاہ ۲ باب)۔

۴۳۰ ق۔م نحمیاہ ارتخششتا بادشاہ کی ملاقات کے بعد یروشلیم

کو لوٹتا ہے (نحمیاہ ۱۳: ۶-۷)۔ ملاکی نے غالباً نحمیاہ کی پہلی اور دوسری ملاقات کے دوران نبوّت کی۔ کیونکہ بہت سی غلط باتیں جن کا ملاکی نے ذکر کیا نحمیاہ نے اُن کی درستی کی بالخصوص دہ یکیاں اور ہدیے وغیرہ (نحمیاہ ۱۱-۱۳)۔

تجاہلِ عارفانہ:۔ تجاہل عارفانہ کا گناہ بھی اِس کتاب میں صاف نظر آتا ہے اور جس سے یہ صاف ثابت ہوتا ہے کہ وہ جانتے ہوئے بھی اقرار کرنے کے لئے تیار نہ تھے۔ مثلاً ۱: ۲ "تو بھی تم کہتے ہو تُو نے کِس بات میں ہم سے محبت ظاہر کی"؟

۱: ۶ "پر تم کہتے ہو ہم نے کِس بات میں تیرے نام کی تحقیر کی ...؟"

۲: ۱۷ "تو بھی تم کہتے ہو کِس بات میں ہم نے اُسے بیزار کیا ...؟"

۳: ۸ "اور کہتے ہو کہ ہم نے کِس بات میں تجھے ٹھگا ...؟"

۳: ۱۳ "تو بھی تم کہتے ہو ہم نے تیری مخالفت میں کیا کہا ...؟"

نبی کے پیغامات کے جواب میں لوگوں کا یہ تجاہلِ عارفانہ عجیب نظر آتا ہے۔ وہ اچھی طرح جانتے تھے کہ خدا نے کِس بات میں اُن سے محبت کی۔ وہ یہ بھی جانتے تھے کہ انہوں نے کس طرح خدا کی تحقیر کی اور اُسے بیزار کیا۔ وہ یہ بھی جانتے تھے کہ اُنہوں نے کِس طرح اور کیسے خدا کو ٹھگا ہے؟ کیا وہ مصر کے واقعہ کو بھول چکے تھے؟ کیا وہ بیابانی آوارگی میں خدا کی پروردگاری اور اُس کی رحمتوں

کو فراموش کر چکے تھے ؟ نبی کو ضرورت پڑی کہ وہ اُنکی خوابیدہ ضمیر کو کلام کے وسیلہ سے بیدار کرے۔ کیونکہ وہ جانتا تھا کہ یہ لوگ جانتے ہوئے بھی نہیں جانتے۔ لیکن اُس نے قوم کی تواریخ کے ضروری زاویوں سے اُنکے تجاہل عارفانہ کا مناسب اور معقول جواب دیا، یہاں تک کہ وہ بے عذر ہوکر خاموش ہو گئے۔

لعنت :۔ پُرانے عہد نامے کی آخری کتاب یعنی ملاکی کی کتاب لعنت کے لفظ سے ختم ہوتی ہے۔ اور اِس کے بعد چار سو برس کی طویل خاموشی چھا جاتی ہے۔ خدا اور انسان کے درمیان کوئی رفاقت نظر نہیں آتی۔ اِس خاموشی کے عالم میں آہیں اور سسکیاں سنائی دیتی ہیں لیکن کچھ نظر نہیں آتا۔ ملاکی نے اپنے بیانات میں موسیٰ اور ایلیاہ کا بھی ذکر کیا تھا۔ موسےٰ جو شریعت کا نمائندہ ہے اور ایلیاہ جو انبیاء کا نمائندہ ہے۔ ایلیاہ کے آنے کا وعدہ جزوی طور پہ یوحنا اصطباغی کی خدمت میں تکمیل پذیر ہوتا ہے۔ اور اِس کے بعد پُرانے عہد نامے کا آخری لفظ چار سو برس کی مُہرِ سکوت سے پیشتر نبی کے ہونٹوں سے آہوں اور سسکیوں کے درمیان سنائی دیتا ہے۔

ملعُون

نئے عہد نامے کا آغاز ہوتا ہے۔ اور اِس آغاز سے پُرانے اور نئے کا آپس میں ملاپ ہوتا ہے۔ نیا عہد نامہ برکت کے ساتھ شروع

ہوتا ہے۔ اور وہ جو لکڑی (صلیب) پر لٹکائے جانے سے ہمارے لئے لعنتی بنا، اِس لعنت کو برکت میں تبدیل کر دیتا ہے۔ یوحنا اپنے عجیب وغریب بیان میں اِس لعنت اٹھانے والے کے بارے میں یہ گواہی دیتا ہے "دیکھو یہ خدا کا برّہ ہے جو دُنیا کا گناہ اُٹھا لے جاتا ہے" خداوند یسوؔع مسیح نے کلوری کی صلیب پر چڑھ کر کانٹوں کا تاج پہنا اور ظاہر کیا کہ اُس نے اِنسان کی لعنت کو خود اٹھا لیا اور ہمارے لئے لعنتی بن گیا۔ اب برکت کا زمانہ ہے اور ہر ایک جو خداوند یسوؔع مسیح کو قبول کرتا ہے، لعنتی نہیں رہتا۔ خداوند یسوؔع مسیح کے دنیا میں آنے سے سکوُت کی مہر ٹوٹ گئی۔ تاریکی جاتی رہی اب روٹھے ہوئے خالق کی مخلوق کے ساتھ رفاقت نظر آتی ہے۔ یسوؔع مسیح درمیانی کے وسیلے سے جو راہ، حق اور زندگی بھی ہے۔ عدن سے دھتکارا ہوا اِنسان اپنے خالق سے ملاپ کرتا ہے۔ خداوند یسوؔع مسیح اپنے خون خریدے لوگوں کے دلوں میں حکومت اور سکونت کرتا ہے۔ اور ہر وقت، ہر جگہ کلام کرتا رہتا ہے۔ مسیح ہے کہ خدا نے اِس آخری زمانے میں ہم سے بیٹے کی معرفت کلام کیا۔ "اگلے زمانہ میں خدا نے باپ دادا سے حصّہ بہ حصّہ اور طرح بہ طرح نبیوں کی معرفت کلام کرکے۔ اِس زمانہ کے آخر میں، ہم سے بیٹے کی معرفت کلام کیا۔ ۔ ۔ ۔"

عملی اسباق

۱۔ خدا پاکیزہ اور پُرمسرت گھر کو پیار کرتا ہے

۲۔ طلاق خدا کی نظر میں نفرت انگیز ہے۔

۳۔ ۔ عبادت میں غیر سنجیدگی خدا کی توہین ہے۔

۴۔ ۔ لوگ خُدا کے گھر کی عزت کے بارے میں غیرت رکھتے ہوں۔

۵۔ وہ جو جان بوجھ کر گناہ کرتے ہیں، اپنی بڑی بڑی قربانیوں سے سے خدا کی خوشنودی حاصل نہیں کر سکتے۔

۶۔ عبادت میں غیر سنجیدگی رُوحانی زوال کی طرف پہلا قدم ہے۔

۷۔ جب ہم دینے کے سلسلہ میں خدا کے مطالبات کو پُورا کرتے ہیں۔ تو اِس سے ہماری رُوحانی پرہیزگاری کے متعلق پتہ چلتا ہے۔

۸۔ کاہنوں کی غیر معیاری زندگی عوام کو روحانی امور سے لاپرواہ بنا دیتی ہے۔

۹۔ جب خدا کے خادم کلام سکھانے میں ناکام رہتے ہیں۔ اِس سے لوگوں کے اخلاق میں کمی ہو جاتی ہے۔

۱۰۔ بے صبری کا نتیجہ زیادہ خدا پر الزام لگانے کی طرف لے جاتا ہے۔

۱۱۔ سستی مذہب پرستی سے کوئی فائدہ نہیں۔

۱۲۔ ہر شخص کو اندازہ لگانا چاہیئے کہ یہوواہ کا دن اُس کے لئے

باعثِ برکت ہے۔

۱۳۔ خدا اب بھی اِس بات پر قائم ہے کہ اس کے برگزیدہ لوگ اُسس کو آزما کر دیکھیں کہ وہ اُن کو برکات سے مالامال کرتا ہے کہ نہیں۔

۱۴۔ بجائے اس کے کہ ہم دوسروں کو شک کی نظر سے دیکھیں۔ ہم اُن شکوک کو خداوند کے قدموں میں لے آئیں۔ تاکہ وُہ ہمیں اطمینان اور سچائی کی راہ دکھائے۔

سوالات

۱۔ آپ کے پاس کونسی وجوہات ہیں جن کی بنا پر آپ کہہ سکتے ہیں کہ ملاکی نے نحمیاہ کے تھوڑی دیر بعد نبوّت کی؟

۲۔ ملاکی کی کتاب کا مختصر خاکہ لکھیں۔ نیز کلیدی آیت اور بنیادی خیال کا ذکر کریں؟

۳۔ حجی اور ملاکی نبوّت کے غلط طریقے کے خلاف ہمیں کس طرح آگاہ کرتے ہیں؟

۴۔ ملاکی کی نبوّت کا طریقہ کیسا تھا؟

۵۔ ملاکی دَہ یکی کے بارے میں کیا تعلیم دیتا ہے؟

۶۔ ملاکی قوم کی کن سماجی بُرائیوں کا ذکر کرتا ہے؟ کیا یہ بُرائیاں آج پاکستانی کلیسیا میں پائی جاتی ہیں؟

۷۔ ملاکی حقیقی تصورِ عبادت کے بارے میں کیا بیان کرتا ہے؟
۸۔ لوگ کس طرح تجاہلِ عارفانہ کا اظہار کرتے تھے۔
۹۔ ملاکی کے زمانہ میں عابد کس قسم کے نذرانے پیش کرتے تھے؟ وہ کس طرح اُنہیں نذرانوں کے متعلق بتاتا ہے؟ اختصار کے ساتھ بیان کریں۔
۱۰۔ ملاکی آنے والے جلالی وقت کو کس طرح خوبصورت تصویر کی صورت میں پیش کرتا ہے؟ اختصار کے ساتھ بیان کریں؟
۱۱۔ قوم کس طرح خدا کو ٹھگتی تھی؟ بیان کریں۔
۱۲۔ کیا ملاکی کا پیغام صرف عوام کے لئے تھا یا کاہنوں کیلئے بھی؟
۱۳۔ ملاکی بیان کرتا ہے کہ خداوند لاتبدیل ہے۔ اِس کا ذکر کہاں پایا جاتا ہے؟
۱۴۔ عہدِعتیق کی یہ آخری کتاب کن الفاظ سے ختم ہوتی ہے؟ وہ الفاظ زبانی سنائیں۔

چار سو برس تک خُدا کی خاموشی

(تاریک دور)

ملاکی اور متی کے درمیان تقریباً ۴۰۰ برس کا خاموش عرصہ ہے۔ اِس عرصے کے دوران جہاں تک تازہ ترین مکاشفہ کا تعلق ہے۔ خدا نے خاموشی اختیار کی۔ اِس کا وسیع پیمانے پر خاکہ وافی آیل کے گیارہویں باب میں مندرج ہے۔ ہم اُن گروہوں اور فرقوں کا بھی ذکر پڑھتے ہیں۔ جن کا عہدِ عتیق میں کوئی ذکر نہیں۔ فقیہ، فریسی صدوقی اور ہیرودی۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ یہ کون تھے؟ اِس زمانے میں عبرانی زبان مُردہ ہو چکی تھی اور اس کے مقابلہ میں یونانی اور ارامی زبانیں تبادلۂ خیالات کے لئے، تہذیب اور تجارت کیلئے اور عام بول چال کے لئے اِستعمال کی جاتی تھیں۔ فلسطینی شہروں کے نام بھی بہت حد تک اب یونانی تھے۔ فارسی حکومت ملکِ موعود پر بہت حد تک قابض تھی۔ یعقوب ۱:۱ میں ہم بارہ قبائل کی پراگندگی کی حالت پاتے ہیں۔ جن کے بارے میں لکھا ہے کہ وہ جابجا رہتے تھے۔ ہم اس بات کو بھی معلوم کرتے ہیں کہ کتابِ مُقدّس

کا یونانی ترجمہ یہودیوں میں عام رائج تھا۔ اور بُت پرستی جو پُرانے عہد نامے میں اسرائیل کے لئے ایک بہت بڑا جال ثابت ہوئی تھی، اِس کو قوم کی زندگی سے مِٹا دیا گیا تھا۔ ہم ایک ادومی کو یروشلیم میں حکومت کرتے پاتے ہیں۔ اور ایک کونسل (سرکاری یہودی) بنام صدرِ عدالت کو ملک میں مذہبی اور سیاسی اقتدار پر دیکھتے ہیں۔ ہم یہ بھی معلوم کرتے ہیں کہ ہیکل کا اب وہ پُرانے عہد نامے والا تصوّر نہیں ہے۔ اور اُس کی جگہ اب جابجا عبادت خانے یہودیوں کی عبادت کے لئے نظر آتے ہیں۔ قدرتی طور پر ان باتوں کی وجہ معلوم کرنے کے لئے ہمارے دل میں تجسّس پیدا ہوتا ہے۔ اگر ہم عہد جدید کو بطریقِ احسن سمجھنا چاہتے ہیں۔ تو اِن باتوں کو معلوم کرنا ضروری ہے۔

تاریخ:۔ پُرانے عہد نامے کے اختتام پر فلسطین کو ہم ابھی تک فارسی حکومت کے تابع دیکھتے ہیں۔ یہودیوں کا ایک بقیّہ باقی ہے۔ لیکن اُن کی اکثریت فارسی حکومت کی نوآبادیوں میں پراگندگی کی صورت میں نظر آتی ہے۔ ۳۳۵ ق۔م میں اسکندر اعظم نے شام کو اپنے قبضے میں کیا اور فلسطین کو یونان کی بڑھتی ہوئی حکومت میں شامل کر لیا گیا۔ اسکندر کی موت کے بعد سرزمین شام اور مصر کے درمیان محض شطرنج کا کھیل بن کر رہ گئی تاکہ یہ دونوں طاقتیں اپنے آپ کو آزما کر دیکھیں کہ کون ان پر حکومت کرے گا۔

شام کے بادشاہ کی ایذا رسانیوں نے مکابیوں کی بغاوت کو ہوا دی۔ جنہوں نے یہودی قوم کو آزادی کی کشمکش میں مبتلا کر دیا۔ یہ ۱۶۷ سے ۱۴۱ ق۔م کا واقعہ ہے۔

اِس کے بعد مکابیوں کی نسل میں سے حاسمونی کی حکومت شروع ہوئی۔ اور یہ ۶۳ ق۔م تک جاری رہی۔ جب پومپئی اعظم نے فلسطین کو فتح کیا۔ اور اُسے روم کے آہنی پنجے میں لے لیا تو مسیح یسوع قیصر اگستس کی حکومت میں بیت لحم میں پیدا ہوا۔ اِس قیصر نے ہیرودیس اعظم کو بادشاہ مقرر کیا۔ اور یہ (ACTIUM) اکیتوم کی جنگ ۳۱ ق۔م میں ہوئی اُس وقت آگستس انطونی اور مصر کی کلوپیٹرا کے اتحاد کو ختم کر دیا۔ ہیرودیس اعظم یہودیہ پر حکمران تھا۔ اور اِسکے ساتھ وہ سامریہ، گلیل، فارس اور ادومیہ پر بھی قابض تھا۔ خداوند یسوع مسیح کی پیدائش کے تھوڑی دیر بعد وہ ہی بچوں کے قتل و غارت کا ذمہ دار تھا۔ ہیرودیس اعظم نے یروشلیم کی ہیکل کو از سر نو کروایا کیونکہ ہیکل اُسکی دانست میں شان و شوکت والی نہ تھی، ہیکل کی تعمیر پر ۸۵ برس لگے۔ لیکن پھر بھی اگرپا بادشاہ کی تخت نشینی کے وقت ختم نہ ہوئی۔

گروہ اور فریق

۱۔ فقیہہ :۔ اناجیلِ اربعہ میں بسا اوقات ہم فقیہوں کا ذکر پڑھتے ہیں۔ یہ لوگ یہودیوں کی نگاہ میں معظم سمجھے جاتے تھے۔ کیونکہ وہ لوگ کلام کی تشریح و تفسیر پر معمور تھے۔ اس گروپ کی بابلی اسیری سے

واپسی پر شہرت ہوئی۔ عزرا بذات خود ایک کاہن اور فقیہہ تھا۔ یسوع مسیح کے ساتھ وہ بڑی مخالفت رکھتے تھے۔ کیونکہ مسیح اُن پر ظاہر کرتا تھا کہ وہ کتابِ مقدس کے ساتھ روایتوں کو بھی شامل کرنا ضروری سمجھتے تھے۔

۲۔ **فریسی** :۔ یہودیوں میں بڑے بارسوخ تھے۔ اُنکی ابتدا مکابیوں کے زمانے میں ہوئی۔ وہ قومی سطح پر اپنے آپ کو سیاست سے بالاتر سمجھتے تھے۔ وہ شریعت کے غیور محافظ سمجھے جاتے تھے۔ وہ اپنے اعتقاد میں بڑے راسخ تھے۔ اور فرشتوں، رُوحوں اور آیندہ زندگی کے حقائق کو تسلیم کرتے تھے۔ وہ قیامت کے قائل تھے۔

۳۔ **صدوقی** :۔ یہ عقل پرست اور آزاد خیال تھے۔ یہ لوگ رُوحوں کے وجود اور آنے والی زندگی سے قطعاً اِنکار کرتے تھے۔ وہ قیامت اور بقائے رُوح کی حقیقت سے بھی اِنکار کرتے تھے۔ تعداد کے لحاظ سے یہ فریسیوں سے بہت تھوڑے تھے۔ لیکن بڑے دولتمند اور بارسُوخ تھے۔ ان کی مشہوری بھی مکابیوں کے زمانہ میں ہوئی۔ ہر دو فرقے فریسی اور صدوقی یسوع مسیح سے انتہا درجہ کی نفرت رکھتے تھے۔

۴۔ **ہیرودی** :۔ یہ کسی لحاظ سے بھی کوئی مذہبی فرقہ نہیں تھے۔ انہوں نے اپنا نام ہیرودیس کے نام سے رکھا اور اختیار اور اقتدار

رومی حکومت سے حاصل کیا۔ وہ یسوع مسیح کو محض ایک انقلاب پسند شخص سمجھتے تھے اور اسی بنا پر اُس کی مخالفت کرتے تھے۔

۵۔ ذیلوتیسی :۔ یہ ایک انتہا پسند گروپ تھا۔ وہ خُدا کی حکومت کے زبردست حامی تھے لیکن اُن کی یہ حمایت جنونی حد تک تھی۔ وہ رومیوں کے خلاف جبر و تشدّد کو روا سمجھتے تھے۔ مسیح کے شاگردوں میں سے بھی ایک اسی فرقے سے تعلق رکھتا تھا۔ متی ۱۰: ۴ اور لوقا ۶: ۱۵

۶۔ صدرِ عدالت :۔ عہدِ جدید میں صدرِ عدالت قومی سطح پر یہودیوں کے لئے سب سے بڑی معاشری اور مذہبی عدالت تھی۔ اس کا صدر سردار کاہن ہوا کرتا تھا۔ اور ۲۳ ارکان اُس کے ساتھ قورم سمجھے جاتے تھے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ فلسطینی تواریخ میں، یونانیوں کے عہدِ حکومت میں صدرِ عدالت معرضِ وجود میں آئی۔ مکابیوں، کی بغاوت کے وقت ختم کر دی گئی اور جب اس جنگ کا تصفیہ ہو گیا تو صدرِ عدالت کو پھر بحال کر دیا گیا۔ رُومی حکومت نے صدرِ عدالت کو موت کا فتویٰ دینے کا تو اختیار دے رکھا تھا۔ لیکن اُس کو پایۂ تکمیل تک پہنچا نہ سکتے تھے۔ مسیح خداوند، پطرس، یوحنا اور ستفنس کا اسی صدرِ عدالت میں فیصلہ ہوا۔

عبادت خانہ :۔ یہودیوں کی بابلی اسیری کے وقت چونکہ انکے پاس کوئی ہیکل نہیں تھی، اِس لئے انہوں نے چھوٹے چھوٹے

گروہوں میں اپنی مذہبی عبادت شروع کی۔ اِس لئے ہیکل کے بغیر بھی یہودیوں کے درمیان خدا کی شریعت زندہ رہی۔ پراگندگی کے وقت جب یہودیوں نے ہیکل کی بجائے چھوٹے چھوٹے عبادت خانوں میں عبادت کو جاری رکھا تو غیر اقوام نے سمجھ لیا کہ خُدا نے کتنی بڑی سچّائی اسرائیل قوم کے سپُرد کی ہے۔

پراگندگی :۔ یہودیوں کی اپنے ملک سے پراگندگی اولاً خُدا کی طرف سے اُن کے گُناہ کی سزا تھی۔ عہدِ جدید میں پراگندہ یہودی رُومی سلطنت کے کونے کونے میں پائے جاتے تھے۔ وہ دولت مند بارسوخ اور رُومی حکومت کے بڑے نمایاں شہری تھے۔ چُونکہ وہ دہریہ اور بے خدا لوگوں کے درمیان رہتے تھے۔ اِس لئے انہوں نے بہت سے نَومرید پَیدا کئے۔ لیکن عجیب بات ہے کہ یہ لوگ فلسطین میں رہنے والے یہودیوں کی نسبت آزاد خیال تھے۔ لیکن بت پرستی سے پرہیز کرتے تھے۔ چونکہ پُرانے زمانے کی تمام زبان یونانی تھی۔ اِسلئے پراگندہ یہودیوں نے یونانی زبان میں کتابِ مقدس کے ترجمہ کی ضرورت کو محسوس کیا۔ یہ ترجمہ مصر کے اسکندریہ میں ۲۸۵ اور ۱۳۰ ق۔م کے درمیانی عرصے میں ہوا۔ عام طور پر اُس کو ہفتادی ترجمہ کہا جاتا ہے۔

"خُداوند کے لئے راہ تیار کرو"۔ ہمیں یہ بات کبھی فراموش نہیں کرنی چاہیئے کہ خدا اِس مدّت میں بے عمل نہیں تھا۔ درحقیقت یہ

یہ چار سو برس ایک لحاظ سے دُنیا کے لوگوں کے لئے مسیح کی آمد کی تیاری کا عرصہ تھا۔ پراگندہ یہودیوں نے ایک لحاظ سے بنیادی خیالات کو اِس قدر پھیلا دیا تھا جو انجیل کی اشاعت کے لئے بہت مفید ثابت ہوئے۔ اِس زمانے میں یہودی سبت، عبادت خانے اور کتابِ مُقدس عام ہو گئے تھے۔ یہوُدی پراگندگی نے جہاں بہت سے لوگوں کو ناراض کر دیا اِس سے بہت سے لوگ یہوُدیوں کی طرف کھینچے بھی گئے۔ یہوُدی مسیحانہ اُمید یہاں تک زندہ تھی کہ جب رسولوں نے خوشخبری پھیلانے سے یہ خبر دی کہ مسیح آ چکا ہے تو بہت سے لوگ ایمان لانے کے لئے تیار ہو گئے۔ یونانیوں نے پُرانے دیرپا نقوش چھوڑے۔ یونانی منطق، علم و ادب اور یونانی تہذیب و تمدّن نے اِس قدر مقام حاصل کر لیا کہ وقت آنے پر پولُس رسُول کی منادی کے لئے یہ باتیں مُفید ثابت ہوئیں۔ دوسری طرف رومیوں نے اپنی حکومت کو بہت وسیع کیا ہُوا تھا۔ اُنہوں نے ایک مرکزی حکومت بھی قائم کر لی تھی۔ اُن کی تنظیم اور مُسلّح افواج نے دُنیا پر غلبہ حاصل کیا ہوا تھا۔ دہریہ لوگ بھی اپنے خیالات کا کئی طریقوں سے اظہار کر رہے تھے۔ رُوحانی، سیاسی اور تمدنی لحاظ سے یہ ٹھیک وقت تھا۔ جبکہ مسیح کے دُنیا میں آنے کی ضرورت تھی۔ "لیکن جب وقت پُورا ہو گیا تو خُدا نے اپنے بیٹے کو بھیجا جو عَورت سے پیدا ہوا اور شریعت کے ماتحت ہوا۔ تاکہ شریعت کے ماتحتوں کو مول لیکر چھڑائے اور ہم کو لے پالک ہونے کا درجہ ملے۔" (گلتیوں ۴: ۴-۵)۔

خلاصہ کلیدی الفاظ اور کلیدی آیات

نمبر شمار	کتاب	مضمون	کلیدی الفاظ	کلیدی آیات
۱-	ہوسیع	بے وفائی، تنبیہ اور بحالی	بدکرداری	۳ : ۱-۲، ۱۳ تا ۱۶، ۶ : ۶
۲-	یوایل	خُداوند کا روز	خُداوند کا روز	۲ : ۱۳، ۲۸، ۳۲
۳-	عاموس	گناہوں کے باعث خدا کی عدالت لازمی ہے	گُناہ یا خطا	۴ : ۱۱، ۱۲، ۵ : ۲۱ تا ۲۴
۴-	عبدیاہ	سدوم سے اِنتقام لینا	تجھے لازم (مُناسب) نہ تھا۔	۱۵ آیت
۵-	یُوناہ	خُدا کی مرضی ہے کہ لوگ توبہ کرکے معافی حاصل کریں	تیار کیا	۳ : ۱۰ ؛ ۴ : ۱۰ - ۱۱
۶-	مِیکاہ	گناہوں کے باعث سزا اور خدا کے فضل سے بحالی۔	سنو یا سُن ہلاکت یا تباہی فراہم ہونا	۱ : ۵، ۶، ۹ ۴ : ۱ تا ۴، ۶ ۶ - ۸

نمبر شمار	کتاب	مضمون	کلیدی الفاظ	کلیدی آیات
۷۔	ناحوم	نینواہ کی تباہی یا بربادی۔	بدلہ یا انتقام	۳ : ۵ تا ۷
۸۔	حبقوق	صادق اپنے ایمان سے زندہ رہے گا۔	کب تک؟ ایمان، منتظر رہ!	۲ : ۴، ۳ : ۱۷ - ۱۸
۹۔	صفنیاہ	بابلی حملہ کی وجہ سے خداوند کا روز یا دن	خداوند کا دن (روز) ہلاکت بقیہ	۱ : ۷، ۱۲، ۱۴، ۳ : ۱۷
۱۰۔	حجی	خانۂ خدا کی تعمیرِ نو	ربّ الافواج، یہ گھر	۱ : ۴، ۱۴ ۲ : ۹
۱۱۔	زکریاہ	مسیح موعود کی دوگنا آمد جو اسرائیل کا منجئ اعظم ہے۔	خداوند کا کلام، میری باتیں، ربّ الافواج	۹ : ۹-۱۰، ۴ : ۶، ۸ : ۴-۵ ۱۲ : ۱۰
۱۲۔	ملاکی	درست طریقے سے عبادت نہ کرنے پر لوگوں کو ملامت	تم کہتے ہو، کس بات میں ملعون	۳ : ۹-۱۰، ۱ : ۱۱، ۳ : ۱، ۱۶، ۱۷

انبیاہ اور سلاطین

ساؤل	(۴۰)	سموئیل - ناتن
داؤد	(۴۰)	جدّ اور اخیاہ
سلیمان	(۴۰)	

یہوداہ کے بادشاہ اور نبی

نمبر شمار	بادشاہ	عرصہ حکومت	انبیاہ	
۱	رجبعام	۱۷ برس	سمعیاہ	۲۔تواریخ ۱۲ باب
۲	ابیام	۳ "	عزریاہ	" " ۱۵ باب
۳	آسا	۴۱ "	حنانی	۱۔تواریخ ۱۶ باب
۴	یہوسفط	۲۵ "		
۵	یورام	۸ "		
۶	اخزیاہ	۱ "	عبدیاہ ؟	
۷	عتلیاہ	۶ "		

نمبر شمار	بادشاہ	عرصہ حکومت	انبیاء
۸	یوسیاہ	۴۰ برس	یوآیل ؟
۹	امصیاہ	۲۹ "	
۱۰	عُزیاہ	۵۲ "	
۱۱	یوتام	۱۶ "	یسعیاہ اور میکاہ
۱۲	آخز	۱۶ "	
۱۳	حزقیاہ	۲۹ "	
۱۴	منسی	۵۵ "	ناحوم
۱۵	عمون	۲ "	صفنیاہ
۱۶	یوآحس	۳۱ "	حبقوق
۱۷	یہوآخز	۳ ماہ	خلدہ
۱۸	یہویقیم	۱۱ برس	یرمیاہ
۱۹	یہویاقین	۳ ماہ	
۲۰	صدقیاہ	۱۱ برس	

اسرائیل کے بادشاہ اور نبی

نمبر شمار	بادشاہ	عرصۂ حکومت	انبیاء
۱	یربعام	۲۲ برس	اخیاہ ۱۔ سلاطین ۱۱، ۱۴ باب
۲	ندب	۲ "	یاہو ۱۔ سلاطین ۱۶ باب ۲۔ تواریخ ۱۹ باب
۳	بعشا	۲۴ "	
۴	عیلاہ	۲ "	
۵	زمری	۱ ہفتہ	
۶	عمری	۱۲ برس	
۷	اخی اب	۲۲ "	ایلیاہ۔ میکاہ۔ یوناہ
۸	اخزیاہ	۲ "	
۹	یہورام	۱۲ "	
۱۰	یاہو	۲۸ "	
۱۱	یہوآخز	۱۷ "	الیشع

نمبر شمار	بادشاہ	عرصۂ حکومت	انبیاء
۱۲	یوآس	۱۶ برس	یوناہ
۱۳	یربعام ثانی	۴۱ "	عاموس
۱۴	درمیانی عرصہ	۱۲ "	
۱۵	زکریاہ	۶ ماہ	
۱۶	شالوم	۶ "	ہوسیع
۱۷	منحیم	۱ "	
۱۸	فقحیاہ	۱۰ برس	۲۔سلاطین ۱۵: ۲۷
۱۹	فقح	۲ "	۲۔سلاطین ۱۵: ۲۲ - ۲۴
۲۰	ہوسیاہ	۲۰ "	

۱- شمالی سلطنت کے نبی (اسرائیل)

یوناہ	۸۶۲ ق م (یہ ۸۳۰ تک بھی جا سکتی ہے)
عاموس	۷۸۷
ہوسیع	۷۸۵ تا ۷۲۵

۲- جنوبی سلطنت کے نبی (یہوداہ)

عبدیاہ	۸۸۷
یوایل	۸۰۰
یسعیاہ	۷۶۰ تا ۶۹۸
میکاہ	۷۵۰ تا ۷۱۰
ناحوم	۷۱۳
حبقوق	۶۲۶
صفنیاہ	۶۳۰
یرمیاہ	۶۲۹ تا ۵۸۸
نوحہ	

{یہاں پر شمالی سلطنت (اسرائیل) اسوری اسیری میں چلی جاتی ہے} (۷۲۱ ق م)

(یہاں پر یہوداہ یعنی جنوبی سلطنت بابلی اسیری میں چلی جاتی ہے) (۵۸۷ ق م)

۴- اسیری اور اسیری کے بعد کے نبی

نبی	زمانہ	
حزقی ایل	۵۹۵ تا ۵۷۴	
دانی ایل	۶۰۷ تا ۵۳۴	
حجی	۵۲۰	
زکریاہ	۵۲۰ تا ۵۱۸	یہاں پر بقیہ یروشلیم اور یہودیہ کو لوٹتا ہے۔ (۵۳۶ ق م)
ملاکی	۳۹۷	

ہیکل کا سامنا حصّہ
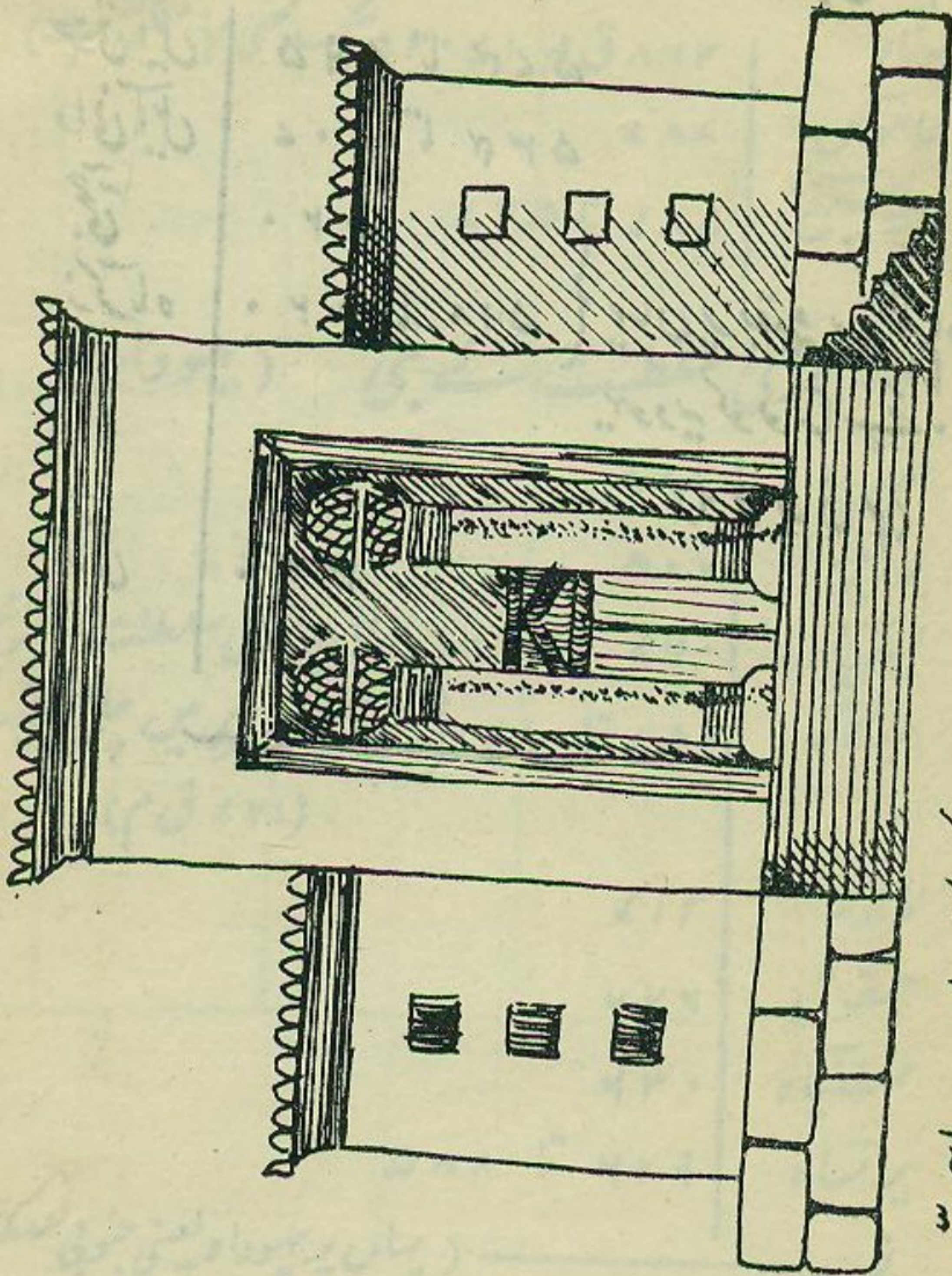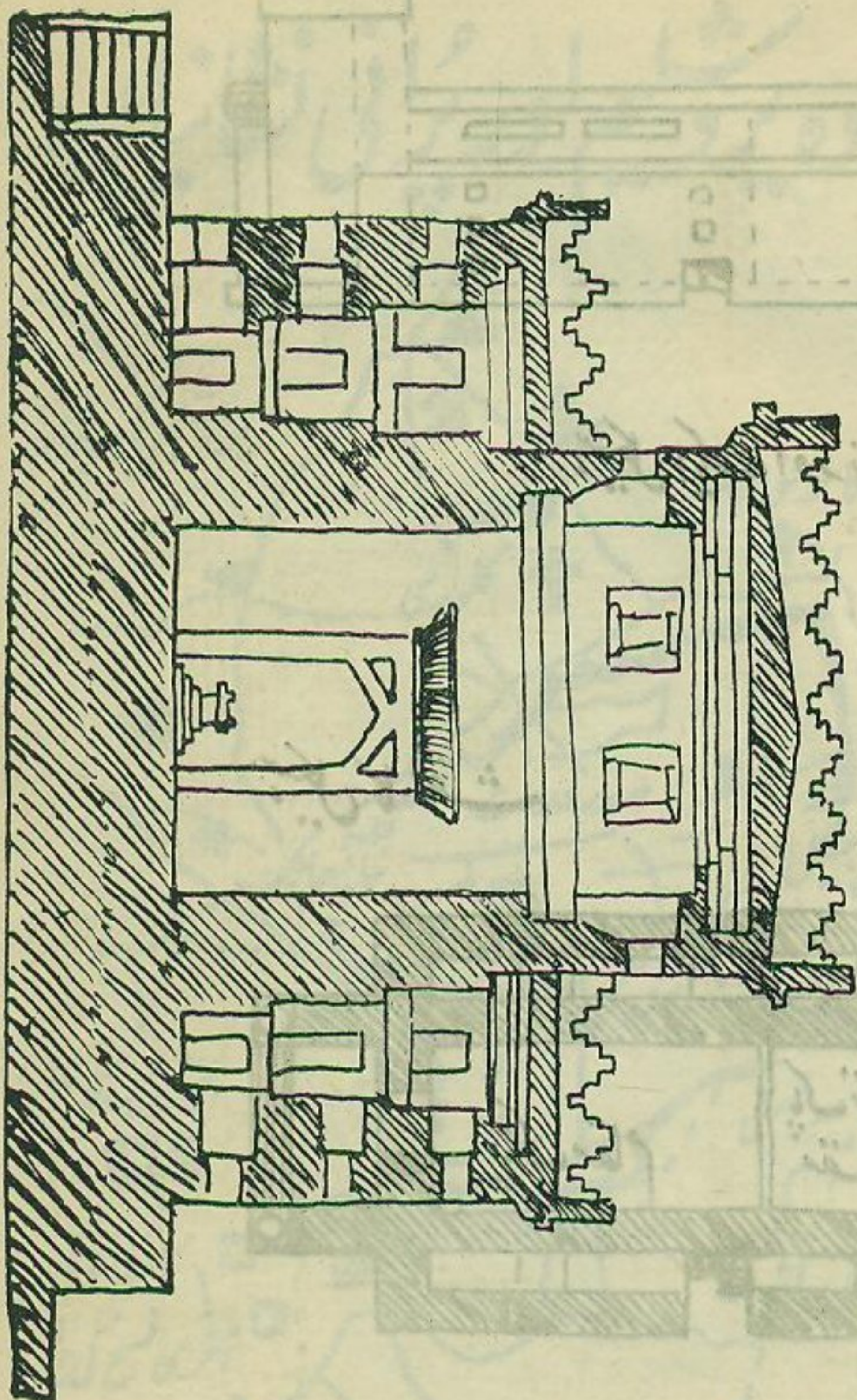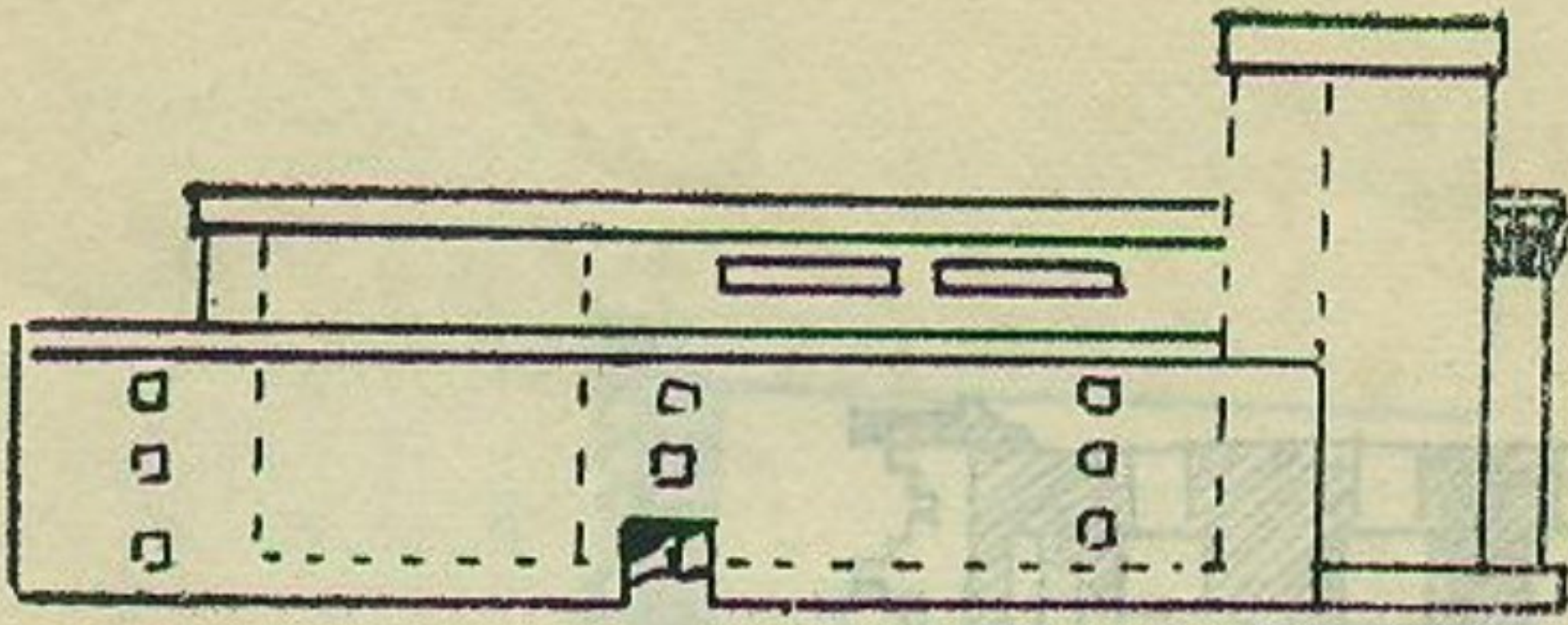
ہیکل ایک اور رُخ سے

ہیکل ایک اور زاویہ سے

ہیکل کا نقشہ

پاک ترین مقام

پاک مقام

موجودہ یروشلیم اور پرانی نشانیاں

یروشلیم کی دیوار

بیت حسدا کا حوض

کلوری

باغ گتسمنی

صدرِ عدالت

نیا پھاٹک

ہیکل

پھاٹک

دیوارِ گریہ

ہیرودیس کا محل

مسجدِ اقصیٰ

پھاٹک

کائفا کا گھر

زیتون کا پہاڑ

آخری فسح کی جگہ

قدرون کی وادی
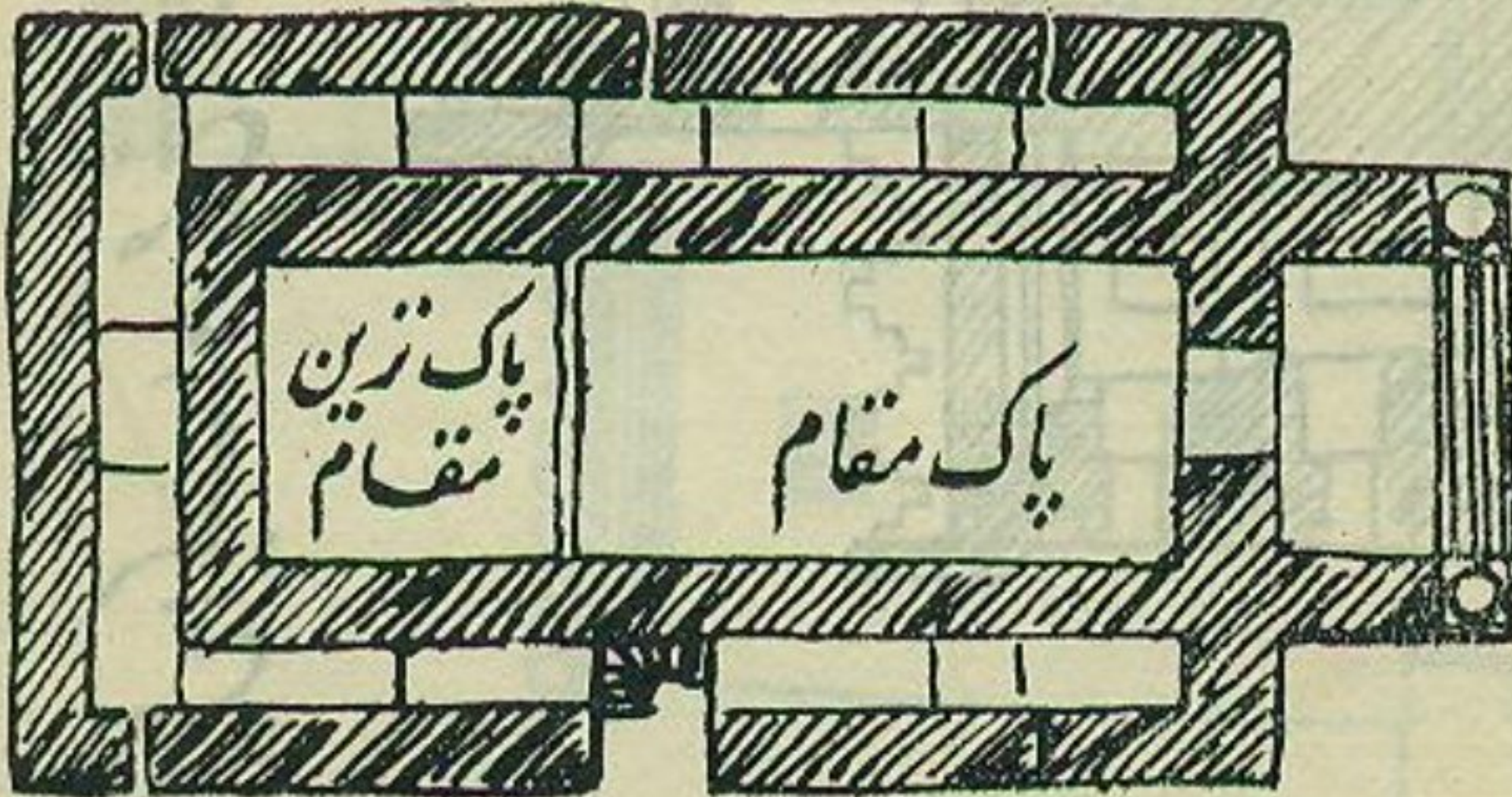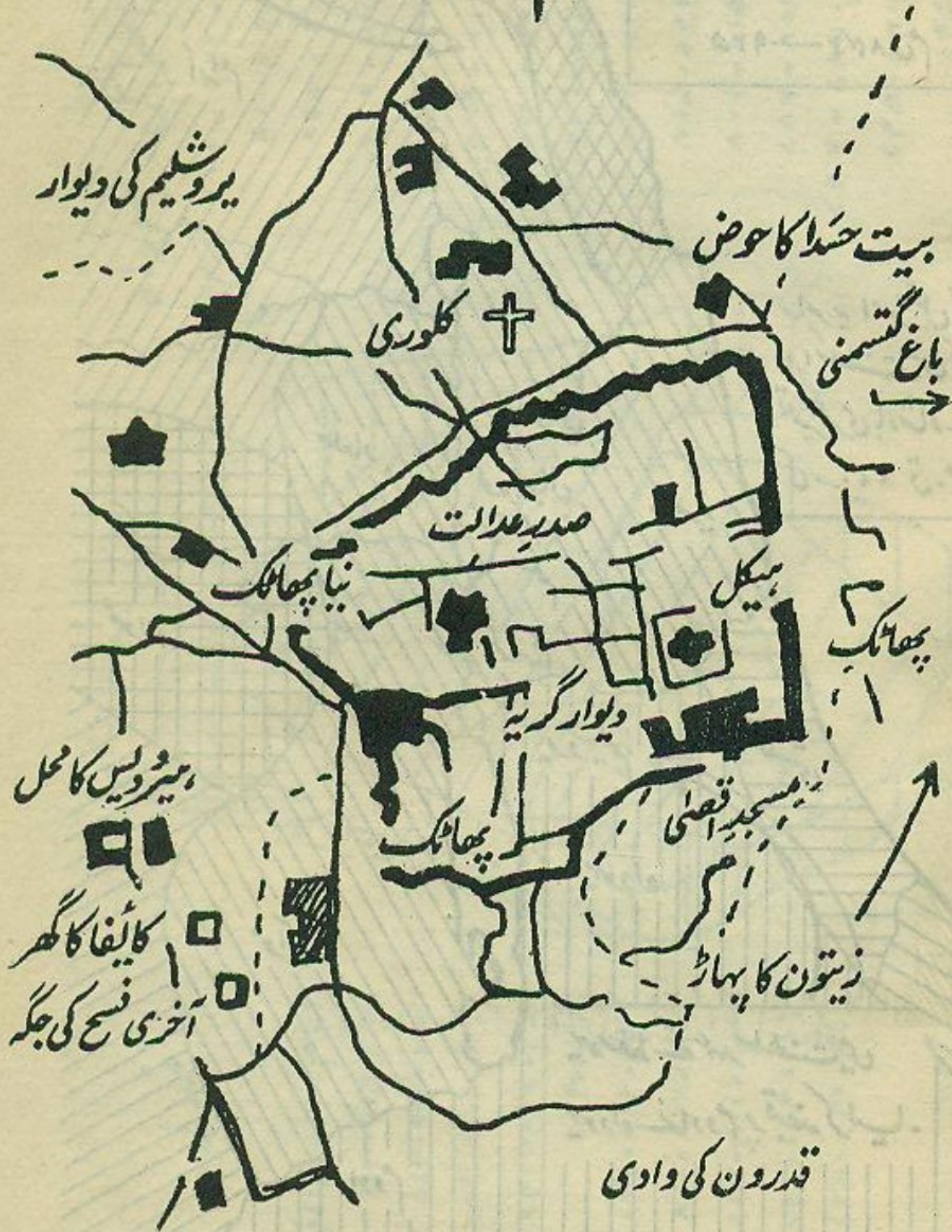
اسرائیل اور یہوداہ کی سلطنتیں

۹۲۵—۸۴۲ ق م

سامریہ اسرائیل کا دارالسلطنت جس کی تعمیر عمری بادشاہ نے کی۔ ۸۷۰ ق.م
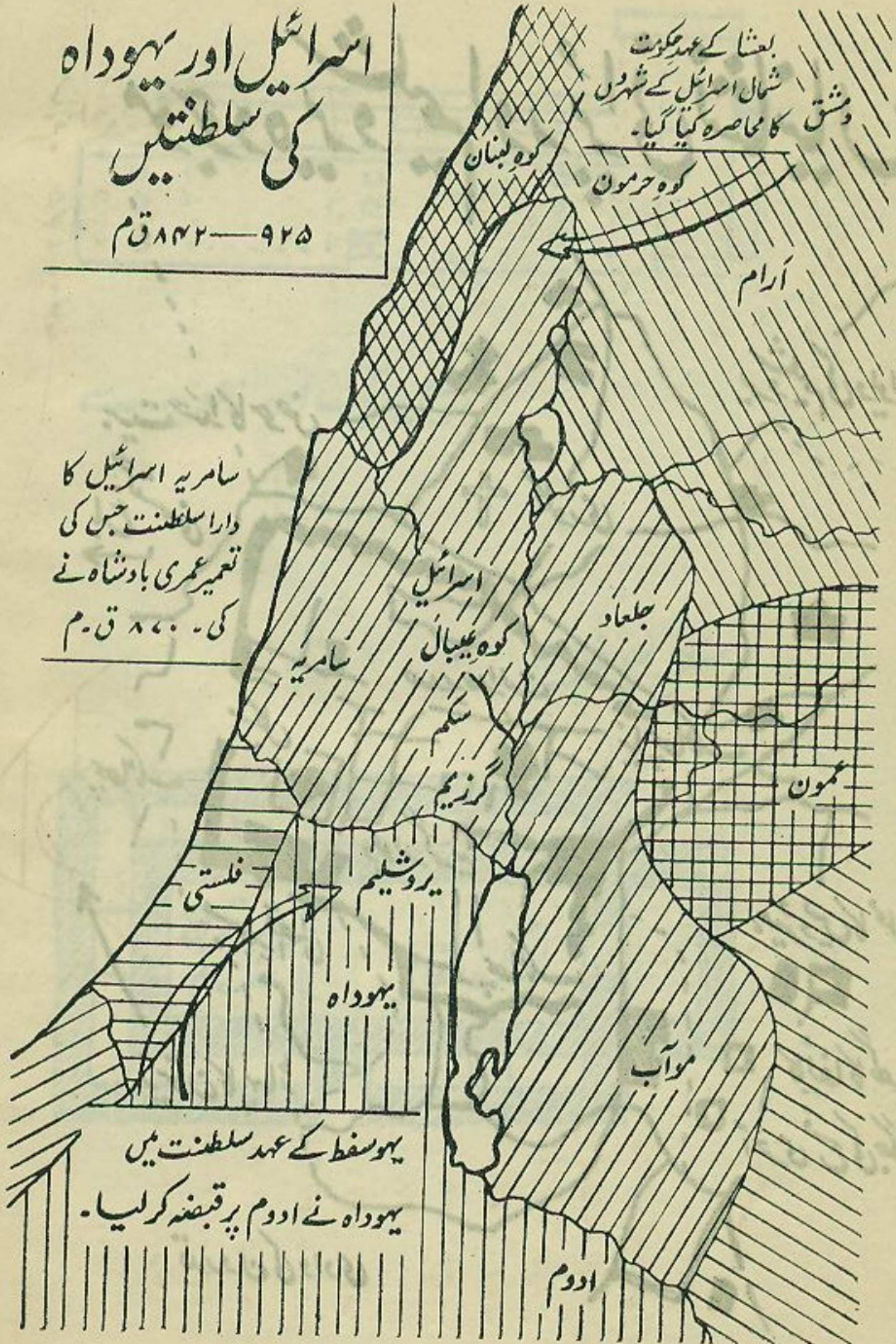
بعشا کے عہد حکومت
شمال اسرائیل کے شہروں
دمشق کا محاصرہ کیا گیا۔

کوہِ لبنان

کوہِ حرمون

ارام

اسرائیل

جلعاد

کوہِ عیبال

سامریہ

سکم

گرزیم

عمون

فلستی

یروشلیم

یہوداہ

موآب

ادوم

یہوسفط کے عہد سلطنت میں
یہوداہ نے ادوم پر قبضہ کرلیا۔
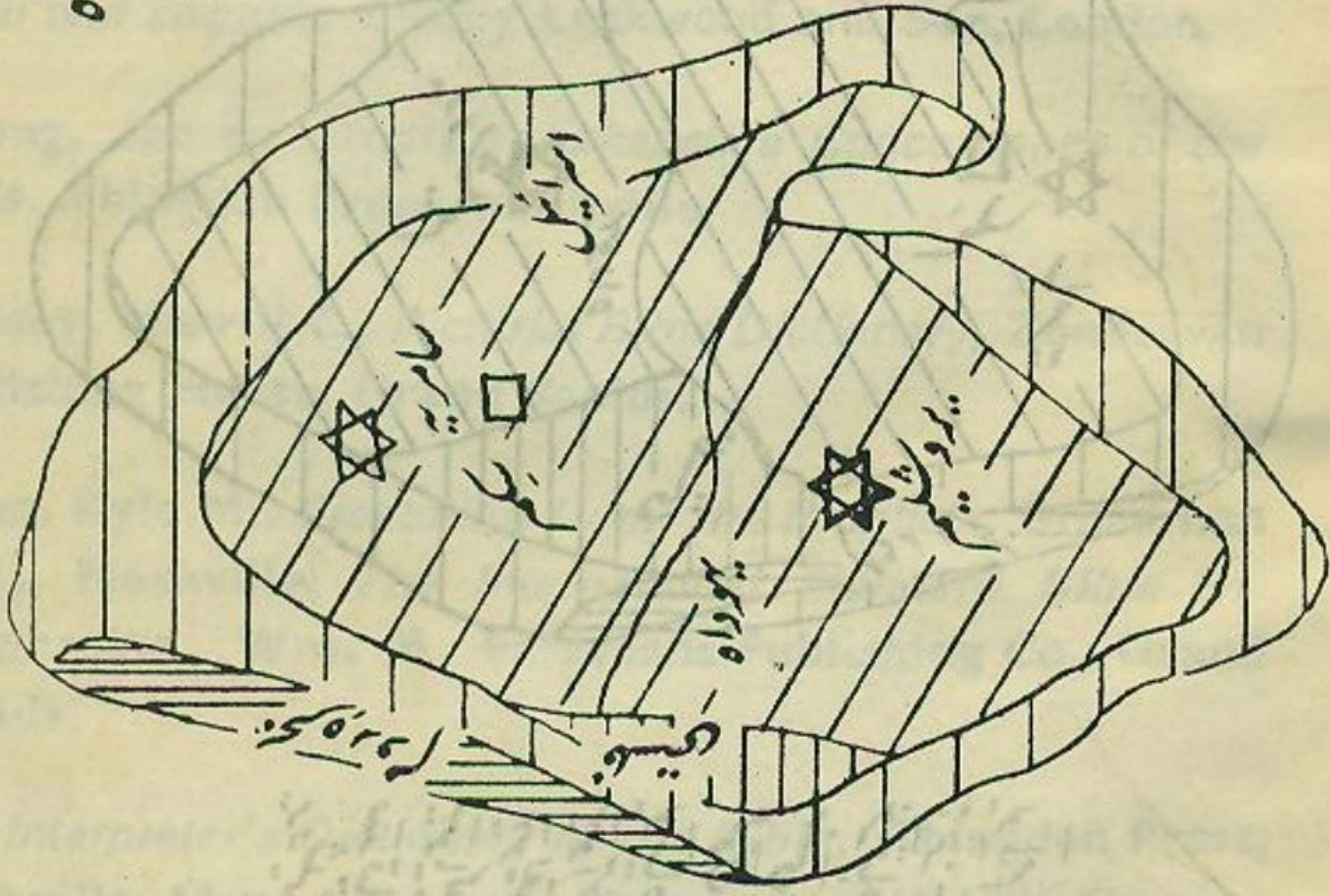
سلاطین اسرائیل و یہوداہ

یُربعام اوّل - ۹۲۲ - ۹۰۱ ق م
ندب - ۹۰۱ - ۹۰۰
بعشا - ۹۰۰ - ۸۷۷
ایلہ - ۸۷۷ - ۸۷۶
زمری - ۸۷۶
عُمری - ۸۷۶ - ۸۶۹
اخی اب - ۸۶۹ - ۸۵۰
اخزیاہ - ۸۵۰ - ۸۴۹
یہورام - ۸۴۹ - ۸۴۲
یاہو - ۸۴۲ - ۸۱۵
یہوآخز ۸۱۵ - ۸۰۱
یوآس ۸۰۱ - ۷۸۶
یربعام ثانی - ۷۸۶ - ۷۴۶
زکریاہ - ۷۴۶ - ۷۴۵
شالوم - ۷۴۵
مناہم - ۷۴۵ - ۷۳۸

سامریہ
سِکم
اسرائیل
بحرِ روم
فلستی
یہوداہ
یروشلیم
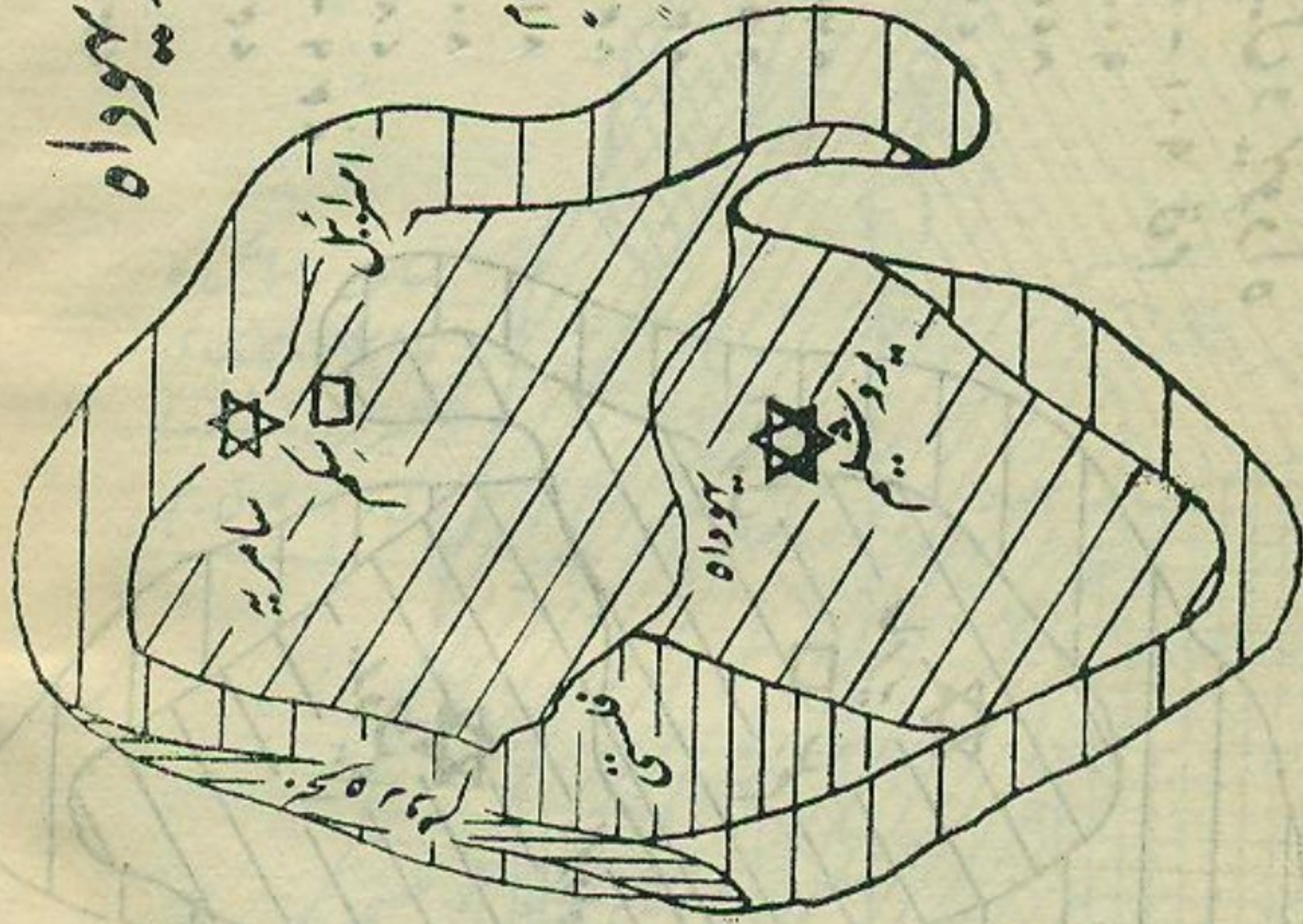
نمبر ۱

رجبعام - ۹۲۲ - ۹۱۵ ق م
ابیام - ۹۱۵ - ۹۱۳
آسا - ۹۱۳ - ۸۷۳
یہوسفط - ۸۷۳ - ۸۴۹
یورام - ۸۴۹ - ۸۴۲
اخزیاہ - ۸۴۲
عتلیاہ - ۸۴۲ - ۸۳۷
یوآسیاہ - ۸۳۷ - ۸۰۰
امصیاہ - ۸۰۰ - ۷۸۳
عزیاہ - ۷۸۳ - ۷۴۲
یوتام - ۷۴۲ - ۷۳۵

سلاطین اسرائیل و یہوداہ

مناحم - ۷۴۵ - ۷۳۸ ق.م
فقحیاہ - ۷۳۸ - ۷۱۵ " "
فقح - ۷۳۶ - ۷۳۲ " "
ہوسیاہ - ۷۳۲ - ۷۲۴ " "
سامریہ کا زوال - ۷۲۲ - ۷۲۱ "

سامریہ
سِکم
اسرائیل
بحرہ روم
فلستی
یہوداہ
یروشلیم

نمبر ۲

یوتام - ۷۵۰ - ۷۳۵ ق.م
آخز - ۷۳۵ - ۷۱۵ " "
خزقیاہ - ۷۱۵ - ۶۸۷ " "
منسی - ۶۸۷ - ۶۴۲ " "
عموآن - ۶۴۲ - ۶۴۰ " "
یوسیاہ - ۶۴۰ - ۶۰۹ " "
یہوآخز - ۶۰۹ " "
یہویقیم - ۶۰۹ - ۵۹۸ " "
یہویاکین - ۵۹۸ - ۵۹۷ " "
صدقیاہ - ۵۹۷ - ۵۸۷ " "
یروشلیم کا زوال - ۵۸۷ " "

اغلاط نامہ

صفحہ	سطر	غلط	درست
۱۴	۱۷	بجائے وہ	بجائے
۲۴	۹	مذہب کی	مذہب اُن کی
۳۰	۱۲	کو	کو۔
۴۰	۳	سویسیع	ہویسیع
۴۲	۱۵	نی	نبی
۵۴	۱۱	یہوآاہ	یہوواہ
۷۰	۲	نام	نام کا
۸۰	۱۳	سلوک	سُلوک ہے
۱۰۱	۹	متی ۱۰: ۳۹-۴۱	متی ۱۲ : ۳۹ - ۴۱
۱۰۷	۲	ہوتا ہے	ہوتا
۱۰۸	آخری سطر	فقدان خدا	فقدان
۱۱۳	۸	کہہ ہیں	کہہ سکتے ہیں

صفحہ	سطر	غلط	درست
۱۱۵	۱۰	سحطی	سطحی
۱۲۰	۱	یلیتا	یکتا
۱۲۵	۷	ظاہر کیا جا سکے	ظاہر کر سکیں
۱۳۰	۱۷	بنخ و بن	بیخ و بُن
۱۳۱	۱۷	گوگئے	گر گئے
″	۱۸	دجوہات	دجُوہات
۱۴۷	۱	بتی	نبی
۱۵۱	۲	گجر فتاری	گِجر فتاری
۱۵۳	۳	ایمان یقین	ایمان اور یقین
۱۵۶	۱۱	۳ : ۴	۲ : ۴
۱۵۹	۵	بیمانہ	بہیمانہ
۱۵۹	۱۴	سرزمین	سرزمین پر
۱۶۱	۸	مفرور	مغرُور
۱۶۲	۱۵	قواد	قواء
۱۶۲	۲	منظوعات	منظومات
۱۶۲	۶	بحراقی	بحرانی
۱۶۴	۷	۳ : ۱۷ - ۲۰	۳ : ۱۷ - ۱۹
۱۷۰	۱۴	ستہودہ	ستُودہ
۱۷۲	۴	بیہودہ	بہوآہ

صفحہ	سطر	غلط	درست
۱۷۳	۱۷	یہودہ	یہوّاہ
۱۷۸	۸	۲	۳
۱۸۲	۶	مجاسبہ	محاسبہ
۱۹۳	۱۰	مؤثر ادر	مؤثر اور زور دار
"	۱۲	زمانے	زمانے کے
"	۱۳	توبہ کرنے ادر	توبہ کرنے اور لوٹنے کی
۱۹۵	۷، ۹	ہلاے	ہلانے
۱۹۶	۱۱	بست	ثبت
۲۰۶	۵	نالمؤد	تالمؤد
۲۱۲	۹	ہیں	ہیں
۲۱۶	۱۶	قرار	مُراد
۲۱۷	۲، ۳	کریں	کرتے ہیں
۲۳۰	۳، ۹	اصل	اصلی
۲۴۲	۱	لحمیاہ	نحمیاہ
"	۱۳	متاتر	متاثر
۲۴۴	۱۳	ملاکی	ملاکی کے
۲۴۸	۱۴	واکے	واسے
۲۴۹	۷	کرے	کرے۔

صفحہ	سطر	غلط	درست
۲۴۹	۱۷	مشیربروں	شریروں
۲۵۲	۱۱	مواعہد	مواعید
"	۱۴	بنے کے	بنیں گے
۲۵۹	۱۰	ڈرتا ہے	ڈرتا رہے
۲۶۹	۴	حاسمونی کی	حاسمونی
"	۶	ینچے	پنچے
"	۱۳	از سرِنو کروایا	از سرِنو تعمیر کروایا
"	۱۹	معمور	مامور
۲۷۸	۷(۵)	ذمری	زمری
۲۷۹	۷(۱۷)	منعجم	مناجم

BIBLIOGRAPHY AND ACKNOWLEDGMENTS

The author is very thankful to the Lord for giving him power and understanding to prepare this book on the "Minor Prophets". Gratitude is also expressed to his colleagues, his students, his wife, and his friends, who have encouraged him to work on this book; and to the Text-book Committee.

Some of the parts of this book have been either translated or borrowed from other books. Many books in the English language have been consulted. This book is like "honey-comb" because the material has been collected from many sources. The list of books which have been consulted is given below:

Holy Bible (In both Urdu and English).

Baxter, J. Sidlow, *Explore the Bible*, Zondervan Publishing House, Grand Rapids; Blackwood, Andrew W., *Preaching from the Prophetic Books*, Abingdon Press, Nashville.

Corswant, W., *A Dictionary of Life in Bible Times*, Hodder and Stoughton, London; Cross, F. L., (ed.), *The Oxford Dictionary of the Christian Church*, Oxford University Press, London.

Geseneies, William, *A Hebrew and Greek Lexicon of the Old Testament*, Oxford, at the Clarendon Press, London.

Halley, Henry H., *Halley's Bible Handbook*, Zondervan Publishing House, Grand Rapids.

Jacobus, M. W., (ed), *A New Standard Bible Dictionary,* **Funk and Wagnalls Co., New York; Kell and Delitzsch,** *Commentaries on the Old Testament,* **Wm. B. Eerdmans Publishing Co., Grand Rapids.**

Keyes, Nelson B , *Reader's Digest Stories of the Bible World,* **The Reader's Digest Association, Pleasantville.**

Latourette, Kenneth S., *A History of the Expansion of Christianity,* **Harper and Row, New York.**

Phillips, John, *Exploring the Scriptures,* **Moody Monthly, Chicago; Platts, John, T.,** *A Dictionary of Urdu, Classical Hindi and English,* **Crosby Lockwood and Son, London.**

Strong, James, *Strong's Exhaustive Concordance of the Bible,* **Abingdon Press, Nashville.**

Tenney, Merrill C., *Pictorial Bible Dictionary,* **Zondervan Publishing House, Grand Rapids.**

Yates, Kyle M., *Preaching from the Prophets,* **Broadman Press, Nashville;** *The International Standard Bible Encyclopaedia,* **Wm. B. Eerdmans Publishing Co., Grand Rapids.**

The Interpreter's Dictionary of the Bible, **Abingdon Press, Nashville;** *Matthew Henry's Commentary, Vol. IV.* **Fleming H. Revell Co., New York;** *Young's Analytical Concordance of the Bible,* **Wm. B. Eerdmans Publishing Co., Grand Rapids.**